

خلاصہ حالات

حضرت شیخ الاسلام اخون خواجہ عبدالسلام صاحب حسنی قدس سرہ

میں ہے

مختصر اسلام

مؤلف

مولوی ابوالحسن محمد سید صاحب حسنی القادری واجہتی

بار اول

مطبع حسنی نوکل شکر پور جھپا

۱۸۹۷ء

M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE1715

فہرست کتاب تحفۃ اسلام

ردیف	خلاصہ مضامین	صفحہ	ردیف	خلاصہ مضامین	صفحہ
۱	ذکر فراغت یافتن حضرت آخوند صاحب	۱۴	۲	در حمد	۱
۲	از تعلیم باطنی و تقریر حضرت برکات باطنی	۱۵	۳	در نعت	۲
۳	دولت و جاہ ظاہری حضرت آخوند صاحب	۱۵	۴	تذکرہ مقصود کتاب و وجہ تالیف	۳
۴	کیفیت تعلیم باطنی حضرت آخوند صاحب	۱۶	۵	محقق حالات الدنہ و گوار حضرت آخوند صاحب	۴
۵	مدت تعلیم و تلقین و تعداد مریدان و تلامذہ	۱۶	۶	چهار مکاتیب والدہ احد حضرت آخون صاحب	۵
۶	ذکر مجاز بودن حضرت آخون صاحب	۱۷	۷	نقل اندراج تاریخ ختم فیۃ الاصفا متعلقہ	۶
۷	لطف و ارادہ شہوہای نسبت ایشان	۱۷	۸	حالات حضرت آخون صاحب	۷
۸	تذکرہ توجہ حضرت آخون صاحب نسبت	۱۸	۹	ذکر حالات حضرت حافظ عبد الغفور	۸
۹	تعلیم شخاص و عام حالت ایشان	۱۹	۱۰	قدس سرہ مرشد حضرت آخون صاحب	۹
۱۰	منجملہ مکاتیب حضرت آخون صاحب	۱۹	۱۱	بشارت ولایت قبل از ولادت	۱۰
۱۱	دوازده مکاتیب کہ بہم رسیدند	۲۰	۱۲	حضرت آخون صاحب	۱۱
۱۲	کیفیت استغراق حضرت آخوند صاحب	۲۱	۱۳	اجابت دعای مرفعہ حضرت آخوند صاحب	۱۲
۱۳	بیان اثر توجہ حضرت آخوند صاحب	۲۱	۱۴	بشارت ولایت بزمانہ صفر سنہ	۱۳
۱۴	نسبت شاہ محمود صاحب رحمہ اللہ	۲۲	۱۵	حضرت آخون صاحب	۱۴
۱۵	رضایت آخون صاحب شرف شدن شیخ	۲۲	۱۶	احوال طفلی حضرت آخون صاحب	۱۵
۱۶	شرف الدین محمد زکیر از زیارت	۲۳	۱۷	ذکر تعلیم حضرت آخون صاحب و اخلاق	۱۶
۱۷	سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۲۳	۱۸	ایشان و عقیدت ایشان از حضرت	۱۷
۱۸	ذکر واقعہ کہ انسان از اہل خیرت باطنی	۲۴	۱۹	حافظ حسن بصیر صاحب قدس سرہ	۱۸
۱۹	بودن حضرت آخون صاحب پیداست	۲۴	۲۰	ذکر سفر خواجہ مراد الدین خان صاحب	۱۹
۲۰	بر مقام پید از کشمیر از بلای برون ملک	۲۵	۲۱	برادر کلان حضرت آخون صاحب از	۲۰
۲۱	بزرگ بودن آخون صاحب چند کس را	۲۵	۲۲	کشمیر و از خدمات پادشاہی مشرف	۲۱
۲۲	بہ تقریر باطنی	۲۵	۲۳	شدن	۲۲

نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ	نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ
۲۵	واقعہ سلام گفتہ فرستادن بحضرت آخونصاحب	۳۱	۳۹	پیشین گوئی حضرت آخونصاحب نسبت شخصہ ذہور آن حسب فرمودہ حضرت۔	۳۶
۲۶	حضرت عمر و حضرت ابی بکر الصدیق رض	۳۱	۴۰	شفای بیمار بقبر حضرت آخون صاحب	۳۸
۲۷	مشرف شدن شخصہ بزیارت حضرت	۳۱	۴۱	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۳۸
۲۸	سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بتوجہ	۳۱	۴۲	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۳۸
۲۹	آخون صاحب۔	۳۱	۴۳	واقعہ متعلقہ کشف حضرت نسبت نیادن	۳۸
۳۰	واقعہ ضیانت آخونصاحب بہ بارگاہ	۳۱	۴۴	عبداللہ خان شاہ کاسی بہ کشمیر۔	۳۹
۳۱	حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۳۱	۴۵	بتوجہ حضرت آخون صاحب از زیارت	۳۹
۳۲	واقعہ لقوت حضرت آخون صاحب	۳۲	۴۶	حضرت مخدوم مشرف شدن شخصہ۔	۳۹
۳۳	در طبی مسافرت۔	۳۲	۴۷	واقعہ متعلقہ تاثیر توجہ حضرت آخونصاحب	۳۹
۳۴	بعد وفات حضرت آخون صاحب دیدن	۳۳	۴۸	واقعہ زندہ شدن مرغ مرده بتوجہ حضرت	۳۹
۳۵	محمد رجب حضرت راجالت حیات و فکرت ایشان	۳۳	۴۹	آخون صاحب۔	۴۰
۳۶	بہ تقرن حضرت آخون صاحب مکیہ کفرق	۳۳	۵۰	واقعہ سلاستی عا طہ از مملکت حبس لادت	۴۰
۳۷	عے شد از ان برآمد۔	۳۳	۵۱	بتوجہ حضرت۔	۴۰
۳۸	واقعہ فریاد درخت نر و آخون صاحب	۳۴	۵۲	مطلع شدن حضرت آخون صاحب خطبہ	۴۰
۳۹	و تنبیه باغبان۔	۳۴	۵۳	خواجہ رسول و جواب آن۔	۴۰
۴۰	واقعہ متعلقہ علم آخونصاحب بظہور	۳۵	۵۴	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب	۴۰
۴۱	خوالہ۔	۳۵	۵۵	در بابی محبوب بتوجہ حضرت۔	۴۱
۴۲	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۳۵	۵۶	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب	۴۱
۴۳	واقعہ متعلقہ قوت باطنی و تقرن آخون صاحب	۳۵	۵۷	نسبت سخی بابا۔	۴۱
۴۴	واقعات متعلقہ تقرن آخون صاحب	۳۵	۵۸	تعبیر خواب محمد طایر کہ حضرت آخونصاحب	۴۱
۴۵	در اعانت مریدان بہ تور باطنی۔	۳۵	۵۹	ارشاد فرمودند۔	۴۱
۴۶	واقعہ متعلقہ اثر توجہ باطنی آخونصاحب	۳۶	۶۰	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب	۴۱
۴۷	واقعات متعلقہ کشف حضرت آخونصاحب	۳۶	۶۱	نسبت موت شخصہ۔	۴۱
۴۸	واقعہ تقرن حضرت آخونصاحب بلبض	۳۶			

نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین
۵۳	اثر نظر جلالت اثر حضرت آخون صاحب	۶۱	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب
	بر ملازم صوبہ وار کشمیر	۶۲	زبان عظیم بتوجہ حضرت آخون صاحب دیکھ کر
۵۴	واقعہ متعلقہ کالمیت حضرت آخون صاحب	۶۳	بتوجہ حضرت آخون صاحب از آوندے
	انرا دلیلی زمانہ خود زبانی روح حضرت	۶۴	۳۱ دوازدہ سال علم روزانہ کیلئے برگزیدہ
	شیخ نور الدین صاحب قدس سرہ کہ از	۶۵	صحت اسبب زردہ بتوجہ حضرت آخون صاحب
	اولیاس کے کرام اندے	۶۶	حضرت آخون صاحب بعد انتقال بذریعہ
۵۵	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۶۷	محمد شاہ پیر خلیفہ خود پیامی داندے
۵۶	از توجہ حضرت آخون صاحب عرض فرمن	۶۸	واقعہ خواب شیخ شرف الدین محمد کہ از ان
	خواجہ محمد غنی بطرفہ العین نفع شد	۶۹	ترقیہ حضرت آخون صاحب ظاہر بشود
۵۷	بقرہ حضرت آخون صاحب عبدالوہاب	۷۰	بیان فرمودن حضرت آخون صاحب
	توحش نویسی گردید	۷۱	خدمت العالم در خواب شیخ محمد صدیقی
۵۸	تقریر حضرت آخون صاحب نسبت	۷۲	بعد وفات حضرت آخون صاحب از توجہ
	تعمیر مقبرہ	۷۳	حضرت صحت اکبر شاہ صاحب از مرض
۵۹	پیشین گوئی حضرت آخون صاحب	۷۴	بعد وفات اثر کلام حضرت آخون صاحب
	نسبت موت بیماری	۷۵	در خواب بر اکبر شاہ صاحب
۶۰	تقریر حضرت آخون صاحب نسبت	۷۶	واقعہ گردانیدن روی اکبر شاہ صاحب
	مریضی و صحت او	۷۷	از طرف قبلہ بطرف مقبرہ آخون صاحب
۶۱	رنج جنون محمد اسماعیل شاعر بتوجہ	۷۸	حضرت آخون صاحب در خواب خواجہ
	حضرت آخون صاحب	۷۹	محمد زمان نکلہ بیب بیان غلط فرمودند
۶۲	واقعہ کشف خواجہ شرف الدین زبانی غلام شاہ	۸۰	مردی را در اعتقاد حضرت بوجہ موت
	بوقت واقعہ حضرت آخون صاحب قبل از	۸۱	عزیزی شجرہ پیدا شدن و از گفتگو سے
	اظهار را و بیان آن زبانی حضرت	۸۲	متوفی در خواب نفع شجرہ
۶۳	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۸۳	در خواب خواجہ امان الدین را خبر دادون
۶۴	واقعہ متعلقہ کشف حضرت آخون صاحب	۸۴	واقعہ ولایت نمودن حضرت

ردیف	خلاصه مضامین	ردیف	خلاصه مضامین
۴۸	واقعہ انتقال حضرت آخون صاحب - ۴۸	۸۸	واقعہ انتقال حضرت آخون صاحب - ۴۸
۴۹	تذکرہ نسب حضرت آخون صاحب - ۵۰	۸۹	تذکرہ نسب حضرت آخون صاحب - ۵۰
۵۰	تذکرہ ازدواج و اولاد حضرت آخون صاحب - ۵۴	۹۰	تذکرہ ازدواج و اولاد حضرت آخون صاحب - ۵۴
۵۱	ویرادران ایشان و ازدواج و اولاد - ۵۵	۹۱	ویرادران ایشان و ازدواج و اولاد - ۵۵
۵۲	مختصر تذکرہ حالت ظاہری و باطنی ہر دو - ۵۵	۹۲	مختصر تذکرہ حالت ظاہری و باطنی ہر دو - ۵۵
۵۳	فرزندان حضرت و قائم مقامی آنها بعد وفات حضرت و تذکرہ اولاد انتقالی آنها - ۵۵	۹۳	فرزندان حضرت و قائم مقامی آنها بعد وفات حضرت و تذکرہ اولاد انتقالی آنها - ۵۵
۵۴	تذکرہ حالات فرزندان صاحبزادگان حضرت آخون صاحب - ۵۶	۹۴	تذکرہ حالات فرزندان صاحبزادگان حضرت آخون صاحب - ۵۶
۵۵	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہار علی بن یحییٰ خان و خواجہ مفتی معین الدین خان - ۵۸	۹۵	تذکرہ حالات فرزندان خواجہ طہار علی بن یحییٰ خان و خواجہ مفتی معین الدین خان - ۵۸
۵۶	تذکرہ نسب خواجہ طہار علی بن یحییٰ خان صاحب - ۵۹	۹۶	تذکرہ نسب خواجہ طہار علی بن یحییٰ خان صاحب - ۵۹
۵۷	تذکرہ حالات اولاد خواجہ مجید الدین خان و خواجہ محمد الدین خان - ۶۰	۹۷	تذکرہ حالات اولاد خواجہ مجید الدین خان و خواجہ محمد الدین خان - ۶۰
۵۸	تذکرہ اولاد خواجہ رشید الدین خان صاحب - ۶۱	۹۸	تذکرہ اولاد خواجہ رشید الدین خان صاحب - ۶۱
۵۹	تذکرہ خدائی خواجہ سید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب - ۶۸	۹۹	تذکرہ خدائی خواجہ سید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب - ۶۸
۶۰	اولاد و وعدہ النسل کتب شجرہ کامل و نقشہ مشتمل بر احوال مختلفہ تمامی نسل حضرت آخون صاحب - ۶۸	۱۰۰	اولاد و وعدہ النسل کتب شجرہ کامل و نقشہ مشتمل بر احوال مختلفہ تمامی نسل حضرت آخون صاحب - ۶۸
۶۱	تذکرہ وفات مولوی خواجہ سید الدین خان صاحب - ۶۹	۱۰۱	تذکرہ وفات مولوی خواجہ سید الدین خان صاحب - ۶۹
۶۲	تذکرہ حالات خواجہ معین الدین خان - ۷۰	۱۰۲	تذکرہ حالات خواجہ معین الدین خان - ۷۰
۶۳	تذکرہ خواجہ معین الدین خان صاحب - ۷۳	۱۰۳	تذکرہ خواجہ معین الدین خان صاحب - ۷۳
۶۴	تذکرہ خواجہ محمد حمی الدین خان - ۷۴	۱۰۴	تذکرہ خواجہ محمد حمی الدین خان - ۷۴
۶۵	تذکرہ شجرہ حضرت آخون صاحب - ۸۶	۱۰۵	تذکرہ شجرہ حضرت آخون صاحب - ۸۶
۶۶	حضرت آدم علیہ السلام تا اینوقت و تفصیل افراد طبقات از حضرت آخون صاحب و مختصر حالات افراد - ۸۶	۱۰۶	حضرت آدم علیہ السلام تا اینوقت و تفصیل افراد طبقات از حضرت آخون صاحب و مختصر حالات افراد - ۸۶
۶۷	بیان احتیاط مولف در تالیف کتاب و خاتمہ - ۱۰۴	۱۰۷	بیان احتیاط مولف در تالیف کتاب و خاتمہ - ۱۰۴

خلاصہ حالات

حضرت شیخ الاسلام آخون خواجہ عبدالسلام صاحب حسنی قدس سرہ

کے

تحریر اسلام

مؤلف

مولوی ابوالحسن سید صاحب حسنی القادری داعی النجاشی

بار اول

مطبع قسطنطنیہ نوکلرکھوین چھاپا

۱۸۹۷ء



سزاوار حمد و ثنا آن ذات موجود مطلق است که ازلی و قدیم یگانه بی همتا و ابدی است - بذات خود موجود و بعین حقیقت وجود است بحیثیت اطلاق و بقدر کمیت و نهایت بی نام و بی نشان است و بی هیچ خشیت حق است و بحیثیت تملک احوال و تشخصات نامحدود و کثیر که میزاید مطلق است - ذات والا صفات ازلی الخفا و ابدی الظهور است همیشه بعد ظهور خفا و بعد خفا ظهور فرامی شود در بوقت ظهور ظاهر حق عالم می نماید و باطن عالم حق می باشد.

بخدا غیر خدا در دو جهان غیر بی نیست | بی نشان است که از نام و نشان چیزی نیست

تمامی عوالم متحرک افراد موجودات که اجناس و انواع آنرا الله تعالی و شخصی و صفات آنها از شمار بیرون همه ممکن الوجود اند - و تمامی ممکنات در وجود خود محتاج ذات واجب الوجود اند - بنسبت ذات واجب الوجود وجود ممکنات ناممکن است پس همه در ممکنات و مرجع آنها مرتب ذات واجب الوجود است و حقیقت ممکنات نیز ذات واجب الوجود است پس ازین ظاهر است که وجود ممکنات وجود حقیقی نیست بلکه وجود اعتباری است - و وجود ذات واجب الوجود وجود حقیقی است و ممکنات گویا اعراض آن جوهر الجواهر و حقیقت الحقایق اند - که صفت ظاهری او وجوب و صفت باطنی او امکان است و انیمه تشخصات و تعینات و خواص مخصوصه باهالات یا از همه شیون ذاتیه واجب الوجود اند - که در وحدت ذات او مندرج و مندرج بودند - و ازین ثابت است که فی الخارج باسواء حقیقت و احدیه چیز نیست و همان حقیقت واحد و بنظر عوام بوجه شیون و البسه و تشخصات و تعینات و صفات نامحدود و کثیر ینماید - و ذات واجب الوجود در مظاهر ممکنه جلوه فرماست ازین هویداست که در حقیقت موصوف صفات مظاهر ممکنه آن ذات موجود مطلق است که از اطلاق و مظاهر ممکنه جلوه فرما شده است - نه مظاهر ممکنه -

از جهان واجب تا امکان	هر چه اندیشی از خفا و عیان	او بهار است این جهان رنگش	ارست قانون جمله آهنگش
-----------------------	----------------------------	---------------------------	-----------------------

اگر در صفات و حالات و تکوین از افراد موجودات عالم غور کرده شود زدی نیست که ظهور آن بچکات باشد آن

حکیم مطلق بنی نباشد و حالات عجبیه صفات غریبه و کمالات نامحدود ندارد و - و بالا نظر افهم امور مذکوره نیست
فردی و شوار بلکه ناممکن است - و مجموعاً بملاحظه حالات مستحق چندین محادش مردن ممکن است که شمار آن معلومات
انسانی بیرون است چون نیست فردی انسان از محاد کماله قاصر است - کجا جملة افراد موجودات عالم که علم انواع و
اقسام آن از علم بشری خارج است و کجا موجودات عوالم که از انواع و اقسام آنها و از اوصاف و کمالات آنها
غریبه آنها بجز ذات باری احدی مطلع نیست چون عجز انسان بحدیست که از مظاهر ممکنه نسبت منظمی دارد که
حالات بالا نظر او را و شوار بلکه ناممکن است پس جهان اول نسبت صفات و کمالات آن انداز و محاد کردن نمیتواند
و کجا در علم انسان وسعت معلومات محاسن جمیع مظاهر ممکنه ازین ثابت است که علم انسان از معلومات محاسن
نمودار آن ذات محض قاصر است بر محاسن ظهور و حدها چندین که باید که کردن نمیتواند و کجا محاد و محاسن خفا پس
ازین ثابت شد که حدود ثنائی باری چندانکه واقعی است از ان شمله انسان او کردن نمیتواند و در حقیقت آن
ذات محترم شایان چندین حمد و ثناء است که حد آن در علم اوست -

یا ابدی الظهور یا از لیل الخفا	از ک فوق النظر حسنک فوق الثنا
--------------------------------	-------------------------------

حقیقت آن ذات والا صفات بوجه اطلاقی در ذات موجودات چنان ساری است که گویا و عین ذات است
است چنانکه آن ذات در ذمی عین بود و علی هذا صفات کماله او در جمیع صفات موجودات چنان ساری
اند که گویا آنها عین صفات اند چنانکه آن صفات در ضمن صفات کماله عین صفات بودند - که صفات غیر ذات
می نمایند - لیکن بحقیقت تحقق حصول عین ذات اند بهیچیکه صفات بحسب مفهوم بذات منتفی می شوند و همچنین
بحسب تحقق بحقیقت منتفی میشوند و بدین معنی عین ذات موجود اند که وجود تعدد و تمیز دارد بلکه ذات موجود
یکی است که اسما و صفات و اعتبارات کثیر باشند -

چشم حیات کشف اسرار کیهانیت	کفر و الهام کی نبی و نبی است	جهان چون هر بهر خانه تمام چکنم	صاحب پر و مرغ منجرب نیاید
پیش از غرض غرض فیض تو چه	میکشش ساقی و دنیا می و کیهانیت	گاه از کسوت شاه گوی از دل گدا	میکند طوطی و لیکر جانا به کیهانیت
	و در حرف و فکر و نظر و ایم	پیشتر بن شمع گل و لعل و پیرایه کیهانیت	

ای آفتاب انور ظهوری شمع شبستان خفا ساجانها در طپیدن است با آنکه صبح پرده خود نمائی بر خورند در دیده و نفوذ کنان از
در سوختن است با آنکه نقابی از چهره در ربائی باز نه فرموده -

نی نقابان جمال نتوان بد	در رخس چرخش نتوان بد	آفتاب است در ظلال بنان	از بغیر از ظلال نتوان و بر
-------------------------	----------------------	------------------------	----------------------------

ذات والا صفات بچندین اسما و رسوم است که تعداد آن از علم انسان بیرون است و بجز ذات
مقدس صفات از تعداد آن کسی واقف نیست و ظهور آن ذات در مظاهر ممکنه بحقیقت اسما کیست

و اسما با هم متقابل و متضاد اند لهذا مظاهر هم متضاد اند و این نامناسب بود - که از تمام اینها دان و خداوند
 باشد لهذا سبب و فیاض از قدرت کمال خود در نظری جمیع اسما و صفات ظهور فرمود و او را در عالم ظهور جلالت خود
 ممتاز ساخت که آن انسان است - لیکن در افراد انسان هم تفاوت و مدارج و صفات مختلف ظهور فرمود - و بعضی
 افراد ظهور صفات بطور غیر معمولی زاید و زاید تر و کامل و کامل تر ظهور آمد - و اینها بدین اندازه شرف و اشتیاق
 بنی نوع انسان شدند و موسوم به اولیا و مرسلین و انبیا علیهم السلام گردیدند و بالاخر مظهر اکمل اتم این جنس حضرت
 خاتم الانبیا سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم ظهور فرما کردند که بجا ناطق اکمل است بر تمامی مظاهر
 کمال شرف کامل میدارند - و بدین وجود در مظاهر ممکنه بی نهایت و بیش از آن ظهور و شرف است و شرف بی حد است
 بلکه کامل تر و جبر شرف است که در تجلی علی بنی آن ذات موجود مطلق اولی از اطلاق در برین تعین جلوه فرما شد
 بدین وجود در تجلی شهادت وجود بعد تمامی مظاهر هر کمال ظهور این مظهر اکمل و اتم شده است و چون این مرتب است
 که در تجلی علمی نبی ابتدا فی ظهور این مظهر است پس ازین ظاهر است که بلا واسطه این مظهر اتم و خالص و وجود دیگر
 مظاهر شده است درین صورت بغیر تسلیم این امر چاره نیست که کدامی نظری از مظاهر ممکنه آن را بر این مظهر اتم
 خالی نیست و در موجودات عوالم موجودی نیست که در و نور این مظهر اتم ساری نباشد - بدین احوال نسبت
 آن حضرت ارشاد ذات و الا صفات نیست که لولا که لما خلقت الافلاک - و بدین تخصیص سرور کائنات منه چون انقلاب
 ما را سلطانک الابرار و نذیرا - و مخصوص بخلاب - ما ریت اذ ریت و لکن الله رمی - شدند ازین شرف
 سرور عالم بر جمیع انبیا ثابت است پس در حقیقت خلیفه اکمل و حقیقت صرف ذات سرور کائنات بود -
 که در محار و محاسن آن حضرت انسان بود و قله مخلوقات محض قاعه است و ذات آن حضرت چند آنکه مستحق محامد است -
 اذن هیچ او را گردان نمیتواند پس بر جناب رسالت آید محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم بدو نام عدد و
 اختصار میکنم چه که آن تحفه کجا میرسد - که لایق پیش کش محامد ذوی الاحترام باشد و آن هدیه کجا میرسد که
 لایق شان بندگان عالمیقام باشد جز آنکه در نعمت آن سرور عالم بندگان بجز کشتائیم و اعتراف بقصود ذوی غایم
 چاره نیست -

مخلصم تحفه دارم پیش ازین	جز مصلوۃ فی سلام می نه دین	از کرم کشتا بسوی من نظر	لطیف کن بر حال این مسکین
یا شفیع المذنبین عالم بعین	برودت نامیده بایست هم بعین	ای حیدب حق بحق شوق منم کن	تا بطلان دولی آیم بیرون
تا بنا برود و دم خود بخشد بر	و بر غداست بنمردی داد	تا بجای محو گردم سوختی	تا بشم حق بر بنمردی حق
اللهم جعل علیه و علی آله مقبضین شوارق کماله و بوارق جلاله و اصحابه اجمعین بر جنتک یا ارحم الراحمین			
تذکره مقصود کتب و وجوه نالیفت	بعد ازین هر چه مقصود بیان است - تذکره نظری ذی شان است		

که در سنه یک هزار و هشتاد و شش هجری جلوه فرمای عالم ناسوت شده - مختلط بخطاب قدوة المومنین
پیشوای اکابر اهل یقین جامع کمالات شریعت و طریقت محقق ولایت و حقیقت برگزیده اولیای
زمان ممتاز اقیامی دوران ما مقام فلک هدایت آفتاب آسمان ولایت شیخ الاسلام سید الانام
حضرت آخون خواجه عبدالسلام حسنی النقشبندی گردید - از فیضان علوم ظاهریه و باطنیه او بیشمار تلامذین
در رجب که ال رسیدند و کالین هم فیضیاب شدند و همه کسان منافع اقسام و انواع حاصل نموده خوشحال گردیدند
گو حالات آنجناب که نهایت عجیب و غریب بودند - پیشمار اهل عصر آنجناب بحسب معلومات خود طبقه کرده بودند
و تدریس مکاتیب آنجناب هم بعضی اصحاب نموده بودند - و تصانیف آنجناب هم دوران زمان بسا شایع و مقبول
خاص و عام بودند لیکن چونکه در آن زمان که دایمی طریقۀ اشاعت کتب نبود و عمومًا نقول قلمی مستعمل بودند - که از
تغییرات زمان و تاخت و تاراج سلاطین دوران و تباهی بلاد و اهل بلاد در و در و در سال همه تلف گردیدند
و الحال چیزی از آن هم رسیدن دشوار است - و در نسل آنجناب هم آنچه مذکور همه کتب باقی نمانده لیکن
تا هم یادداشت الساب و بعضی تحریرات و تصانیف و بعضی کتب چنین موجود اند که از آن بالا حال از حالات
بناز بزرگان و اولاد آنجناب آگاهی ممکن است - و چونکه عادت زمان است که از عروج و نزول میرساند و از
تنزل به ترقی می بروید و این مدو جز در زمره نمایان است پس بحسب عادت زمان در نسل آنجناب هم تحریرات
پیدا شده همه کسان متفرق شده بر سکونت بلاد مختلفه مجبور گردیدند و از تغیرات نوبت بعدی رسید که در میان
اکثرین مغایرت پیدا گردید - و بیشتر کسان اقربای خود را نمیدانند و بیشتر کسان از قلت معلومات این هم نمیدانند
که از کدام نسل اند و اسامی بزرگان اینها چیست - و حالات بزرگان اینها چه - پس ضرورت این داعی
است که هر چه در نسل آنجناب موجود است آن همه در کتابی منضبط کرده شود - و پذیرای الطباع شایع
کرده آید که از تغیرات زمان از تلف محفوظ ماند - و همه پس ماندگان و ارادتمندان از آن متحقق فیضیاب
شوند و ساکنان بلاد مختلفه از یگانگی با همی خود را مطلع شوند و آنرا که از قلت معلوم - نمیدانند کار
که نام نسل اند مطلع شوند و از بزرگان خود آگاهی گردند - لهذا بدین وجه من متوجه این امر شدم و هر آنچه
بهم رسید درین کتاب منضبط نمودم و این کتاب را موسوم به تحقیقه السلاطین نمودم -

مختصر حالات والد بزرگوار | والد بزرگوار جناب آخون صاحب سرور ارباب توحید پیشوای اصحاب تجرید
حضرت آخون صاحب | مجمع علوم شریعت فنیع معلومات حقیقت معدن جواهر هدایت مخزن کمال ولایت
زبدۃ العلماء الراغبین قدوة الفضلاء المتبحرین عمدة السالکین فخر الواصلین سید الانام حضرت
خواجه شاه مسعود حسنی النقشبندی رحمه الله بود که ولی مادر زاد و معز و پسر سالک و انداکام

خلیفای حضرت حافظ عبد الغفور پشاور سی رحمة الله واز اکابر علما و اولیا سه وقت خود بود و جناب ممدوح در پشاور سکونت میکرد و تعلیم علوم ظاهری و باطنی میفرمودند و به تعلیم حضرت پیشمار اشخاص در علوم ظاهری و باطنی کامیاب شدند و بمنافع پیشیار از جناب موصوف مستفید گردیدند و گویشتر از حضرت ممدوح واقعات خوارق عادات بظهور آمدند لیکن یادداشت تلف شد ازین جهت در تذکره تفصیل آن ممدوحی است از حضرت ممدوح جناب حافظ عبد الغفور پشاور سی از حد محبت داشتند حضرت ممدوح جناب را در فرزند میخواستند و نیز خواستش این امر کردند که جماعت قائم مقامی خود مفخر و ممتاز سازند لیکن جناب موصوف قبول نکردند ازین واقعه اندازه علوم تربیت آنجناب تواند شد حضرت ممدوح چهار فرزند میباشند - نام تامی فرزند گلان - سید مراد الدین خان صاحب بود که بزرگ گلان حضرت آخون صاحب بودند و نام برادر خرد حضرت آخون صاحب ملا خواجه عبد الکریم صاحب بود و فرزند اصغر آنجناب خواجه محمد ابراهیم صاحب بودند - جناب ممدوح بهر طویل در پشاور و از جهان فانی بعالَم جاودانی رحلت فرمودند و در مقبره مرشد خود یعنی حضرت حافظ عبد الغفور صاحب پشاور سی رحمة الله مدفون گردید -

چهارمکاتب والد ماجد | چهارمکاتب حضرت خواجه شاه مسعود حسنی نقشبندی رحمة الله و موسوی جناب حضرت آخون صاحب | خواجه مراد الدین خان صاحب مرحوم فرزند اکبر که با سنا و جبریم بریده اند و در ذیل مندرج اند

مکاتب (۱)

نور ابصار من سید مراد الدین خان سلک الله تعالی -
زبانی میر عنایت الله صاحب دریافت شد که در قلب شاگرافانی ذکر است و طبیعت شما گران از ذکر یعنی از ذکر چهار ضرب و خلوه و تنجیه و دیگر که تکاملی و تساهلی میفرمایند جان من دور افتاده قریب بهقتادر سید و در چهار ضرب کمال نمیکند پس عجب است که ایشان طبع خود را بر خود غالب کردند و نیز مصطفی علیه السلام استقبال را ذکر چهار ضرب موقوف سازند و صحبت مرزا جیل بیگ صاحب غنیمت شمارند و صبح و شام مع هر دو فرزند آن نرینه به تنهایی شصت باشند و تکاسلی بکار نبرند که خوب نیست -

مکاتب (۲)

نور ابصار من سلک الله تعالی -
در وقت نوشتن خط برای شما معلوم شد که در قلب شاگرافانی ذکر است - شاید در فکر فنا و فنا و انقراض النفس افاق و فار لطایف و عناصر بدنی و خلوه و طایفات و خلوه و دیگر که دل نمیدهند و کار

باید کرد - یعنی فکر روزی و فکر ترقی سلوک این کلمه حضرت پشاور می است که برای غایت الله نوشته اند از پشاور در کشمیر -

مسکاتین (۳۰)

نورا بهار من سلکم الله سبحانه -
 و در فرزند مرغینه سلامت باشند مبارکباد شکر الله تعالی بطول الاعمار و حسن الاعمال - از میرزا صاحب دعای شیر گنایند بشری لقا بنجر الاقبال ما و عدا به و کواکب المجید من افق العلی سعدا - تربیت اولاد و اتباع سنت لازم بگیرند و دوام بهمان گنج مقصود نشان به از حقیقت ارشاد زبانی سیرزا جمیل بیک سلیم الله سبحانه مفصل نوشته شد خوب کردید سناط خوش شد صحبت ایشان را از نعمت های غیر موقته و از مقننات بدانید و شکر بجا بیاورید که شما را به پشاور در دلاهور رسیدن نمیدهند حق تعالی ایشان را بدار اختلافات رسانید و ما ذلک علی الله بهیزر - این بعینه بآن می ماند که جناب حضرت خواجہ یوسف همدانی که سر حلقه خواجها اند روزی خط می کشید که باشد باید رفت مقصد معین نشد بعد استیلا می آن سوار شدند و عثمان مرکب همچون طور گذاشتند بپیرانه رسیدند مسجدی بود و پیش در آن مسجد مرکب استاده و فرود آمد به مسجد درآمد جوانی در آن مسجد مراقب بود چون سر برداشت سلام علیک گفت جوان مشکلی که در طریق داشت اذن از جناب حضرت سوال کرد حل شد بعد حضرت گفت که ای جوان وقتی که شما در طریق مشکلی افتد آسجای توان آمد - جوان گفت که هرگاه مشکلی پیش می آید هر سگی برای من خواجہ یوسف همدانی خواهد شد لیکن این نصیب مرا و آن است که مریدان را بدو بر دست می آید -

کار آسان نیست با درگاه او	خاک می باید شدن در راه او	
مصرع آری دهند یک بخون جگر دهند		
طریقه حضرات کبر و مشقت دارد که ازین سه چهار بیت معلوم میشود -		
ساکا دانی طوطی راه چیت	دانا با نفس خود بودن بحرب	قوت خود از خون دل کردن در دم
ترکه کردن لقمه شیرین و چرب	خانه تاریک و بیداری شب	معدۀ خالی و ذکر چهار ضرب
و طرق دیگر مشقت بین دارند - طریقه نقشبندیه اسهل است خصوصاً آنچه باین فقیر رسیده صاحب شحات خواست که بمرغم ملازمست حضرت خواجہ احرار مسافر خود از خدمت مولانا عبد الرحمن جامی استیذان کرد ایشان گفتند که شما آداب ملازمست و صحبت حضرت خواجہ نمیدانند مار قه می نویسم		

برای یکی اندوستان خود مولانا قاسم نام ایشانرا اول دریا بید و تعلم آداب محبت کنید بعد از آن نیت خواجہ کنید
مولانا قاسم رقعہ را بر چشم مالیدند و آداب گفتند از آنجمله همین بود کہ حضرت ایشانرا اسباب دولت و نیایسیا
روی واد پر دخت طالبان بطا ہر صحبت و تعلیم و تعلم نمی شود حالا ہر خواہد کہ از ایشان استفادہ و متفادہ کنند
بجز طریق رابطہ صورت نہار کہ دل بدل ایشان بند و طالبان از اطراف عالم آمدند چون زمین تان آگاہ شدند
محرور رفتند و مادرین شہت سال ازین اسرار پیش کسی لبت کشویم مگر امروز کہ باشما گفتیم کہ رقعہ مولانا
عزیزست در شجاعت پیچید کہ این نقل را دیدیم ہر حافظہ اعتماد نیست خطا شدہ باشد غرض از تمہید این مقدمہ
آنست کہ ابتدائی نسبت میرزا صاحب خلوت و تنجیلہ بود کہ در قدما اکثر بود یکہ آئی می بود و در ایشان و ایم و
اوسط ایشان بخوبی بود کہ محض نایافتہ است از نہایت ایشان چہ مانودہ آید الحال کہ فادہ و استفادہ بطور
مسدودست آنرا باشد عامی التفات از ایشان حاصل باید کرد و طریق افاضہ و استفادہ ہم از ایشان شہنشاہ باید کرد
بروہی کہ از ان شائبہ جدال ظاہر نشود کہ ایشان با کتاب آشنائی ندارند در سبتہ الابرار میوہی جامی است
فاصلی واد سے ہر بان پیای | در بیا بان جدل جان فرسائے | از روشنی پرسید کہ خدا را بچہ شناختہ
گفت من غرق شناسا ویریم | نیست کاری بر شناسا گیریم | کار من نیست کہ کس را بجدال
رو غایم بحد اسے متعال | ہر کہ پیے بر پیے من بشتا بد | ہر چہ من یافتہم از ہم باید
در پیش از باب قدرت وارباب دل رعایت آداب ضرورت اگر چہ بنا بر محبت من شمارا دوست میدانند
لیکن حفظ آداب ضرورت کہ نور علی نورست -

آداب و تقویٰ ایہا الاصحاب	الطرق العشق کلمہ آداب
این نقل را باین رنگ انظار نخواہید کرد کہ مباد ازین نصیص بزرگی مفہوم شود و اگر ضرور باشد انظار این مطلب بزرگ دیگر باید کرد کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدینہ رسیدند - براسے اہل مدینہ منورہ والا کل اہل مدینہ کجا بکہ میرسیدند قال اللہ تعالی (لایسأل عما یفعل و ہم یسألون) حضرت ماسی گفتند ای میرچون ترقی باطنیت شود ترقی ظاہریت شود -	
مکاتیب (۴)	

سکرم اللہ سبحانہ و لا قاکم -

بعد سلام مسنون احوال فقیر بخیرست - میر عنایت اللہ صاحب بعد دو ماہ رسیدند - اکثر امور
بہ بال گفتند - سلامت ہمہ معلوم شد حضرت ماسی گفتند کہ بابا کسی نبشتہ اگر کسی بابا باشد او داند -
این سخن چہ در قاربست و چہ در مصاحبان جواب آنست - از مبدل میگویم حق تعالی بود کنز مخفی

و از مخلوقات چیزه نبود - از عدم عالم را بیرون آورد و مخلوق کرد یعنی عالم را بنسبت وجود او و کان الله ولم یکن معشی - ای آنکه عالم را در ان اختیار می باشد که اختیار فرج وجود بند و اختیار را از کجا باشد جاره ندانم و امن از کجا آدم از پشت حضرت آدم دریافت را بر آورد و می گفتند - الله یخیرکم انما یرای و نماند و شاید ان برای ان بود که وند - بعد از آن در کشتی حضرت نوح حمل کرد و ما را معلوم نیست - از کتاب بنسبت یقین شد این از پیغمبران است علیهم الصلوٰۃ و التسلیما ت و در امت مرحومه گفتیم خیر انما در شان ایشان است در هر زمانی اولیا اشرف کرد علماء و متقی کاتبی اسرائیل - و از منکران در پرده داشت اولیا کی تحت قبائی لایعیر فرم غیره - غرض ازین نوشته آنکه فضیلت حضرات انبیا و اولیا ثابت است حضرت عافیه علیها السلام صاحب فرشتگان است صاحب مادر زاده و از حاجی حرمین شریفین حاجی محمد اسمعیل صاحب بجزاات احراریه مشرف شدند و از حضرت صاحبی صاحب لاهوری آن یافتند که مافوق آن تصور نیست و از سینه های حضرت همه یافتند و طرق حضرت شاه نقشید و حضرت خواجه احرار و حضرت میر و در ضمن کلام و ذکر طرق بیان میفرمودند و این فقیر را بنیاد می قبول کردند و فقره های خواسته بودند و فقیر خواست بلکه حضرت مرحوم و غیر هم الحال گویا فقیر را بجای خود گذاشتند که محبت فقیر بسیار داشتند و زیارت و حج میخواستند و بجای خود نایب منافی میخواستند -

ایا کلاماً ... انجری الی یلاح بالاشتی السیفین	در باب حج الهام شد که (ست آیه راه بین قصد حج پاؤنگه) بزبان هندی شنیده ام و نایب بپوشم و آمدن کشمیر هم نشد و لیکن مسجد کلان ساخته آمد و در محله خود بلون پوره از رزنیان میان منظر که نظر عمره بود و فقیر در هیچ امر سے دل نداده نه در مطالعه و حفظ کتاب از تفسیر و حدیث و قرأت و فقره و تصوف و عزیمت و نه ریاضت گویا مجذوب مادر زاده بوده ام - چه توان کرد و مرا چنین آفریدند آن ایشان اند و من چنینم - یارب و حضرت مرشدی کشف کوفی و کشف قلوب را مضر و الشبه اند و این راه بند کرده منع کرده اند این حوال که نوشته ام برای آنست که از کشمیر که بر آمده بودیم بقصد ملک کن بر آمده بودیم با ارسلان خان که جغتائی خان شده بامبد در معاش که از کن حاصل شود - پشاور و کابل مدیم - در پشاور از مردم کھا یو و مند فقیر را نظری از فضل آئی از نظر های حضرت مرشدی نصیب شد که قطعی منجی است احوال خود را هیچ نمیدانم چون قول شدیم همیشه بعضی بودم و چون کلان شدم و بالغ شدم - پنجمین بودم - حضرت مرحوم کلان کسب های بسیار کردند از نوکری و تجارت و کسب علوم کردند - و در اثنای خود کرد و نمود الدین و رای به کسی خواندن گذشتند - و تابع برادر کلان کردند تا آنکه با ارسلان خان سفر بنیت و قصد و کن اتفاق افتاد و کابل شدیم و نظری از حضرت مرشدی نصیب شد که مثل آن از هزاران هزار به کسی که ... باشد و از فقیر هیچ کار نیست نه شد و نه فقیر و حدیث و چه قرأت
--	---

و چه تفهیم و تفهون و چه ریاضت حضرت مرشدی سلوک مرا آسان فرمود و در نسبت تزیین فقیر در خانه مرشدی شد
والده شاما خواهرزوجه میرزا جمیل بیگ صاحب صوفی بود که از قبیل عرب بود یکی از یاران مرشدی مرا گشت که این
نفسب شماست و در این خرفاء عرب به پادشاهان هندوستان دختر نمیدهند حضرت سلوک تسلیک مرا آسان فرمود
و مشکل همه آموختند و فقیر را گفتند که اندام صلاح هر کسی واقف باید شد تا از اجازت هیچ طریقی وسلاست یابد آن
بکشیم هر چه این طور مجذوب بودم - و جاذب را اندانستم که کیست اگر جاذب فقیه حضرت مرشدی است پس ساندند
فقیر پیش مرشدی کیست اگر الله تعالی ست پس مرشدی چرا اینهمه تربیت کردند و اگر کشف چیزی عنایت نشد
اگر چه سینه بشرح شد کشف پیش آن چه اعتبار دارد -

مدتی شد که بدیدار تو دارم هوسی	اجلرم خون شد و این از نه گفتن هر کسی
آن لوح چشمان را با همه عیال و اطفال مع لقمه که حق تعالی بایشان داد و در ضمن خود و ضمن حضرت خود گرفتیم والسلام علیکم وعلی من لدیکم -	
نقل اندراج تاریخ خزینة الاصفیا	و تاریخ خزینة الاصفیا - جلد اول مخزن چهارم بصفر (۶۷۶) و (۶۷۷)
متعلقه محلات آخون صاحب	مطبوعه مطبع نشی نوگلشور مفتی غلام سرور صاحب مؤلف کتاب جناب اعلیٰ نگار
خواجہ عبدالسلام کشمیری مجددی قدس سره از اکابر خلفای حافظ عبدالغفور صاحب پشاور سیست جامع علوم ظاہری و باطنی بود و با وجود دولت ظاہری که واسطه و کالت شاهی و کشمیر داشت و جایگاه دار منصب ارباب و لمحه از یاد خدا غافل نمی ماند و خلقی کثیر از اهل حاجات دینی و دنیوی بر دروازه فیض اندازده وی هجوم می آورد و وی بجا حجت رولای هر یک می پرداخت و احدی را نا امید یا تشکیک داند -	
و برادر بزرگ وی ملا مراد الدین خان نیز اگر چه منصب امیر الامرائی داشت و بعد از قاضی القضاات محتار بود اما در ویش دل بود و سلسله نسبت خود بخواجہ حافظ حسن بهیمر غلامی ملا محمد نازک نقشبندی کشمیری داشت علی بن القیاس برادر خرد وی ملا عبدالاکرم جامع کمالات صوری و معنوی بود -	
و کمالات حضرت حافظ عبدالغفور صاحب	از تاریخ خزینة الاصفیا و از مکاتبه چهارم و الداجد حضرت آخون صاحب
قدس سره مرشد حضرت آخون صاحب	شمارت است که پدر و پسر هر دو از خلفای مخدوم حافظ عبدالغفور صاحب
پشاور سیست سره بودند پس مناسب است که با اختصار حالات حافظ صاحب بیان کرده شوند - صاحب تاریخ خزینة الاصفیا می نگارد که حضرت مخدوم از خلفای ارشد و اصحاب اکمل شیخ اسماعیل غوری است و از حضرت شیخ سعدی لاهوری نیز فایده کامل و بهره وافرانیست شکیستگی نفس و فروتنی بر وجود مستعد بود و غلبه تمام داشت و بی مادی و زاد بود - چنانچه میفرمود که در ایام طفولیت با پدر عالی قدر خود	

کشمیری میفرستم برادر شیخ بابا عبدالکریم که در محله فتحکدر است میسر رسیدیم در اینجا نماز نوافل میگذاریم و بعد هر رکعتی که میخواندیم فلوس های سکه راجع الوقت پیش خود را غیب موجود می یافتیم و آنرا میگریفتم و باطلال بهم صرف میکردم و سید محمد غوث قادری گیلانی در رساله خود بتقریری فرماید که حافظ عبدالغفور پشاور می تمام شب بعباس و مرقبه میگزیرانید و التفات بدینا و اهل و نیا نداشت و درام در خدمت مساکین و مسافرتین مشغول می ماند و قریب پانصد کس هر روز در مطبخ وی طعام میخوروند و دیگران وی گاهی سرو نمیشد و خدام از صبح تا شام در سخت طعام و تقسیم آن مصروف می ماندند و شیخ سوامی طعام بجا جتندان نقد و لباس بهم مرحمت میفرمود و این همه خرجش سوامی دخل ظاهری صرف از خزانه غیب بود و در عشق آبی بدین آگاهی میگزیرانید اگر کسی آیتی از آیات قرآنی را بر وی میخواند یا لفظ الله بر زبان می آورد گریه و اضطراب حضرت حافظ طاری میشد شیخ محمد عمر پشاور می صاحب جواهر الدین میفرماید که حضرت حافظ صاحب اول در پشاور باروت حافظ محمد اسماعیل غوری پشاور می مستفید شد و بهره وافر حاصل نمود بعد از آن لاهور تشریف آورد و مشرف بشرف بیعت شیخ سعدی لاهوری گردید و خرقة خلافت و اجازت سلسله عالمیه نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه یافت و از کابلان وقت شد و تا دو نیم سال حاضر باش خدمت اشرف ماند.

شیخ شرف الدین صاحب روضه السلام میفرماید که حضرت حافظ وقتیکه یاران او توجه میدادند و از لوله عظیم بر زمین محله بر پامی شد و در اوایل حال اهل محله را خوف و هراس و انگیزه حال می شد بعد از آن چون معلوم کردند بر وقت حرکت زمین میدانشند که حضرت توجه طلبا مصروف اند صاحب روضه السلام می نگارد که سید ابوالعالی کشمیری میفرماید که روزی حضرت حافظ در بازار پشاور میرفت و بنده همراه بود ناگاه آنحضرت دست مرا بدست خود گرفت چون چند قدم بر قدم خود را با خنجا و کشمیری یافتیم که از پل زینیه کدل که در کشمیر است میگزیریم رفته رفته تا بر تکیه مسجد که در بازار کاغذ فروشان است رسیدیم و از آنجا مرجهت کرده باز بر پل زینیه کدل رسیدیم و آنحضرت دست مرا از دست خود جدا کرد و دیدم که باز به بازار پشاور میرویم بجا تکیه میفرستیم.

و نیز در کتاب روضه السلام است که روزی حضرت حافظ بطرف دیهات پشاور بر تقریب سیر و خجری میگردید آن خود تشریف برده بود وقت عصر و روی از دیهات مضافات دره خجیر فرو و آمده در مسجدی قیام کرد و یاران بزرگ و شغل و مراقبه مشغول شدند بجهت دین حالت جماعتی از برهان و دزدان بار او را غارت اسباب درویشان متوجه سمت مسجد شدند بعضی یاران که هنوز بترس مجرب مراقبه

بنمناخته بودند از مشاهده انجمنال مصطفی الحال گشتند و شور و غوغا برداشتند حضرت حافظ باستماع شور و صدای خدام سر از راقب برداشت و فرمود که از شور و غوغا چه حاصل است بنشینید و بجهت امشغول نشینید السلام همه یاران مراقب شدند و بکاوش و شغول گشتند و حضرت حافظ هم مشغول مراقبه گردیدند چون از ذکر و مراقبه فرصت یافتند همه یاران خود را با پیر و دشمن و صمیم در پشاور بخانه مسکونه وی یافتند همه خدام از ظهور این خوارق غلطی حیران ماندند و هیچ معلوم کردن نتوانستند که بچه طور از آن و پیر که بفاصله چند کرده از پشاور بود باز در پشاور بخانه حضرت رسیدند -

و نیز در حج روضه الاسلام است که شیخ احمد علی که از یاران صداقت کیش و مخلصان اخلاص اندیش حضرت حافظ بود گفت که در آن ایامیکه سلطان محمد معظم بهاد شاه ابن عالمگیر اورنگ پید در کابل آمد باقی عظیم و طاعون زبون عاید حال سکنای کابل و پشاور گردید و من هم بهمان بیماری سخت علیل شدم و بحالت نزع رسیدم و از حیات خود بایوس ششم همدان حالت حال بیوشی و بیخبری بر سر طاری شد و در واقع دیدم که حضرت حافظ عبدالغفور تشریف فرما شدند و مرا همراه خود بخجرت سید عالم صلی الله علیه و آله و سلم بردند و عرض نمودند که محمد علی یکی از مردان من است امید دارم که از بیماری بیماری خلاص یابد ارشاد شد که صحت خواهد یافت - حضرت حافظ با از جرأت نموده به عرض پرداخت که یا رسول الله اگر همین ساعت بیماری وی بصحت مبدل نشود او را از خاک خود بخجرت جناب چه نفع حاصل شد حضرت پیغمبر علیه الصلوٰه و السلام لاکبر متبسم شدند و فرمودند که حافظ شما میخوانید که در تقدیر قافه تحقیقی متهر شوم - و این اسکان ندارد باز عرض کرد که آنچ صحت و شدت مرض علیه حال این بیمار است همین وقت دور گردد - و قدری ازان اگر تا بوقت بهبود باقی ماند مصداق نیست حضرت فرمودند که بسیار خوب بیاس خاطر شما همین طور بظهور خواهد آمد انشاء الله تعالی پس همچنان بوقوع آمد که همان روز از شدت مرض خلاص یافتیم و آنچه که قدری باقی ماند در چند روز زایل شد - عرض حالات خوانق عادات که از حضرت ممدوح بظهور آمدند بشمار اند که انقباض آن در اینجا خالی از نظویل نیست - عرض درین هنگام نیست که حضرت موصوف ممتاز اولیای سعه وقت خود بودند - وصفات و کمالات عجیبه پیداشتند و در سلسله پیغمبری بنا بر پنج چارده ماه شعبان در عمدا و رنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی در شهر پشاور ازین جهان فانی بعالم جاودانی ولایت فرمودند قطعه تاریخ وفات آنجناب در ذیل مندرج است -

شیخ عبدالغفور حافظ دین	چون جدا گرد جان بنام	حافظ واصل است تاریخش	هم بخوان حافظ کلام الله
بشارت ولایت قبل از	شیخ شرف الدین محمد زکریا در احوال آنحضرت صاحب در کتاب خودی نگار و که گاه آنحضرت	در بطن والدۀ ماجده خود بود و در شبی از شبهای ماه والدۀ ماجده ایشان بر روی بخت خود	ولایت حضرت آنحضرت صاحب

شسته بودند و در بیداری دیدند که ماهتاب از آسمان فرو می آید و تا دیوار خانه رسیده ایستاد و گفت که فرزند من این خود را که در بطن دارم - بخوبی نگه دار و محافظت کن که یکی از کاکایان و اصلاان خواهد شد.

شیخ مذکور می نگار که مرضعه حضرت آخوند صاحب خواست که بعد مدت رضاعت اجابت دعای مرضعه بشرف زیارت حرمین شریفین مشرف شده دعای ترقی درجات آخوند صاحب و کامیابی ایشان تا مقام اولیا بکند و این دعای مرضعه مقبول گردید و بشرف زیارت حرمین شریفین مشرف شد و تمنای دعائی که آن داشت که در حال آنکه در آن زمان زیارت حرمین شریفین از وقت راه هم بسیار دشوار بود و نیز مرضعه را بعد مقدرت و شواری دیگر هم بود مگر بنایت مسبب لاسباب همه آسان گردید و پیش از آنکه دلالت بزمانه شیخ شرف الدین محمد در کتاب خود مینویسد که حضرت آخوند صاحب بزرگواریت حضرت آخوند صاحب بهر سه سالگی با برادر کلان خود در بازار میرفتند و آشنای راه حضرت شاه صادق قلندر که خلیفه حضرت سرمد قدس سره بودند و از کاکای قلندر بران و محمد و بان سالک و ولی کامل بودند - بچوبی که در دست داشتند و طرف برادر کلان ایشان اشارت کردند و فرمودند که ای آخون قدر و حرمت برادر خود بخوبی نگاه دار و یک کی یکی از اولیا است.

شیخ مذکور در کتاب خود می نگار که میان خواجه عبدالکریم میفرمودند که برادرم حضرت آخون صاحب آخون صاحب را از شرف سالی آثار نیک بود و از ناصیه ایشان آثار بزرگی ظاهر می شد با آنکه پس از اطفال محله باندی نمیکردند و با برادر بخانه خود با هم می باختم - ایشان طاق خانه را محراب مسجد قرار داده سنگها پائین طاق گذاشته و نیزه ها ساخته چوبی بدست خود گرفته بسا خطیب بالا رفته خطبه میخواندند بی آنکه بیرون خانه برآمده باشند یا طریق خواندن خطبه دیده باشند و از مضاع و اطوار ایشان همه بدین وسع بود.

چون عمر آخون صاحب ترقی میکرد در اخلاق حمیده و صفات جمیده روز بروز در تعلیم حضرت آخون صاحب و اخلاق ایشان افزونی بنظر می آمد از عهد طفولیت پابند صوم و صلوای بود و نذر اتقاد در مزاج ایشان بود و شوق حصول علم و در تعلیم از صغیر سنی توجه بود - عرض تاسن شعور علاقه از اخلاق حسنه در علوم مروج و سنگها بی کافی بهم رسید - چون که از صغیر سنی توجه آخوند صاحب بظرف سلوک بهم مایل بود - و صحبت اهل قدس بسیار دوست میداشتند از اکثر بزرگواران حافظ حسن بصیر قدس سره که در محله اعلی کمال متصل آستانه حضرت پیر بابائی اویسی قدس سره آسوده اند و از خلفا و مریدان آخون

طمانازک نقش بند می بودند. اکثر حاضر میشدند حضرت ممدوح ایشا ترا تعلیم اسم ذات نمودند برین بنیاد
ایقان خود را می حضرت ممدوح می شمردند.

ذکر حضرت خواجه مراد الدین خان صاحب برادر کلان حضرت ^(۱۱۳) برادر کلان حضرت آخوند صاحب نیز شریف است از اوست
آخون صاحب از کشمیر و بخدمت پادشاهی مشرف شدن

حضرت ممدوح بالاخر چند مرتبه ارشاد فرمودند که وقت آن رسید که ترا کشایش ظاهری هم خواهد شد.
این زمانه سلطنت اورنگ زیب عالمگیر پادشاه غازی بود. و نواب ابراهیم خان صوبه دار کشمیر بودند

و برای اعانت و امداد بساقی قره قیست ارسلان خان از شاهجهان آبا در سپیده تا چند می در کشمیر
مقیم ماند امیر نیکو را امید تعیین خود بکاک و کن داشت نیز از والد بزرگوار حضرت آخون صاحب و عده

اجرا سے مدد معاش در دکن کرده بود چون بعد چند سے امیر نیکو قصد مراجعت کرد و خواست
که بجنوبور پادشاه رود و همراه خود عالمی بتجرا از کشمیر برد. تمامی علماء امیر نیکو را رجوع شدند نیکو را امیر

نیکو را از آنها یکی را منتخب نکرد تا آنکه از لاخواجه مراد الدین خان صاحب که عالم مقیم بودند ملاقات
کرد و ایشا ترا لحاظ علوی خاندان ایشان و بتجمل علوم و دیگر صفات مستحسنه منتخب کرد و خواستش کرد که

همراه او بشاهجهان آبا و کلیه فرمایند. جناب ممدوح قبول فرمودند. او گفت که زوار در ورا نگی مقرر است
علی الصبح تشریف آردند. جناب ممدوح حسب خواهش او علی الصبح معه والد بزرگوار خود تشریف

بردند. امیر نیکو بوجه واجب تعظیم بودن حضرت موصوف. سواری خاصه که انبار می فیل بود و حضرت
ممدوح و او و دو دیواری دیگر را می شد. همچنین تا بکجرات رسیدند بودند که از پیشگاه پادشاه رسیدند

ارسلان خان نزد پادشاه شاهزاده صوبه دار کابل و پشا در شد. لذار و انگی پشا در ضرور افتاد.
آنحضرت هم همراهی او به پشا در رسیدند. و چون نیکو مولد حضرت حافظ عبد الغفور صاحب قدس سره

هم کشمیر بود. و حضرت ممدوح اهل کشمیر را بسیار دوست میداشتند. ملاقات این حضرات از حضرت
حافظ صاحب شد و ایشان را عقیدت و ارادت از حضرت ممدوح پیدا شد و از بهجت حضرت ممدوح

مشرف شدند بعد چندی این حضرات آخوند صاحب را طلبیدند. و حضرت ممدوح معه والده و برادر خرد.
ملا عبد الکریم صاحب از کشمیر به پشا در رسیدند. پس آنحضرات ایشا ترا تفویض مرشد بزرگوار خود نمودند

و حضرت آخوند صاحب و برادر خرد ایشان ملا عبد الکریم صاحب از بهجت حضرت حافظ صاحب مشرف شدند.
و چون که در آن زمان صوبه دار کابل و پشا در در زمستان پشا در میماند و در تابستان به کابل قیام
میکرد. پس بوقت روانگی کابل این حضرات همراه ارسلان خان و بهادر شاه شاهزاده صوبه دار

کابل به کابل روانه شدند - و حضرت آخون صاحب معبر برادر خود و والدۀ ماجده در پیشاورد تعلیم می‌اندازند -
 حضرت عبدالغفور صاحب قدس سرور را با آخون صاحب بیحد التفات پیدا کنند - در روز تکمیل تعلیم علوم
 ظاهری می‌فرمودند و در شب تعلیم باطنی می‌فرمودند و شب و روز پیش خود می‌داشتند - و سرگرم تعلیم ظاهر و باطنی بودند - تا آنکه در عرصه دو و نیم سال تعلیم ظاهری و باطنی ختم نموده بجلالت خود ممتاز فرمودند
 و ملا مرادالدین خان صاحب بعد چندی به شاهجهان آبا رسیدند از بار بار بی‌خوابی و زنگنه بیجا و شاه غازی شریف شدند
 و بعد مدتی سفر را گردیدند - و بعد چندی مقبول نظر بادشاه گردیدند - و مستحق ترقی علمی قرار یافتند -
 و بعد مدتی جلایه قاضی القضاات مشرف شدند - و بعد چندی در کشمیر به برگشته لازم موضع شروه خاص بن قرار
 مواضع دیگر بطور جاگیر به ایشان عطا شد -

و کفر و لغت یافتن حضرت آخون صاحب | محمد مقصود که شیخ معمر از خالصان خالص العقیدت حضرت آخون صاحب
 از تعلیم باطنی و تقرر حضرت بروکالت او شاهی | بود از شیخ شرف الدین محمد زکیر اکثر احوال و کرامات و وفات و عادت
 حضرت آخون صاحب بیان نمود - و کیفیت شفقت جناب مدتی نسبت طالبان و خصوصاً نسبت خود با تفصیل
 ظاهر کرد - از آن جمله اینست که گفته روزی از جناب مدتی استفسار کردم که حضرت تا چند زمان بخند می‌پرد و می‌شد
 خود حضرت حافظ عبدالغفور قدس سرور حاضر می‌نمودند - و منازل سلوک طی فرمودند - و چنان خدمت می‌کالت و منصب
 یافتند از کمال غریب نوازی و بنده پروری فرمودند که منازل و مقامات سلوک به توهم حضرت پرورش نمودند و در دو
 نیم سال تمام و کمال طی نمودم - بعد از آن شوی در خواب دیدم که یک نانی بمن دادند - صبح آن پنجشنبه حضرت خود
 عرض کردم فرمودند - بی و اقیست شما را نانی دادند - بعد چندی روز حضرت مدتی را بهفت صد روپیه
 بفتح رسید فرمودند که این را پیش خود نگه دار بعد چندی دیگر عزیز من یک اسب نذر کرد و آنرا هم حواله
 فقیر نمودند و فرمودند که این سوار است و آن فرج است بر شیر و پیش برادر خود ملا مرادالدین خان برو که حضرت
 نان تو خواهر شد تهیه نموده راهی شاهجهان آبا و شدم و در آنجا رسید پیش برادر بزرگ خود چند روز گذرانیدم
 روزی ایشان را به مخوم و مخزون دیدم و وجه آن از ایشان پرسیدم فرمودند که فلان امیری که بادشاه ادرا
 بسیار می‌خواهد نسبت او قسم افتاده است ازین وجه او بدر بار آمدن نمیتواند لعل الکی علاج قسم و می‌خواهند
 لیکن از روی شریعت آنرا علاج نیست علا و فضلای همه در نیاب در مانده اند - ازین سبب معذورم -
 جواب دادم که این را علاجی هست مرا پیش بادشاه ببرد تا علاج آن کنم - بساعت این جواب برادر
 خوش و خرم شدند و بر پیشانی او شان برف کردید - فردا مرا همراه بردند و عرض کردند که برادر من ملا عبدالسلام
 میگوید که من علاج این قسم میدانم - بساعت این اورنگ زیب، ارشاه غازی خوش شدند و فرمودند

که ارشاد آن را پیش من آرند چون مرا طلبیده پیش بادشاه بروند بادشاه از من فرمود که تدارک این قسم
 انجام بدهم عرض کردم که در خلال کتاب مرقوم است - فرمودند آن کتاب پیش شما موجود است عرض کردم
 که پیش من موجود نیست در کتب خانۀ شاهی موجود خواهد بود - فوراً بدار و در کتب خانۀ حکم شد که آن کتاب
 را همراه خود ببرند و کتاب را از کتب خانۀ برآرند من همراه دار و در کتب خانۀ رفته کتاب برآورد و هر جا که
 مسئله مابۀ البحث نوشته بود - نشان نهاد و پیش بادشاه آوردم و بنظر انور اعلیٰ حضرت گزراویدم -
 بلا حظه آن بسیار خوشنود شدند و فوراً حکم صادر فرمودند که ایشانرا از طرف خود وکیل و کشمیر مقرر کردیم
 و بر بنای حکم ظل الهی که کشمیر روانه شدیم سبب یافتن خدمت و کالت بادشاهی همین است و هر چه شد
 بتوصیر و عنایت پیروم شد شد -

(۱۵) دولت و جاه ظاهری چون که عنایت ظل سبحانی روز بروز بر حال حضرت آخوند صاحب فرون می شد بکسب
 حضرت آخوند صاحب منصب جاری شد و بعد چندی از خدمت مفتی سرفراز فرموده شدند و بعد چندی
 از آن ترقی یافته بخدمت خاصه القضاة ممتاز شدند و بعد چندی شیخ الاسلام گردیدند - و در کشمیر چهار
 مواضع جاگیر هم محبت شدند - و در زمانیکه شیخ الاسلام شدند اجازت قیام کشمیر هم حاصل شد و
 خدمت و کالت هم بجا داشتند و به کامیابی تمام به کشمیر مراجعت فرمودند و تا آخر عمر در کشمیر فرما ماندند -
 و حقیقت و سلطنت اسلامیة اعزاز و اختیارات شیخ الاسلام نظیر داشتند و با آن و کالت بادشاهی که
 اعزاز آن هم در آن زمان پیچیده بود - و منصب و جاگیر که با ترقی ظاهری بحد کمال و دولت و دنیا زاید از کافی
 حاصل شده بود - این حالت ظاهری شیخ الاسلام بود - و حالت باطنی آخوند صاحب ازین بسیار ترست
 که چیزی بے ازان آید بیان کرده خواهد شد -

(۱۶) کیفیت تعلیم باطنی حضرت آخون صاحب چون حضرت آخوند صاحب بعد کامیابی از خدمت حضرت حافظ
 و در تعلیم و تلقین و تعداد مریدان و خلفا عبد الغفور صاحب قدس سره رخصت شده راهی شاهجهان آباد
 شدند در آن وقت عمر آخون صاحب زاید از بیست و پنج سال نبود - و بعد از خلافت و اجازت حضرت آخوند صاحب
 در دهائی در ماندگان و بهایت گم زبان آغاز فرموده بودند و مرید میگردند و تعلیم باطنی میفرمودند و قریب
 اختتام سال هشتاد و پنجم ازین جهان فانی رحلت فرمودند ازین ظاهر است که تقریباً بیست سال حضرت
 مدوح مسند آرای ارشاد ماندند و مریدان حضرت مدوح همه سالکان و طالبان وقت بودند - و تعداد مریدان
 از ذکر و داناث از حضرت متجاوزست همچنین خلفای جناب مدوح پیشمارانند - صاحب خزینة الاصفیاء نگارد
 که اگر چه خلفای خواجہ پیشمارانند اما خواجہ محمد عابد کادوسی و شرف الدین محمد زبیر و محمد عثمان زنگوبی

و شیخ عبد الرزاق رسول پوریه و خواجہ امان اللہ و حاجی تیمور غفنی و خواجہ محمد نذر الدین و عبد الرحمن یارکندی و ابو البقا کشمیری و محمد رضا بن عبد الکرم برادرزاده آنحضرت و محمد ابراهیم و اکبر شاه و شیخ عبد اللہ و شیخ حمید الدین ابن محمد نظام از اشهر ترین خلفای خواجہ اند۔

و ذکر جمیع بزرگان و شایخانی که از ایشان صاحب

(۱) طریقه عالی نقشبندیہ قدس اللہ ارواحہم

(۲) طریقه عالیہ قادریہ قدس اللہ اسرارہم

(۳) طریقه شریفیہ کبریہ قدس اللہ سرہم الغریرہ

(۴) طریقه سنینیہ مسمر درویشیہ قدس اللہ سرہم

در طریقه اول الذکر از حضرت حافظ عبد الغفور صاحب قدس سرہ اجازت داشتند و در طریقه ثانیا از حضرت شاه فی الحال صاحب که از اولاد حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ بودند اجازت یافتند و در طریقه ثالثا از خواجہ محمد بادشاہ قدس اللہ سرہ که از اولاد حضرت امیر کبیر سید علی اهدائی بودند اجازت حاصل کردند و در طریقه رابعا از بابا محمد عثمان صاحب رحمہ اللہ محاذی گردیدند۔ لهذا در چهار طریق مذکورہ مریدان و سالکان سلوک آن طریق را تسلیم فرموده بحق میرسانیدند۔ طریقه احسن فیہ افضل فیہ آدمیہ بنوریہ ایشان بکشد و در دنیا و کنوایات حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ و رسایل دیگر بزرگان خاندان نقشبندیہ اولاد کشمیری ایشان رسانیدند و شایع فرمودند۔

(سلسلہ نقشبندیہ) در طریقه عالی نقشبندیہ مرشد حضرت آخوند صاحب حضرت حافظ عبد الغفور ایشادری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت حاجی اسمعیل غوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ سعدی لاهیوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ آدم بنوری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد سہروردی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شیخ آقامی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ اکملی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ محمد وریش قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت مولانا زاهد وحشی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ جمیل اللہ احرار قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت مولانا یعقوب چیمچی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت شاه نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مرشد ایشان حضرت سید کمال قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت بابائی سحاسی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت علی راسینی قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان خواجہ محمود الخیر قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت عارف ریوگری قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ عبد الخالق قدس اللہ سرہ و مرشد ایشان حضرت خواجہ

یوسف ابدالی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالعلی فارابی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس سره و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت سلمان فارسی قدس سره و مرشد ایشان حضرت ابوبکر الصدیق رضی الله تعالی عنه بودند که از جناب خواجہ پیر و سر حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وآله و اصحابہ وسلم فیضیاب گردیده بودند۔

(سلسلہ قادریہ) و در طریقہ عالیہ قادریہ مرشد حضرت آخون صاحب حضرت شاه فی الحال صاحب قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ محمد اشرف صاحب قدس سره و مرشد ایشان حضرت معصوم صاحب قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شاه سکندر قدس سره و مرشد ایشان حضرت شاه کمال قدس سره و مرشد ایشان شاه فضل الله قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید گد اقدس سره و مرشد ایشان حضرت شمس الدین عارف قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عبدالرحمن قدس سره و مرشد ایشان حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شمس الدین صحرانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عقیل قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید بہار الدین قدس سره و مرشد ایشان حضرت سید عبدالوہاب قدس سره و مرشد ایشان حضرت شرف الدین قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ عبدالرزاق قدس سره و مرشد ایشان قطب الاقطاب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوسعید محضومی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالحسن قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ ابوالفرج طرطوسی قدس سره و مرشد ایشان شیخ عبدالواحد قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ مشعلی قدس سره و مرشد ایشان حضرت بنیہ بیدانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ سری سقطی قدس سره و مرشد ایشان حضرت شیخ معروف کرخانی قدس سره و مرشد ایشان حضرت امام علی موسی رضا رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام موسی کاظم رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام محمد باقر رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام زین العابدین رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت امام حسین شہید رضی الله تعالی عنه و مرشد ایشان حضرت علی مرتضی کرم الله وجہہ اند کہ از حضرت سرور کائنات محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم فیضیاب شده بودند۔

منجملہ مکاتیب کا حضرت آنخون صاحب الاملا خواجہ محمد عابد کا موسیٰ کبر تاحی خلقی حضرت بزرگ مسید اشتند و اعظم ترین دوازده مکاتیب کہ ہم رسیدند۔

حضرت بودند بعض عنایت نامجات حضرت جمع کرده بودند۔

که از ان دوازده خطوط جمع کرده ایشان تا این وقت باقی اند که بطور ترک در ذیل درج کرده می شنوند۔

مخند و ماسق و کشنده شیر که گرد روان به جذب به هم می شود و لیکن جذب به که لطیف باشد ادراک هم لطیف می شود و به
القبض و البسط فی الولی کالوحی فی النبی - و تنبیه که آدمی در مایانیت می افتد بخود به مناسبت باین فضیلت می افتد
اولست به هر چه را چه با بود و چه درسی آنچه که یا با بود و چه العجز عن درک الا ادراک ادراک - سالک را وقتی می آید
که هر خطره اش زمینه می شود بر اسی مطالب فوق و ذوق العلوک هر مرتبه از وجود حکمی دارد به هر حال صحبت خلیل تر است
و بعد آن را بطه و کاتب الی تو جه را متوجه احوال خود و مانند که تربیت بر چهار قسم است نوع اول آنست که چون
مکانیکان که در زیر پرهای خود بیضیه را از زینت بیضی که به هدایت جانوری رسانند - دوم چون مرغ آبی هر چند خود در آب
است و چو مایلش در غیبت باز تربیت میکند - سوم چون گلنگ که بچه های خود را و هفت تربیت میکند -
چهارم آنست که تربیت محض بیرون است بهر حال تربیت منقطع نیست علی ما نقلنا با مخرج که بر بند از ره
پنهان بزم قافله راه و السلام علیکم و علی من لدیکم -

محمد الشاذلی و فیصل علی البنی الامی و علی کل التقی و التقی و نسلم علیهم بعد سلام برادران غیر القدر ملا محمد حسن
و ملا محمد عابد سلمه الله تعالی محفوظ بود و در ایند که خط رسید فرحت بخشیت یافت بعد مگر نقی زحمت
خلوت سکنه ماهیه نوشتند و در طریق حضرتانیت خوب شد و از دل سالک راه جاذبه صحبت شان ۴

سیر و سوسکه خلوت و فکر جلدار به اعتکاف مسنون ده اخیر رمضان است نقشبند نیز و اید نمی برد از زند
مگر آنکه این سته ماه را زودتر قرار دهند و عوض اعتکاف قضا شده ادا کنند که راهی به سنت پیدا کنند باجماع است
غیبت است دیگر نوشتند تحفه بر فو ق صحبت هم فائده صحبت می بخشد چنانکه پیغمبر ماصلی الله علیه و سلم
وقت احتضار حضرت خدیجه رضی الله عنها گفته اند که مرا در دنیا و در جنت از وراج نصیب است گو نه ایشان
متغیر شد حضرت ابکر گفتند رضی الله عنه که یا رسول الله این وقت چه وقت این سخن بود فرمودند که ایشان
جهاد کردند این سخن حسرت خیر تا مقام جهاد شود سبق دیگر خواسته بودند سبق محرمین با خفایا شفا مفضول است
بترتیب که گفته می آیند و سبق شفا آنست که همیشه خالی نشینید و هر چه پیش آید از آن نفی کنید و آنرا است دانید
در وی با فوق آن کنید بر عایت شرا یله و آداب که از حضرت بار سید است و این ماصی آنها را در یک
بیت جمع کردم -

خلوت و نفی و ربه و صوم و سنت | انما می رو خلوت و صوم و سنت

می باید که مردم را بر غیب سو می اقامت شریعت شرف دارند و اسلام و الا کرام -

مرکب سب

نحمد و نصلی علی النبی الا فی العزلی و علی کل النقی و النقی و نسلم - بعد اسلام مسنون برد و غریز القدر طایفه عابد
ابن نصیبت پناه محمد و موسی معلوم نمایند که خط اشتباهی نامه رسیده از حضرت خنسیه اشتیاقی نتیجه صوری است
در تقریب بدان نقدان شوق است که از اطلال شوقی الابرارالی نقالی - و اما لایم شد شوقا که حدیثه قدسی
مالا اشتیاق شوقا باشد شوقا و برابر است و در تقریب شوق مفقود است - زیرا که شوق مشر از بعد از نقد
است و در تقریب بعد نیست و این صفات بحدید در سالک نمایند از آن که از تقریب شود و اگر موسی
در میان حجاب باقی ماند از تقریب نیست بلکه از ابرار است - حسنات الابرار سیئات المقربین و از
است - اکتفا و مجرد و قرب قلوب در پیشه ثانیه است - فیه ط او قافیه شبانروز طلعه دیده اند محمشق است
که چون از خواب بیدار شود و موافق سنت بعل آرزو و عیبه مائوره را در بر علی و کاری بخواند و نماز
تجدید را عود ده که است بقدر است طویله یا هر چه میسر آید ادا کند بعد آن تا فجر بسبقی باطن مشغول شود و اگر فرصت با خفیا
که تجدید بین التو می شود و سنت با دوازده و شان ادا کند بعد آن در مسجد و بعد نماز فجر طایفه آفتاب مراقبه نشینند عسبه
اشراق ادا کند و دو گانه شکر سنت شب و روز و دو گانه اشتیاق و دو گانه استغاده نشسته گذارد و اگر
فایده باشد باز نشینند تا چاشت وضو کبری بسبقی باطن مشغول شود و اگر سالک فارغ است بر اقبه
مشغول شود و اگر طالب العلم است پدرس و اگر کاسب است بکسب بعد از آن نماز فی زوال ادا کرده

بعد خوردن طعام قیلوله که سنت است نباید و چهارگاه فی الزوال بطول قنات مشغول نماز پیشین شود و بعد از پیشین تلاوت به حضور تمام مشغول نشود و بعد از آن بکار مباحات که فکر خوردن و بختن و فکر خانه و بسجین بامروم شغل کند و بعد آن نماز عصر و بعد نماز عصر باز بر قنات مشغول شود که بایه قبل طلوع و قبل الغروب بایه بکبره و اصیلاً عمل نماید و بعد آن نماز شام با نماز اذان و احیاء و این العشاءین قیام نماید و بعد نماز عشا اگر توان بخزن دنیا نکند و باز بعد خوردن سبب باطن مشغول شود تا در همان شغل خواب غلبه کند و چون بیدار شود در آن هنگام بیداران بیدار خواهد شد و صبح جو میرد و بتلا میرد و چون غریز و مبتلا خیزد -

طریق سلوک این است و مجذوب سالک را نمیکند از آنکه باین افکار و این مشغالات فرصت یابد که گشتن ایشان او را می برند و من نه اختیار خود میرد و از تقاضای دوست و آن دو کند و همین سبب بروم گشتن ایشان به گرسیردی چیاصلی و در میریزد و اصلی در رفتن کجا بردن کجا این سیر سیر نیست و از تاثیر صحبت چه نویسد - *مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبٍ نَشْرُ إِذَانِ* نشان میدهد *رَزَقَكُمُ اللَّهُ دِيَارًا يَأْكُلُونَ فِيهَا كَرِيمًا وَ قَصَدُوا فِيهَا حَبِيبًا* علیه افضل الصلوات و اکمل التسلیمات و علی آله و اصحابه و اخوانه من النبیین و المرسلین و علی کل من التابعین و تابع التابعین -

مکاتب (۷)

نور البصار فقیه سلیمان الله تعالی سبحانه - بعد سلام خط فرحت منظر رسید فرحت بخشید خط اول رسید بود - جواب نوشته بودیم صحت ایشان معلوم شد رسید خط نوشته بودند محمد اعظم رسانید چون از فقیر خطی میخوانند و همان خط نسبت را بایدهید که حضرت خواجہ احرار فرموده اند قدس سره که کلام را جمالی است ازین جهت کلام نازل شده تصرف و جذب - از حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه و اوست که او تعالی در کلام خود متجلی است چرا نباشد که صفات لا بود و لا غیر بودست چون کلام نظر استفا و از مردان است بعضی مردان جان دارد - انقار افواج طرین روز جمعه پیش روی در خانه فقیر بود ازین نقلی و انتقامی شده بود و بعد آن موقوف در انتم امید خیر است شما هم دعائی خیر بخوانا و خصو و ما بکنید که ضرر درست دعای خیر کرده شده و سبب شود - و باعث جذب رعایت را بطه است که بچند میسرسانند و هر قدم در راه جذب دیگر میخوانند آن قدم چنانچه در ملک است از خدا خواسته امیدوار باشند و در هر قدم مجذوب را جذب دیگر ضرورت چنانچه سالک را در هر قدم مسافتی قطع باید کرد - (من استوی یجاءه فهو مقبول) شنیده باشند گفتند - از کسی که یک نفس فوت شود تدارک آن تا به نیت و اندک کرد و طریق ارسال خطوط را و ایم مسلک دارد یک خط از دور می نشاند که از نزدیک بودن مهر زاید بیا ران سلام رسانیده شد عبد اللطیف و محمد صالح بقلین سلام مشتغل اند و السلام و الا کریم

مکاتیب (۵)

دوستداران فقر اسلام الله تعالی بعد سلام شکر شمارا برادر عزیز شمار رسانیده در باب فاتحه خواندن و اجازت دادن ختم حضرت غوث الثقلین یعنی الله تعالی عنه نوشته بودند - فقیر را اجازتی از شاه فی الحال هست اگر بهمان قدر فاتحه میخوانند چه مضایقه فاتحه خواندیم بجنور پیر در شما و اجازت هم هست خوانده باشید - دیگر نوشته بودید که توجه غائبانه که با محمد عابد مراقبه کرده باشم و جمعیت شده باشد خطر دفع شود و سبق جاری شود و دستدارا خاصیت صحبت خصوصاً درین طریق نقش بندید خصوصاً در طریق احمدیہ خصوصاً از ان در طریقہ احسنیہ فضلیہ خصوصاً از ان طریقہ سعدیہ لاهوریہ خصوصاً از ان پیشادری صاحب ما خصوصاً از یاران ایشان از صحبت یاران این عاصی تاثیر معنی کافی ست می باید که نصیب باشد آنکه نصیب داشته باشد قدر این نعمت عظمی میدانسته باشد - اگر خواستی داود او سه و هر که خواست با ما است اگر چه با کمتر نشیند لیکن کما میرود انرا آن مصرع اول و آخر هر شتی به استقامت ضرورت مصرع چون تو کج با ختی کسی چه کند - هنوز هیچ نرفته است مدار این طریقہ بر صحبت ست صحبت با رباب جمعیت بشرط فی دیگر و رابطه مرشد و شریط دیگر مرغی باید داشت اثر از کمال فضل و کرم لازم آن کردند قال الله تعالی قَمْرٌ لَّيْلٍ مُّشْقَالٌ ذَرَّةٌ خَيْرٌ لِّزَكَاةٍ وَكَمٌّ لَّيْلٍ مُّشْقَالٌ ذَرَّةٌ شَرٌّ لِّزَكَاةٍ خُلُوْهُ لَفِيْ وَرَبْطٍ وَصَحْبُوتٌ بَدَفْنَاهِی رَوْضُ فُلُوصٍ مَّرْعُومَتٌ اِیْنِ هِیْتِ اِیْنِ عَاصِی ست در دعای خیر مقصود ششم شایع در دعای من باشید و السلام علیکم وعلی من لدیکم ورحمة الله وبرکاته

مکاتیب (۶)

بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات و بعد السلام المسنون نگاشته میشود که دو خط شما برادر محمد سلم رسانید مشعر از صحبت شما دست دعا و شما معصون بودن ما را بعد ختم هر روز از درگاه میخوانید اهل جزاء الاحسان الا الاحسان - حق تعالی شما را از طرف ما قاصران جزای خیر آن دهاد - دیگر مکتوب بود که جواب هر دو خط هر دو برادر رسید در ذکر قلب در ذکر افزود - و یاد کردن خط می افزاید و عظیم خط کردید صاحبان من کلام بسخن مردان جان دارد فقیر از مردان خدای تعالی میگویم البتة تاثیر قم باذن الله خواهد داشت که مصرع هر چه استادزل گفت همان میگویم به جواب خطوط میخوانید هرگاه خط می آمده باشد جواب ارسال کرده می شده باشد حسرت فوت اوقات نوشید هنوز وقت است توجه غائبانه مبذول ست رابطه نگا دارید - برای شفا و شکم فاتحه خوانده شد و بجا سه تعویذ بسم الله الرحمن الرحیم خوانده بدست دم کرده بر شکم مالیده باشید که خیر شود و بیاران سلام رسانیده شود و السلام -

مکاتیب (۷)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل وكن في نفسك من محراب القبر برادران عزیزان من سلکما الله تعالی سبحانه - بعد سلام خط شما بدو هر رسید محمد اسلم رسانید محظوظ شدیم - سخن بهانست که گفتیم که سلوک را تا آنجا که محمد عابد داند احتمال کنید و آئینده اگر زنده ماندیم با تمام آن شاید موفق شویم بالفعل صورت آنست که بیا و کردن شما ما فقر را جمعیت فیضان می شود خطا با و کنا با و غلطاً و ناظر آ و حاضر و غائباً و محمد عابد را همان سبق است که هر چه پیش آید بآن متاثر و متلذذ شده پیش رفته باشد و دعا و محمد عابد خوب است و ما را هم دعا سے ظہر القیشب یاد کرده باشند والسلام -

مکاتیب (۸)

فرزندان گرامی سلامت باشند - بعد سلام خطی که بر خورداری محمد اسلم نوشته بودید - خوانیم خوش شدیم دعا و خیر کردیم از خانه و سوا س نکرده باشید روز جمعه در حوالی مسجد جامع شورش شده بود در شهر مورچه بندی شد حقیقت محمد اسلم خواهد نوشت

که بر ناید ز جانت بی خدا دم

قرا یک بند به از هر دو عالم

و این فقیر را هم یاد کرده باشید والسلام -

مکاتیب (۹)

بعد الحمد لله تعالی و الصلوٰة والسلام علی رسول الله و تبلیغ الدعوات لگاشته می آید که خطر رسید سخن بهانست که سلوک خود را تا سلوک محمد عابد رسانید و بعد نماز فجر و مغرب می نشینید متوجه بن جانب الله سبحانه جمعیت شود خاصیت این طریقه علییه است و سبقهای ابتدار را هم بکنید و پیش هم بروید غرض از پیروی سلوک که بمنزله تقنن قوانین علمیه است حصول ملکه است و آنحضرت تواعد مقدمه آنست رفع خطرات بهم از همین می شود لیکن بتدریج اگر چه عاریت است ادل کار - ملک گردد بکثرت تکرار - محمد عابد بداند که همان سبق باشد و از آخر آن خبر دهد اول او آخر هر هفته بدو آخر او جیب نمنا می رسد چه شان شود که گویا بنده موجود و معلوم هم نشده است تا فعلی و صفاتی و ذاتی داشته باشد از خود حیلوله قائمست یکایک این را نمیتوان فهمید او حدی شصت سال سختی دید و تاشی روی نیک بختی دید و تاجان نیکو خون شخوری پنجه سال بد از قال ترا ره نمایند سجال - شمار که تربیت محمد حسن گفتیم این اجازت خاصه است اگر نصیب باشد بعد آن اجازت عامه شود در ابطه باعث توجه نماید است دعا و خیر البته کرده باشند

و از اعتنا کافی و ضبط نوشته بودید - هر دو مبارک باد - در و افل نیت مطلق صلوة و نقل مخصوص - کفایت کند - و در قرأت مختار اند - اگر چه در حدیث و لغت و معنی است بآن جنگ باید زد و الا با اختیار مصلحت است هر قدر فرصت و ذوق دست دهد در از تر و الا بمقتضای - قضای نماز و این هم همین دستور افکاش شش رکعت است و بیست هم آمده است و حضرت مرشدی رضی الله عنه رکعات بسیار میگذاردند فقیر در آنوقت با نظرون میل نداشت که بهیچ جهت مشغول دیدار ایشان بودم - الحمد لله علی ذلک و باز فی الزوال چهار رکعت بیک سلام بعد از آن آفتاب قبل از ظهر الحول قرأت بهتر و کسی که جلد نبوده مقدم بر سوره که او باشد مجذوب سالک است و عکس آن سالک مجذوب این هر دو بزرگ صلاحیت ارشاد دارند اول اولست و دوم دوم و در طریق حضرت ماول معمول است و از مجذوب فقط و سالک فقط تکمیل مقصود است که کمال ندارد و تکمیل فرع کمال است اصلاح انشاء و عده مطلوب نیست - بیار از حلقه سلام رسانیده می شود جواب این خط نوشتم - بسم الله الرحمن الرحیم برای هر مطلب دهر مرض نوشته باشند بزمیت مخصوص المرض که این کلمه جامع خبرات است را بطبع باعث توجع این طرف و باعث ترقی در نفی و فساد است - نوشتن مکاتیب بین نابکار چه احتیاج از سلف نیست و اگر نیت صالحه در آن باشد اجازت است و اهل را باید نمودن تا اهل را - من منج الجمال علما تقدضا و من منج المستوحین نقد تلیم - با هر کس بقدر حوصله او و طلب او سخن باید کرد و الا اسرار که در خارج است اگر بدست ناهل افتد اگر نه فساد قاعی را ندانم کند و اگر بشهد منسوب بخود و میگذشتها تجربه ندارد - اصلاح دیباچه آن بروقتی دیگر موقوف ماند و السلام علیکم -

10

دوستدار و دوستان سلیم الله تعالی سبحانه بعد سلام بر قه شما رسید فرحت بخشید شما بنام حضرت
امام زین العابدین علیه السلام پیوسته نام سپهر و افق آن باشد محمد باقر یا محمد جعفر و اگر نام جد خود و عهد الله
بخشداراید جواب بطلب دوم آنست که هر چه بتدریج شود ببقا دارد و مصرع بچهل سال خود بچشمه
کاسه چینی: معذرا هر امر موقوف بر وقتیست سوای آن که در روز است که شما را قری نمی شود و شکر نعمت
سبب زیاده آنست و حال شما که از استعداد شما نیست مصرع ننگه والی سهل باشد قدر والی مشکل است
علما و مذکور آنست که ما را نسبت بشما تجلی نیست حرص در علم محمود است و السلام علیکم و علی من لدیکم -

٧١٥

السلام علیکم وعلیٰ اخیکم وعلیٰ من لدیکم۔ ہر کہ در اینجا از شما ارادت طریقہ علیہ میکند کانگن من کان اورا

بگویند بعد از آن اینجا بیایید اگر اجازت هم نخواهند این هم خواهد شد -

مسکاتین (۱۲)

محب الفقراء و اخوی فی اللہ سلامت از آفات باشند - رفته شریقه رسید و خورسند ساخت بعد
 صورتی هم مقدر است چون فواید طریقه مدبر است شکر بجا باید آورد و امیدوار مزید باید بود
 و آنچه در واقع دیدند بطور چه پوست مشعر از استعداوست که رویای صالحه جز نیست از نبوت شکر
 باید کرد که بخیر گذشت و در آن ترقیات نصیب شود که در پیشا در فیه را از آری روی و ادمتد و مشعر
 بعد صحبت حضرت فرمودند که ملا عبدالسلام ما و شما در میان مرضی سبب تا ختم شما که جوان بودید بیشتر
 قصد یل دادند و با پیروی ما را اینقدر است و این مرض شما که رب است ساله سلوک شما که فخر انتم حرمه
 و آنچه نوشتند که از این بنده کدام جنبه است بطور آورده بود که بر حقیقت این امر آگاه ساخته قلمه سازند
 عزیز من در قرآنست الصابرين والصابرين والصابرين والصابرين والصابرين والصابرين والصابرين والصابرين
 زاهدی در تفسیر زاهدی تعجب کرده که این جماعت را که باین صفات موصوف اند چه حاجت به تفکرات
 و در پیش خیرات جای تعجب نیست که ترقی ایشان نسبت به ملائکه بهین معانی است که توبه کس در
 و نامم شود و بر توبه و نداشت در جاست قرب که مترتب شود که ملائکه را از این نصیب نیست که با معانی
 کارند از دنیا و نتایج آنهم نیایند و چون ملائکه ازین آگاه نبودند گفتند که - استجمل فیها من یفیس فیها و یسیفک لدار
 و حق تعالی در جواب گفت انی اعلم بالاعلمون و چون کلمه اعلم بالاعلمون مفید استقر است تا ابد الابدین شرف
 انسان در بهشت جاودان جدید بر ملائکه ظهور کند و ملائکه می بینند حق تعالی ایشا را بر وضعی آفریده
 که اقامت در جات و تا ابد الابدین باید پیغامبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در یک روز و مجلس قریب صد بار
 استغفار میکردند و ازین بزرگتر چه گناه از انسان است که - و جو و کت و حب لایقاس به و توبه
 و حکمت دین است که خدای تعالی منزله است و بنده حادث و از عدم منجی سیه رودنی و ممکن
 در دو عالم جدا هرگز نشد و الله اعلم که حق تعالی بیکبار نیست و رحمت و ایم باز نیست و بنده
 محتاج پس و اوم استغفار ضرورت و محبت نصیب شود - و درین چیز زبان وجود آن برادر
 نیست است مصدر ذین عالمی شوند اگر چه همه اهل روزگار قدر آن ندارند که دنیا دار انجاء است
 که درستان از دشمنان ممتاز نیستند نصیحت است و المسترحون فی ذکر الله یتبع الذکر ففهم الثقال
 فیا تون یوم القیمه خلفا و متابعت سنت -

کیفیت استغراق حضرت آخون صاحب | حضرت آخون صاحب همیشه در ذات حق محوی مانده و تفرغ

برایشان چندان غالب بود که اکثر اوقات از اکثر یاران می پرسیدند که شما از کجا بید و نام شما چیست
حاضران وقت ازین حالت سخت تعجب میشدند و تخریبی ماندند شیخ شرف الدین محمد زکریا میگویی که ما دوام
که روزی حاکم شهر شخصی را بدعوی قتل حکم قصاص کرد و فرمود که قاتل را بکجه ببرند اگر قاتل را بموجب شر
شریف درست باشد بچوب تره کو تو الی برده گردان بزنند والا خیر در میان بر قتل او اصرار داشتند
غرض که بتنگا مرعظم بر پا شده بود و من این روز به شوق شرف ملازمت بدو و خانم حضرت آخوند صاحب
رفته بودم در اینجا یاران و برادران جمع بودند و همین مقال شهر بود خبر معتبر از پیچیده آن فرسیده بود
اتفاق حضار مجلس برین شد که الحال حضرت آخون صاحب از محکمه می آیند از جناب مدوح حقیقتش قضی
معلوم خواهد شد و همه در انتظار تشریف آوردی حضرت بودند چون حضرت تشریف آورد و نشستند
محمد ابراهیم و میان عبدالکریم برادران ایشان از ایشان حقیقت آن مقدمه دریافت کردند و دوسه
سوال از جناب پیچ جواب دادند آنها ساکت شدند بعد از آن از جناب فرمودند که بجزئی که مرا آفریدید
الین بدگورات هیچ خبری نیست که چه شد و چه نشد اکبر صاحب از آنکه آخون صاحب میگفتند که بعد از
وفات آخون صاحب روزی پیش ملا محمد قاسمی مفتی مرحوم رفته بودم بر سبیل تذکره احوال استخراق
حضرت آخون صاحب گفتند که در یک محکمه مقدمه سرگ و مباحث عالی بود و گفتگو و شور و محکمه بسیار شد
بعد از آن که مقدمه مذکور فیصل شد از باب عدالت همه بر خاستند و از محکمه رفتند شیخ الاسلام همچنان نشست
ماند چند بار دست بر زانو می ایشان زودم تا که از حالت استغراق بر آمد چنانچه بعد از آن که از حالت تفرق
افاقت شدند گفتند که همه رفتند الحال ما هم میرویم

و نیز اگر صاحب میگفتند که اکثر اوقات در طعام چاشت حضرت آخون صاحب دیر میشد و والده ام برای
تقاضا و طلب ایشان مرا میفرستادند که برای خوردن طعام زود بیارند که دیر شد اکثر جناب مدوح
پسیت و لعل میگذاشتند تا آنکه ما هم از مسجد گزارده می آمدند بعضی اوقات برای تقاضا که می آمدیم اکثر
بسبب غلبه حال جواب میدادند که چه هنوز من طعام نخورده ام - از خوردن و نا خوردن طعام هم خبر
نداشتند احوال ایشان چه در سفر و چه در حضر و چه در خانه و چه در شهر بدین منوال بود -

بعضی مریدان حضرت بیان کردند که بر لیس زیارت حضرت آخون صاحب از راه دور و درازی می آمدیم
و اتفاقا ایشان در آنوقت در محکمه می بودند از افراط اشتیاق برای دیدار ایشان در محکمه میرفتیم
که از دور دیدار کنیم و بعد از آنجا هم ایشانرا مستغرق حال خود میدیدیم -

بنا بر آنکه توجیه حضرت آخون صاحب نسبت شاه محمود صاحب رحمه الله شاه محمود صاحب رحمه الله که از خلفای حضرت

آخون صاحب بودند و در سال خود حسب ذیل می نگارند -

کیفیت توجیه خدام عالیجناب مولانا و مرشدان و ادینا محبوب یزدان قطب زمان سید عبدالسلام قدس سره نسبت فقیرانیست که این فقیر سرسراستر تقصیر از صغیرین شوق صحبت سرسراسترات اهل شد و استقامت که بگو و در بدر میگردید و از هر جا که بویی بمشام میرسید به اختیار خود را در آن محفل میرسانید شده و در خدمت یک صاحب رسید که طریق ایشان بیسوی بود و دلیل و بنا مشغول بجهربود و ندوچونکه فقیر ذوق طرق طریقۀ عالیۀ نقشبندی میداشت و در آن طریقۀ علیہ جبر بالکل مفقود دست انداز سوسه و خطر و مضاطر خلوت میکرد و از خدمت ایشان بهره بر نداشتیم و در خود اصلا اثر می از صفائی و تزکیه ندیدم ازین معنی بسیار دل تنگ شده و بجان آمده متفکر و محزون می بودم که جده و والدۀ معظمه که ازین طریقۀ علیہ نقشبندی بهره داشت و شب و روز در یاد آکی میگردانید بر حال این فقیر مطلع گردیده فرمودند بایجاد یکسر اسقند و بنیم و اندوه میگردانند - فقیر حقیقت و رود او تمام و کمال در خدمت ایشان ظاهر نموده نگاه داشتند فرمودند اگر میخواهید که ازین بلا یقین مفسده شریفه بهره مند شوند و مشرف گردند - درین زمان از شکر کشمیر بر یقین حسن حضرت آخون ملا عبدالسلام قدس سره بوده اند - و مثل و مانند و درین طریقۀ علیہ کسی میباشد یقین است که اگر در خدمت ملا زمان ایشان برسد مخلوط خواهد شد و درین باب سعی بلیغ نمایند شاید که حق سبحانه جل شانه بواسطت ایشان هدایت نماید چون بر این ماجرا مطلع شدم - عاشق و دیوانه و متقا و حضرت ایشان گردیدم و در پی سرغ ایشان بی آرام میبودم و وسیله میجوستم هزار ترود وسیله بهرسانید و خود از خدمت شریف ایشان مشرف گردانیدم - در مجلس اول همین فرمودند که پس نام شما چیست و بکدام کار مشغول هستید و کجا سکونت دارید فقیر در جواب حضرت ایشان آنچه راست بود - اظهار نمود و چون نام شریفه جدید بزرگوار فقیر قدس سره معلوم شد بسیار التفات نمودند و عنایات و تفضلات مبدول نمودند اندر آن آشنا فقیر را فی الفحیر خود معروض داشتند - فرمودند که در طرق ما استخاره مقدم است از یک روز تا هفت روز هر چند فقیر موقوف بر استخاره نگذاشته بود و اظهار اعتقاد خود ظاهر نمود قبول نداشتند و فرمودند که احش استخاره نماید هر چه رو میداد و صحیح درینجا بیاید و اظهار بکنید - چون فقیر شیب استخاره نمود و دید که گویا حلقه آراسته اند و صاحبان مراقبه کرده و میان ایشان چون چهاردهم حضرت ایشان ششست سر مبارک بر داشتند و بنجادی فرمودند که محمود شاه را در میان حلقه بنشانید چون تنگی بسیار بود و خادم گفت که در حلقه جانی نیست عقب بنشینید این سخن مفهوم نموده خود در خانه بستند و فقیر را در میان حلقه نشانیدند و مراقبه فرمودند چون صبح شد فقیر خوش و خوشتر در خدمت ایشان آتنام

روای شب ظاهر نمود - فرمودند که از درگاه اقدس شما را قبول نمودند و شکر حضرت حق تعالی بپا دارید
 و بعد نماز عشا حاضر شوید که شما را داخل طریق نقشبندیه علی بنیامیم حسب الامر چنان کرده شد چون وقت نماز
 عشا حاضر شد و داخل طریق نمودند بوقت قلبی مشغول ساختند - بکرم حضرت حق سبحانه فی الفور قلب
 جاری شد و ذوق محبت سید روداد و روز برین نگذشته بود که فرمودند که محمود استعداد شما بلند است
 جمعیت باطنی خواهد رسید فقیر آنچه لوازم آداب بود بیا آورد و بطبیقه روح سرفراز ساختند برین چند روز
 گذشت بعد از آن بطبیقه سرسبز و گردانیده بعد از آن بعد چند روز فرمودند که فکر بکس کرده باشید
 فقیر چند روز عمل نمود کشا ایشان را دید چون قاعده حضرت ایشان آن بود که یوم نحبش نبه و یوم دشمن
 حلقه خستم حضرت مینمودند و بهم مهربان و مخلصان حاضر می شدند - روزی پنجم نبه بود - بعد ختم حضرت
 طرف فقیر منوجه شد فقیر را حالتی خاص روی داد و دید که سقف خانه شق شد و حضرت سرور کائنات
 علیه الصلوٰه والسلام فرود آمدند و جناب سرور عالم صلی الله علیه و سلم جای که حضرت ایشان می نشستند نشین
 فراموشند و صحنه کبار و حضرات چهارده خانواده عظام نیز حاضر شدند و حلقه کرده نشینند و حضرت ایشان
 از جای خود برخاسته متصل فقیر نشینند عرض که جد فقیر مغفرت پناه رضوان و متکا که جناب حضرت آخون
 ملا محمد نازکی صاحب قدس الله سره برخاسته عرض کردند که این فرزند امیدوار خلعت ست جناب سرور کائنات
 علیه الصلوٰه والسلام قبول نموده ملازمی را فرمودند که بگویند و آنچه که در آن خلعتهاست بیا رید - خدا و حم و السلام
 عالی فی الفور صند و آنچه چناری حاضر نموده از میان آن روانی سفید برآورده بطرف قطب عالم غوث الاعظم
 مرهم دلهای درویشان حضرت شاه نقشبند مشگل کشار ضی الله تعالی عنه داد ایشان بحضرت جد بزرگوار
 فقیر سیر دنیا ایشان مصحوب بابا محمد معروف نیره خود نزد حضرت آخون صاحب فرستاده فرمودند که شاه
 محمد و دراپوشانید ایشان آن روانی مبارک گرفته در خدمت حضرت سرور کائنات علیه الصلوٰه والسلام
 آوردند و پیش نظر مبارک آن حضرت فقیر را از سرتاپا پوشانیدند - و همه حضرات مبارکباد نمودند الحمد لله
 رب العالمین چون فقیر بافاقت آمد و سر مراقبه برداشت و حضرت ایشان نیز مراقبه برداشت در حجه
 رفتند از درون دروازه را زنجیر دادند - فقیر عقب ایشان رفته حلقه او را زده و فرمودند که کسیتیم فقیر نام
 خود بر زبان آورد گفتند که بروید تحقیقت معلوم است چون فقیر خوش لبیا ربود - چیزه نادیده و بدو
 بپایان یافت دست بردار نشد تا آنکه حضرت زنجیر را کردند و فقیر را درون حجره طلبیدند - فقیر واقعه خود
 اظهار نمود فرمودند که مبارکباد و شما را که دولتی یافتند بروید و کس نکوید بعد از آن فقیر تادست در انجا است
 بود گاهی بهوشی دست میداد و گاهی بهوش لیکن در مراقبه و مجلس شریف آن سرور عالم علیه الصلوٰه والسلام

میرسیدیم و مشرف به بدر ابرام افوار میشدیم و کشت قبور نیز دست داده بود. در هر مقبره متبرکه میفرستم و بالمره ایشانرا
 میدیدیم. و حاجت میگزاشت که سلم نمی تواند نوشت تا اینکه بدو انگلی کشیدم و دستهای دیوانه مانند
 چنان از خود رفته که اصلاً خودش دنیاداشتم به اکل و شرب هم نمی برد و ختم حتی که آشنایان بیت بردار شده بودند
 و توقع اقامت نداشتند تا که غره ماه رمضان المبارک المعظم شد حضرت ایشان کسی را در خانه فقیر فرستادند
 و فرمودند که محمد و شاه را اینجا بفرستند که درین ماه پیش ما باشد فقیر قبول نموده و فقیر را در خدمت حضرت ایشان
 فرستادند و فقیر پیش حضرت ایشان رسید آن شب شب تدر بود. و همه یاران حاضر بودند حضرت ایشان به فقیر
 فرمودند که بطرف ما خالی بنشینید در آن حالت خاص روداد و یکدیگر با یک حویلی از یک سخت جواهر ساخته بالهای
 مردارید و آن آوینان کرده اند و در آن حویلی حرف فقیر بود و در دل میگذاشت که این حویلی از حویلی های مثل
 بهشت است و فقیر را غایت نمودند درین فکر بود که دو شخص بد شکل و میب پیداشدند و فقیر را گزافا یافتند
 و چندان سختی نمودند که دست از جهان برداشت در آن اثنا حضرت ایشان حاضر شدند و آن دو کس را فرمودند که از آنجا
 پسر دست بردارید و آنما قبول نکردند و در تصدیق افزا کردند. بعد از آن مجبور شده خود را عرض فقیر و پیش آن
 دو کس گذاشتند و فقیر را رخصت گمانیدند و گفتند که زود بخانه خود بروید فقیر و آن دو آنجا بیرون آمده
 در شالی ناز رسید و دید که حضرت ایشان هم از عقب تشریف شریف می آورند و فقیر را سیفرا نیکو زد و در بزم
 خلاص شده آدمیم چون فقیر با فانت رسید و سر از مراقبه برداشت حضرت ایشان هم سر از مراقبه برداشتند و فقیر خواست
 که حقیقت واقع خود را بعضی سازد جناب ایشان حقیقت نموده فرمودند که مبارک باد و هم یاران را فرمودند که محو شایان
 مبارک باد نمایند. عرض از آن شب فقیر استمنا هستم از دیوانگی بهوش آمده بصحت پیوست بعد از آن حوال خود
 بزرگ غفلت مشاهده میکرد و اصلاً آگهی در خود نمیدید. این معنی بجناب حضرت ایشان عرض نمود فرمودند که
 شما مقام مست معلوم الکلیف - و مجهول الکلیف - و معدوم الکلیف و از هر سه عالی تر مقام معدوم الکلیف است
 شما را این مقام دست داده است شکر آبی بجا آرند و توجه به نوسه که بوده است است با طریقه و امید
 بر فقیر ازین قسم چیزها هزاران هزار گذشت از آن دو حرفی بقلم آمد.

در خدمت آنحضرت صاحب شرف شدن شیخ شرف الدین محمد زکریا زبارت سرور عالم صلی الله علیه و سلم میشد را داده کردم که در خدمت حضرت بروم من نیز شیخ محمد باکاوسی صلی الله علیه و سلم بهمین خیال در خدمت حاضر شدند بعد از نماز عشا که از مسجد آمدند حضرت آنحضرت صاحب فرمودند که با پیریم ما را طاقت نشستن نیست شما با خواهند بنشینید و شغل باطنی مشغول باشند	شیخ شرف الدین زکریا زبانت میگویند که وقتیکه حضرت آنحضرت صاحب در حویلی محله گوجاره سکونت میداشتند بنا بر آن دو از دهم برج الاول که عرس مبارک حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم میشد را داده کردم که در خدمت حضرت بروم من نیز شیخ محمد باکاوسی صلی الله علیه و سلم بهمین خیال در خدمت حاضر شدند بعد از نماز عشا که از مسجد آمدند حضرت آنحضرت صاحب فرمودند که با پیریم ما را طاقت نشستن نیست شما با خواهند بنشینید و شغل باطنی مشغول باشند
---	---

ایشان دراز کشیدند ایامان قریب پای ایشان مستقیم یک پای مبارک عابد کاوسی برزانی خود گرفتند و پای دیگر ایشان فقیر برزانی خود گرفت و پای ایشان میمالیدیم و بشغل خود مشغول بودیم تا آنکه نصف شب گذشت و محمد عابد کاوسی بفقیر گفت که شما در خواست نسبت فیصل این شب از حضرت کنند گفتیم که شما بگوئید ایشان تکرار کردند و گفتند که بر شما همراهان ترند شما بگوئید در همین مکالمه بودیم فحوائی و لیش بیدار و شمشیر در سکر خواب فرمودند که چه مکالمه دارید از شغل غفلت نه کنید باز بخواب رفتند بعد یک ساعت که بیدار بودیم باز هم شد باز فرمودند که چه مکالمه دارید در روز در حجره مکان کوچره مشغول شغل باطنی باشید فقیر گفت آرزوی فیصل است فرمودند که از شب چه قدر گذشت با شما گفتیم که نصف شبی گذشت باشد فرمودند که بروید و بخوابید و بخوابید و بخوابید فقیر سر سیمه بر خاسته بخوابید و فرموده نماز بخواب کرده متوجه خوابگاه نشستم که درین اثنا معاینه نمودم که چلو در است حجره از ارفاقه قله شوق شده جناب رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بالباس فاخره تشریف می آرند و زیاده از نصف حجره برابر فقیر رسیده بلا حذر این واقعه بهیبت و وحشت بر فقیه مستولی شد و بهوش گردید -

در آن وقت که از اهل خدمت باطنی محمد شاه صاحب که همشیره زاده حاجی عبدالسلام صاحب قدس سر که بدون حضرت آخوند صاحب پیدا است | محضر حضرت آخون صاحب قدس سره بودند - فرمودند که عبدالستار میر پدر رضا می بودند - از حضرت آخون صاحب عقیدت پیدا شدند و در خدمت حضرت مدوچ شب روز حاضر می ماندند و شب و روز خدمت گزاری میکردند و روزی من نزد عبدالستار میر رفتم و دیدم و چون از زیارت حضرت آخون صاحب هم مشرف شدم - درین اثنا دیدم که صاحبی رسیدند و آخون صاحب ایشان را بنیم قامت تعظیم دادند و ایشان پیش روی آخون صاحب نشسته گفتند و باهم آهسته آهسته گفتگو کردند - بعد چند گفتمی چون مرخص میشدند ایشان و آخون صاحب گریه نمودند - و بوقت رخصت هم آخون صاحب بنیم قیام تعظیم کردند من بشما در این احوال متعجب شدم و پرسیدم که این چه واقعه بود فرمودند که این عزیز از اهل خدمت بودند احوال ازین عالم میروند براسه و دایر و رخصت آمده بودند - ازین وجه تعظیم و تکریم ایشان کردم - از آن روز معلوم شد که حضرت آخوند صاحب قدس سره هم از اهل خدمت بودند - اهل خدمت پیش از اهل خدمت برای و دایر و رخصت آمده بود -

بر مقام بیدار کشید از بلائی برت | عبدالصبور صاحب مدید حضرت بیان کردند که ساسه در ایام زمستان ملک برآوردن آخوند صاحب | از چون بکشمیر می آمدیم و چند کس دیگر همراه بودند - و خواج عبدالوهاب چند کس را به تصرف باطنی | هم همراه بودند چون بمنزل پانچال رسیدیم معلوم شد که برفت و با و بسیار است و از خوف برفت ملک کسی قصد عبور نمیکرد و هم پس پا بودند - اتفاقا من پیش قدس سره نمودم - چنانکه بر سر کوه

رسیدیم باو شدت برخواست برفت ملک باریدن گرفت راه عبور سد و شدت یک در چشمهای مایان فتاد و یقین شد که از بلاکت نجات نیست و در همان حالت یاس پیرو شد خود آخو نصاحب را بمطاف آورد و بدو ایشان خواستم در آن آشنا دیدیم که ایشان تشریف آوردند و چند گام پیش من رفتن گرفتند عقب ایشان من رفتم آغاز نهادم و عقب من خواجه عبدالوهاب و مسافران دیگر میرفتند و بر مایان هیچ اثر نداشت و باو نمیشد تا آنکه پیشش میبوی و پستی کوه رسیدیم - و از تاریکی خلاص یافتیم و راه نمودار شد و حضرت از نظر غایب شدند - و مایان از آفت عظیم نجات یافتیم -

(۲۵) واقعه اسلام گفته فرستادون حضرت عمر با با محمد سعید رحمة الله علیه بیان میکنند که در ایام پنجمین شصت بودم و حضرت ابی بکر الصدیق رضی الله عنهما شنبی در واقعه دیدم که مکان کلان بهفت طبقه است - بر طبقه بالا خواص و ایشان را برادر خود خواندن بالا جناب سرور کائنات تشریف فرما اند و دو بزرگ طرف است و دو بزرگ طرف چپ نشسته اند - بزرگی که طرف راست بودند بچین گفتند که ملا عبدالسلام را سلام می بگویند چون من آنوقت ملا عبدالسلام را نمی شناختم لهذا مرتبه دوم فرمودند که ملا عبدالسلام که بچه گویار می ماند و کیل بادشاه اند او شان برادر من اند شما سلام من برسائند - بزرگ دوم که طرف راست بودند فرمودند که ملا عبدالسلام که در محله گویار می ماند برادر من اند شما سلام من برسائند - مگر با وجود این تاکیدات تاملی اتفاق رفتن بخدمت جناب آخون صاحب نقضین بعد رفته همه حال واقعه بیان کردم گفتند که آنحضرت که شما اولاً ارشاد فرمودند حضرت عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه بودند و آنحضرت که بار دیگر ارشاد فرمودند حضرت ابوبکر الصدیق رضی الله تعالی عنه بودند -

ملکوت لکدن شهنش بزیارت دروشی معمر از فرزندان سید حاجی مراد بیان کرد که من بعد جستجو حضرت سرور عالم صلی الله علیه و آله بسیار از حضرت آخون صاحب سمعت کردم - بعد پانزده سال در خدمت و مسلم بوجه آخون صاحب ایدار جمال مبارک سرور کائنات نمودم - حضرت مدوح مرا تعلیم حصول این سعادت فرمودند - چون متوجه شدم یک مرتبه سر مبارک آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم ظاهر شد بمحمد مشاهیر این امر بزرگ بجه اختیار شده از زبان من برآمد که حضرت سلامت سر مبارک آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم ظاهر شد فرمودند که هرگاه سر مبارک آنحضرت ظاهر شده بود جسم من اینک ظاهر می شد - اضطراب چه بود -

واقعه ضیافت آخون صاحب بارگاه شاه عبدالسلام صاحب رحمة الله که صاحب باطن بودند حضرت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم ان پیرو شد خود شیخ شرف الدین محمد زکیر بیان کردند که

شب در واقع یک باغ دیدم که هر چهار طرف آن جوهرها بودند دیدم شخصی از طرف خانه رسید پرسیدم که این
 باغ کیست گفت این باغ پیغمبر خداست گفتم ایشان کجا هستند گفت در همین جویلی و همین جاضیافت
 ملا عبدالسلام کرده اند گفتم آخون صاحب کجا هستند گفت ایشان هم در همین جاه هستند گفتم پیغمبر من
 شرف صاحب کجا هستند گفت او شان هم همین جا اند فرمود تو هم همین جا برو گفتم چگونه بروم که از آن
 و اجازت نیست مبادا ناراض شوند باز گفتم که شمارا چه قرب است فرمودند که من سلیمان فارسی ام در
 همانا نام ترا هم نوشته ام چنانچه خود فرست بر آوردند و نمودند و گفتند که این اسم تو هم درج است
 پس همراه ایشان در خانه رفتم دیدم که جناب سرور کائنات صلی الله علیه و سلم تشریف فرما هستند در چهار
 طرف صفا بگرداگر نوشسته اند سلام عرض کردم جواب دادند بعد از آن بطرف حضرت آخون صاحب شمایم
 سلام کردم حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمودند بنشین بمو جبهه رشتا و بجائی دریلوی شماشستم گفتند
 که کجا بودی گفتم درین باغ درآمده بودم - حضرت سلیمان فارسی ما در اینجا آوردند گفتند خوب شد گفتم حضرت
 صدیق اکبر کیستند مرا نامید حضرت آخون صاحب و شما با شماره نمودند پیش جناب مدوح رفتم - بعد صافه
 بازآمده بجای خود نشستم درین اثنا خوانها آوردند و نزد هر کس خوانی بردند - در هر خوان پنج پنج پیاله
 کلان بودند در هر پیاله شربت بود و در یک پیاله برنج رنگ بود - همه شربت خوردند من نیز خوردم
 بعد از آن خوانها برداشته سفره چیدند - بعد از آن بعد فراغ طعام بر خاستم و رخصت گرفتم - حضرت پیغمبر
 صلی الله علیه و سلم از آخون صاحب نسبت فقیر چیزی فرمودند و آخون صاحب آن امر را شمایا هر نمودند
 شمایم گفتند - بعد پوش آن امر فراموش نمودم - شیخ شرف الدین گفتند شمارا مبارک است شما را تسلی دادند -
 (۲۸) و آنکه حضرت آخون محمدنی عرف ملک که فرزند آقون دختران حضرت آخون صاحب بود بیان کرد
 صاحب در طی مسافت که بارش بسیار شد راه آمد و رفت دیهات بند شد مردمان بر لیس دیدن
 سیلاب می رفتند حضرت بمن فرمودند که برخیز هم برای دیدن سیلاب میر ویم هرگاه که بر بل شرف کدل
 رسیدم راه از طغیان آب مسدود بود - حضرت بطرف من نگاه کرده فرمودند که چشمان خود را
 ببند - بند کردم باز فرمودند که چشم داکن چون و اگر دم حضرت و خود را در زمین پائین باغ بهشت با فتم
 از مشاهده این حال براندام من ریشه افتاد چونکه از هر طرف سیلاب عظیم بود - و صدای میب
 مسموع میشدند نمیدانم واقعی آن صدای چه بود - مگر خیال میکنم - که آن صدایمانی فتاد و کان بالود
 بر من سخت آشکار خف پیدا شدند - حضرت فرمودند که مترس به طرف قبله متوجه بنشین و شغل باطنی خود
 مشغول باش و در سکه گهری بدین نطرا بنشینستم باز فرمودند که اگر میخوای که از دنیا بروی و چنانچه چنان

خود و چو شایع موجب امر ایشان چشمان خود بنگردم باز فرمودند که واکن چون واکرم همراه مرور موضع کند بر پور که طرف عیدگاه است خود را یا فتم ایشان پیش پیش فقیر طرف عیدگاه میفرستند چون نظر بر عیدگاه افتاد آن هم پرازد آب بود چون متصل درختان چنار رسیدم دیدم که بالای درختی از چنار شخصی مست که بدست خود اشاره مینماید که از همان طرفی که آمدید - واپس بر وید راه مسدود است - از مشاهد این واقعه حضرت فرمودند - که چشما ترا پیش چشما ترا پوشش میدم باز فرمودند که واکن چون واکرم - دیدم که بسرا راه محله مزوره که این طرف عیدگاه است رسیدیم - از اینجا آهسته آهسته همراه حضرت بجانه آمدیم -

(۲۹) بعد وفات حضرت آخون صاحب شیخ شرف الدین محمد زنگیری نگارنده که محمد رجب که از مخلصان فالس دیرین محمد رجب حضرت را بحالت العقیدت حضرت آخون صاحب است و از مدتی حواله فقیر کرده بودند حیات و گفتگو از ایشان پیش از چندین سال آدرفت میکرد بعد از سخا حضرت هم باز رجوع بجای کرده و گفت که بخاطر گذشتۀ بود که باستان حضرت مخدوم بروم شب در واقعه دیدم که گویا بروان مقبره حضرت خود که راه مرور آستانه حضرت مخدوم است رسیده ام شما هم از همان راه از آستانه مراجعت کردید گفتند در آستانه بودم شما هم بر وید بعد از آن حضرت آخون صاحب را هم دیدم فرمودند که ما در آستانه حضرت مخدوم بودیم شما هم بر وید که شما را هم می طلبند و خود درون مقبره خود رفتند در همان آستانه بیدار شدم قصد کرده بودم که بروم و جمعه بر آستانه حضرت آخون صاحب برای فاتحه بروم اتفاق نشد امروز یکم و دوشنبه است علی الصباح بر آستانه حضرت رفتم بیرون جمعه یکشنبه است و شروع بغناخ نمودم - بگوختم آواز آمد که از راه درون بیا از راه درون رفتم چون اندرون در آمدم از خود رفتم دیدم که سراسر پرده ایست چون پرده برداشتم حضرت آخون صاحب را نشسته دیدم - سلام کردم - جواب دادند - و بعد از آن اشارت و اشارت نسبت رفتن پیش محمد را هم پرین فرمودند و فرمودند که در اینجا رفتن خوب است و نیز ارشاد شد که هر چه از جناب حضرت مخدوم می طلبی ما شمارا بجایست حضرت مخدوم شدم لیکن چونکه ما ازین عالم رحلت نمودیم لهذا الحال از یاران ما شما آن خواهید یافت مشارالیه که طالب صادق است تسلیم کرد و تمهیل نمود -

(۳۰) بر تفریق حضرت آخون صاحب عید الله صاحب بیان میکردند که روزی حضرت آخون صاحب مرگیده که فرقی شد از آن برآمد نشسته بودند جام اسلام موسی سرور و میگرد که یکایک بر ایشان

حالت دیگر طاری شد و فرمودند که بجز او بر خاسته در حجره رفتند و حجره بستند و تا ساعتی درون حجره
نشستند بعد از آن در واکرده برآمدند و دیدیم که سبب یار پر عرق بودند - در پشت ایشان دو جانه خم
بود که از آن خون جاری بود - بعد سحاح آن با ذرات ملاح تمام کشانیدند - همه با ازین واقعه سخت متعجب
شدند - لیکن جرأت هیچ کس نشد که از حضرت باجری آن پرسیدن این واقعه را بقید تاریخ در روز و وقت
فلانند کردم - تا که اگر گاهی موقوفه شود از کیفیت این واقعه اطلاع شود - بعد چند روز اندرون یکسال شخصی
از سوداگران حاضر شد - و اقدام حضرت بوسیله چند کیسه با پر از زر نذر گزرا نید - و عرض کرد بتوجه حضرت
معامله مال از ملکیت نجات یافتیم حسب وعده این نذر حاضرست حضرت قبول فرمودند - بعد از آن چند روز
از دست منته ماند و مختلف گفتگو کرده اجازت خواست و رفت - روزی از ورا اتفاق ملاقات افتاد
و من از پرسیدم که این چه واقعه بود که شما میگفتند که بتوجه حضرت از ملکیت نجات یافتیم حسب وعده نذر
حاضرست او گفت که من از راه بحر قزقم در مرکب با اموال تجارتی بغرض تجارت به مالک مختلفه رفتم بوم چون
این اموال در مالک مختلفه فروخت نموده مختلف اموال آن مالک بوقت واپسی می آوردم در راه مرکب من
در بحر قزقم بوجه طوفان و ریسمان دوسر کوهی افتاد و قریب بود که از تلاطم امواج پاره پاره شود و ما همه تمام
اموال غرق شویم - چون که من بید حضرت بودم دل خود سومی حضرت متوجه کردم - و عرض نمودم که این وقت
توجه حضرت است بتوجه من ازین مسئله به نجات رسانند و اگر ازین ملا معه مال سلامت برسم - چندان که
مال دارم عشر آن نذر خواهم گذاشت - لکن چند برین نگذشته بود - که کسی از پائین مرکب را برداشته
از زمین بیاورد و سراسر کوه برآورده در آب روان کرد - و از تلاطم امواج آینه گزندی بمرکب و
راکبان نه رسید - تا آنکه بکانه رسیدیم - و سفر بحری با ختام رسید پس حسب وعده ز عشر قیمت
مال حاضر نموده نذر گذرانیدم - چون تا سحر و روز و وقت این واقعه دریافت کردم او گفت که در
یادداشت خود نوشته ام شما را خواهم نمود - بعد از آن روزی در بیاض خود یادداشتی که نوشته بود بمن نمود
من نوشته گزاشتم چون تا سحر و روز و وقت آن واقعه مقابله نمودم - که حضرت در حجره رسته نشسته بودند
و چون از حجره برآمده بودند بر پشت دوزخ داشتند یکی برآمد و متحقق شد که آن روز حضرت بدین
ضرورت در رسته نشسته بودند و در برآوردن مرکب زخم خورده بودند -

واقعه درخت نذر (۳۷۱)
آخضا صاحب دینی باغبان خود نزد باغبان خود فرستاده او را طلبیده فرمودند که شاخ درخت کیلاک گلخان
متصل درخت بادام بود - چربی و شکرستی و از خدا ترسیدی او انکار کرد و قسمها خورد فرمودند که درخت

پیش ماناش کرده است شخصی را فرستادند که اصل حال دریافت کند چون آن شخص فقه تحقیق کوثا باشد
کری اواقع بانجانب شایخ آن درخت شکسته بود.

و آنکه متعلقه علم اخون صاحب بابا محمود صدیق را با محمد رفیع امدانی بیان کردند که می در پیش دایم برای طلب
بر خطورات خود است و عا بنده است اخون صاحب رفتم تا در نشست غلبه گرستی شد خواستم که بخانه و پس دم
بجو در خطرات این خطره فرمودند که طعام موجود است اما سر دست گفته که مرا بخانه رفتن ضرورت است و این حضرت
رفت شده بخانه رسیدیم چون با او دیگر رفتم نیز گرسنه شدم فرمودند که نان خانگی و پاره شکلهای قوی متوجع برید است
و موجود است و پیش من آور و در وقت که بیدار آیندند - و پاره خود هم تناول فرمودند - و هنگام مرل اخیر
آخون صاحب بخواب گفتم که از بدنی براسه زیارت اخون صاحب فرقت ام رفتن ضرورت است و بهمان
خواب دیدم که عزیز من گفت که چند وقت بیارست و ازین عالم خواهد رفت برو و از زیارت ایشان شکر
بر خاستم و زیارت ایشان شرف حاصل نمودم و باز گاهی ترک زیارت نکردم -

و آنکه متعلقه کشف شیخ رحمت الله بیان کردند که روزی برای قلم و روشتناتی بیاد از رفتم و از انجا دیدم
حضرت اخون صاحب جناب اخون صاحب آدم دیدم که دو فقیر سایل که بشارت معروف بودند نسبت
جناب چیزی نایب است که گفتند چون چیزی که حاضر بود سایلان به بد زبانی پیش آمدند و در خاطر ام آمد که این
خاوس که برای قلم و روشتناتی است به هم لادون اجازت مبارک کردن خواهشتم اما که به خطاب فرمودند که
در حجب شما یک پیمه که برای قلم و روشتناتی است به هم تفکر چیست آنها کی دست بردار خواهند شد بی ادب و بی ادب
زود و آدم و روزی که برای بعیت رفتم بوم - هر چه برای نذر کرده بودم مخفی نذر مصلاناده بودم جناب را از
مکاشفه معلوم شد و به آنکه بشاه صاحب نیر خود فرمودند که از زیر مصلان از نذر بردارید - شیخ مذکور نیز بیان
کردند که در دست محصله نایب جاگیر به تملک شدت نمود و در اول فقر گذشت که ایشان را باین همه علمه حال
تعرض این چنین بی ادب است - سراد استغراق برداشته باین فقر خطاب کردند که پیش من بیا - فریاد نوی
جناب رفتم فرمودند که ترا با ما و راه کار در کارهای ما از آینده و دخل نداده باشند -

و آنکه متعلقه کثوت شرف الدین محمد زکریا بیان کردند که در ایام اعتکاف بهر حرافه را از اهل محله
باطنی اخون صاحب بخوانش و برای تلقین اسلام بخدا شده حضرت اخون صاحب آوروند - حضرت او را
مشرف باسلام کرده نامش شیخ رسول و مشقه در حلقه نشانیده توجه داد و در مقام طلب و مکه تلمب
تمامی اشخاص که موجود بودند جاری شد -

و آنکه متعلقه حضرت اخون صاحب در عانت مریدان قوت الهی الی بی سوره نهدا الحمد لله عز و جل که از

میران حضرت آخون صاحب بود بیان کرد که دختر می از آشنایان من بیار شده قریب برگ رسیده بود بر سر عیادت او رفتم - والدین او مرا مرید حضرت آخون صاحب دانسته عظیم کردند و بجان خود و خاندان خود چون بوقت شب در آن مکان خواب کردم خواب های عیب دیدم تصرف بلای بیمار مرا تنگ کرد و در میان آنها آخون صاحب را مشاهده کردم که میفرماید چیکنی گفتم حیران ام که تصرف بلای بیمار مرا تنگ کرده است فرمودند خیرست غم نخور سوره اخلاص بخوان - سوره اخلاص خواندم - مرتبه دوم باز همان طور دیدم مرتبه سوم بصورت و شکل طفل نرسیده سال خود گذشتش هر دو دست بخلق دی زدم - و او را گفتم بخت سوره اخلاص و بعد حضرت آخون صاحب از آن حاکم بجات یافتیم - و بیمار را نیز همان وقت صحت شد -

و نیز بیان کرد که دختر دیگر از بیماران شد من برای عیادت او رفتم او رو پدرش مرا گذاشت در انجا مانده خواب رفتم دیدم که چهار افی متوجه بیمار اند جرأت و فیضی احدی نداشتم - حیران بودم که حضرت آخون صاحب بیرون آورد و فرمودند که سوره چیکنی گفتم حیران که باین بیمار افی متوجه اند و میخواهند که بکشند فرمودند که اسم اعظم بخوان و برو - و آنهارا بکش - بفرموده ایشان هست پیدا شد و با اسم اعظم مشغول شدم و رفتم گفتم - از شما به این حال افی سوچین راه سوراخی گرفت - و افی چهارم راه بیرون گرفته که گفتم - بکرت اسم اعظم و بعد حضرت آخون صاحب من از شما بیمار از بیماری بجات یافت افی چهارم که گریخته بود بجان نام زنده بر زنی که در خانه من بود و بر دوشم متصرف شد هر دو بهوش شدند - در ویشی در ویشی بود و دریافته بجان ام رسیده بود و نهایت مشغول شد که تصرف آن رفت و هر دو بهوش آمدند - و نیز بی بی سوره علیها الرحمة بیان کرد که بدین خود دو کان بقالی سیکردم - مردان و پیه از دست مقدم ظالم بجان آمده بودند من گفتند که شما مقدمه دیم قبول کرده این ظلم بایان را خلاصی دهید حسب مشوره با باغبان الوهاب قبول کردم و زمینی گرفته کشت و کار نمودم - بعد چندی بیمار شده تا برگ رسیدم - و دو روز تنفس بهم نماند و جسم همه سرو شد و مردان مراد و پنداشتند بعد از آن دیدم که از آسمان نردبانی فرود آمد - و حضرت آخون صاحب از آن فرود آمدند چند پایه باقی بود که عصا بطرف خطیب بدست گرفته بطرف من فرمودند که سوره بی خیر دار یکدم آواز دارم گفتند که خیرست مقام تشویش نیست بر خیز و خود هر طور که فرود آمده بودند باز همان نردبان آسمان رفتند و من از چو روی خوشی را ندیدم خود را چاقی و ندرست یافتیم -

و آنکس که متعلقه اثر توبه افی آخون صاحب ابا محمد صالح حبیبان که در جنب نامه دختره قل شد حضرت آخون صاحب شریعت آورده انگشت شش دست بر قلبش نهاده توبه دادند از آنوقت تا حال که هر چه سالی رسیده است قلبش با اسم ذات بدستور آب دریا جاریست الحال

آن دختر و نکاح محمد شاه است و هم همین نقل کرد که تبلیغ بهمان نطفه جاریست۔
 (۳۶) **داغهای متعلقه کشفه** شیخ محمد عابد کاوسی که خلیفہ اول حضرت آخون صاحب بودند میفرمایند که محمد جعفر و مرتبه
 حضرت آخون صاحب از من گفتند که به پشنا و براسه و ریافت صحت مرزا جمیل بیگ خواهم رفت شما نیز
 رزاقت کنید انکار کردم۔ روز دیگر که بنده حضرت آخون صاحب رسیدم جناب محمد جعفر را مخاطب ساخته
 فرمودند که اگر به پشنا در میردند بسیر خواهد شد و صحبت مرزا جمیل بیگ هم بسیار خوب است و نیز بیان فرمود
 که در منی شهر مولانا و روم۔

علم حق در علم صوفی کم نشود | این سخن کے باور مردم شود

گفتگوئی داشتیم روز دوشنبه در دل خطر گذشت که منتهی این بیت از حضرت استغنا کریم در انشا را آنکه تقریر
 کبر این خطر به آرام ساخت روی مبارک ما نبی ماضی کرده فرمودند که یکے را منتهی بیت باید گفت
 دیگر به لاچنین و چنان تقریر را ازین مکاشفہ اندیشہ شد۔ خطر از دل دور کرده متوجه مراقبہ شدیم
 و آنحضرت حضرت **خواجہ معز اللہ کاوسی** بیان کردند که حضرت فقیر را نائب باقر قاضی القضاات جناب
 آخوند صاحب نسبت سلیمان خواجہ طاهر الدین خان صاحب که برادر کبر حضرت بودند به سید صدر و سپه تنخواه مقرر
 نموده بهمرازی نقیضه نواب ابوالبرکات خان تشریف بردند و درخواستی در باب معافی مبلغ مذکور خود داشتند
 نواب در ولایت بود اطلاع کردم حضرت را طلبید و بعد از ملاقات درخواست بدست نواب صاحب دادند و بطالع
 نواب گفت که حضرت اولاً علاج مرض من فرمایند و بعد از آن کار حضرت خواهم کردم۔ از چند روز دست
 راست من بیکار شده و بالکل از حس و حرکت رفته است حتی که بر آب سر برآید جواب سلام هم نمی‌جنبند۔
 حضرت دست خود را بالاس دست نواب صاحب گذاشته سیر مراقبہ انداخته متوجه پرداختن مرض ایشان
 شدند و تقریب یک گری گذشت و بیکار آمدن من که با نوبی خود از بازوی نواب صاحب جدا کردند و نواب
 سکه بار سلام بهمان دست از زمین برداشته بناب ایشان نمود و به پاهای سماعت به چنگ می‌زدند
 تحصیل آنکه در علائم ایشان جایگزین و طلبانیده خود عرضی ایشان حواله فرمود که مبلغ سکه نذر و پی
 معاف بایزد و هر چند مشار الیه عرض کرد که عالمی خواهد شنید و در خواست خواهد کرد که ما را بهم معاف
 کنند نواب صاحب فرمودند که نمی‌بینی ایشان اینوقت مرانده کردند دست بیکار شده را بهمال
 خود آوردند و در ضای ایشان بایزد کرد۔

پیشین گوئی حضرت آخون صاحب عثمان صاحب بیان کردند که میر محمد عظیم بیگس از فقر اصفهانی
 نسبت شفقی و نورانی چسب فرمود و لذت نداشتند مگر از یک دینم کس یک آخون صاحب دینم حاسب

عبد السلام صاحب و نسبت آخون صاحب گفتند که مرا افلاس بسیار بود و تقاضای چه چند هزار درم
 جاگزین بود و از حضرت آخون صاحب احوال خود عرض کردم ارشاد فرمودند ترا دولت دنیا و دینی میبخشند
 بعد از هر نماز و بعد از هر روز و هر شب خواه یا نغذیه مرتبه اسم یا و یا با ۱۱ بشده و غلیقه خوانده باشند بهیچگاه این غلیقه
 را از دست ندهند میر صاحب چندین کرد و در بعد چندی بهمد و پیشکاری نمایر شدند و شهادت شده و دولت عقیقه
 هم بانته شدند

شقایق (۱۳۹۱) شقایق صاحب بیان کردند که میر فقیر الله فرزند میر محمد مقیم صاحب پیر شدند و
 حضرت آخون صاحب ترسید که اگر میر صاحب پیر شود و میر صاحب پیر شود و میر صاحب پیر شود و میر صاحب پیر شود
 بخدمت آخون صاحب مرا فرستادند و بعد مدت حضرت رسید و درخواست تقوی کردند و فرمودند
 که میر صاحب بگویند که آنچه نذر قبول کرده اند بزرگوار و اسم از نذر همین تقوی است میر صاحب نوکرا
 نذر را کرد و نذر نذر گرفت یا نیت

داعیه شعله کشف (۱۳۹۲) خواجہ محمد زبیر بن عمر بن زبیر صاحب سهروردیه نو و ند بیان کردند که میلان طرف
 حضرت آخون صاحب نقشه ندید و داشتند و در وقت خواجہ محمد آفتاب صاحب در اهل نقشند میر مشهور
 بودند که در ایشان من اعتقاد در استقامت و محکم اسلام تعریف و توصیف حضرت آخون صاحب پیر و مرشد کردند
 بنا بر آن دل من بهم بلطف ایشان رغبت کرد و در همان ایام ششی در واقعه دیدم که حضرت شاه نقشند میر بصورت
 شاه جمال تلمذ کردند و در دیوانه تشریف میدادند و میریدان حضرت و من هم مودب نشسته ام
 از من فرمودند که کما نه خواجہ محمد آفتاب خواجہ محمد آفتاب خواجہ محمد آفتاب خواجہ محمد آفتاب خواجہ محمد آفتاب
 و از ب اعتقاد می خود و از خواجہ محمد آفتاب صاحب استفسار نم نمودم و بعد مدت حضرت آخون صاحب
 رفتم از محمد اسلم عموی من عالم دنا هم پیر رسید و طرف یاران خود و متوجه شده تاحی دانتات خواب بعینه از شما
 فرمودند و به تافیر من و ده بملقه خود آوردند

داعیه شعله کشف (۱۳۹۳) خواجہ محمد امیر ابراهیم بیان کردند که از مدت دراز آرزو مند ملاقات آخون صاحب
 حضرت آخون صاحب بودم روزی معرفت شیخ احسن الله علامت حاصل شد اهل مجلس استدعای دعا
 نمودند و جناب دست پیر داشته و ما فرمودند بدل من خطر گذشت که اگر براس من هم دعای خیر کنند
 دعای نقایع بیه نعل ایشان نفی کنند بجز در این خطر طرف فقیر متوجه شده خود بخود بحق من دعا فرمودند
 و بعد از آنکه کشف حضرت نسبت نیادم خواجہ محمد اکرم بیان کردند که مرتبه دوم خبر رسیدن عبداللہ
 عبداللہ خان شاه کاسه کشید میر آخان شاه کاسه ناکم شد و بعد از خواجہ محمد غیاث عبداللہ و دیگر

بخدمت حضرت آخون صاحب رسیدیم و اراده فرار خود منع و ایستادگان ظاهر نمود و مشوره طلب کردیم
 ارشاد فرمودند که آنچه من خواهم گفت بضم شما خواهد آمد هرگاه که بسیار بر رسیدیم فرمودند که آنچه
 و خرج کشتی و غیره کردن میخواهند نزد خداست تعالی کند خاری و دریای شما خواهد بود و عیادت خان
 این مرتبه خواهد رسید من بخیاال بنیاد و رم و مع قبایل کشتی کرده فرار شدند و بعد از استقرار
 خدمت گزار حضرت بود حضرت از و قریب نصف شب فرمودند که رسیدن شاه کاسی در شهر موقوف شد
 این مرتبه خواهد رسید فرمودند که این سراسر کاسی بنای گرفت چنانچه شاه کاسی در نظر اباد رسید به سبب
 مقابل خواهد بود ابو الحسن خان شکسته خورده ازان سوگه آمده بود و گریخت ...

بنوچه حضرت آخون صاحب از زیارت اناول شاه بیان کردند که مرستی پیش آمده بود در آستانه حضرت
 حضرت مخدوم مشرف شدند ^{حضرت} حسن مخدوم رفته ختم بنوا اندام روزی اتفاق ملازمت حضرت
 آخون صاحب شد حال خواندن ختم دریافته فرمودند که زیارت حضرت مخدوم صاحب بنایان ختم
 فرمودند که امر در ختم خوانند و خاموش نشسته باشند زیارت خواهد شد آخون صاحب کردیم بنوچه
 جناب آخون صاحب زیارت حضرت مخدوم صاحب شد ...

واقعه منطقه تاثیر تو جسم ^{شیخ شریف الدین محمد زکریا بیان میکند که} روزی محمد رفیع سوداگر از کاشغر
 حضرت آخون صاحب با چند اشخاص دیگر خدمت حضرت آخون صاحب حاضر نشده بود منتهی
 همراه ایشان یک مغل بخاری بود که توجه حضرت آخون صاحب در وانتر کرد و وقت شب باز رسید
 چون دروازه مسجد مسدود بود در شب تاریک هیچ نشسته ماند و بخیاال به ابدی دروازه واگذاشت
 چونکه آن شب بستان و هفتم رمضان بود حضرت مع تمامی یاران درین شب بیدار بودند
 ناگاه دروازه مسجد را شد مثل اندرون مسجد آمد حضرت فرمودند که شما این وقت در شب
 تاریک چه طور آمدید حال ارادت خود بیان نمود و حال دل خود اظهار نموده مرید حضرت شد
 بعد ازان محمد رفیع با جمیع یاران از شرف بیعت حضرت مشرف شدند ...

دائمه زنده شدن مرغ مرده ^(۴۹) اگر شاه صاحب نیروه حضرت آخون صاحب بیان کردند که از زبان خواهد
 بنوچه حضرت آخون صاحب خیرات صاحب عرفی که خویش صاحب ادهی محمد و حضرت آخون صاحب
 بودند شنیدیم که میگفتند ایا به تفریح و سال بود و مرغان خاکی بسیار داشت روزی که بر مرغی را
 چنان پنجه زد که روده های او از شکم بیرون آمدند ایا به من گویستن آغاز کردیم چند دلاسمید
 همیشه عیش و سرور بجان گردید و درین اثنا حضرت آخون صاحب از بیرون آمدند چون اضطراب

اوبنا بیت دیدند فرمودند که مرغ پیش من بیارند - آوردند و در هر دو دست خود گرفتند متوجه او شدند
بعد ساعتی بر زمین گذاشته را که دند چنان صبح و سالم شد که رفتن آغاز کرد - اثری از آن و زخمی

بر وجود وی باقی نماند -

اکبر شاه صاحب شیر حضرت آخون صاحب زبانی والده خود یعنی صاحبزاده
و آنکه سگلاشته حامله از ملک که حضرت آخون صاحب بیان میکنند که بزبان ولادت صبیبه بوجه و بسم لادت
حبس ولادت بتوجه حضرت
براسه تعویذ مرصعه خود را خدمت حضرت فرستادم - ارشاد فرمودند که حاجت نشوید
نیست مطلب حاصل شد - فی الحقیقت من ازان ملک پیش اندر رسیدنش مخفی یافته بودم -
مطلع شدن حضرت آخون صاحب بخطر خواجه رسول عرف الکسریان کردند که روزی مجدست
خواجه عبدالرسول وجواب گفتن آن - آخون صاحب ششمنه بودم که خطی بفرزندان خود نوشته
برای لفافه فقیر دادند چون خواندم نوشته بودند که ورزش اینطر بقعه ایقه بسیار باید کرد و به باشاها
و بادشاهان و اماران و دکان باید رسانید ازین معنی در دل فقیر خطر پیدا شد که اراده
حضرت آخون صاحب نیست که بادشاهان و بادشاهان دکان را داخل مریدان نماید لفافه خطیار
کرده - پیش حضرت نهادم - حضرت بطرف دیگر شغف متوجه شده جواب خطر ام این دادند
که متقدمین از صحبت بادشاهان و اماران و دکان میگردد و صحبت ایشان سهم قاتل میدانند
مگر متاخرین این را جایز دانسته اند بدین نظر که هر چند بادشاهان بصحبت درویشان و پیش
نمی شوند الا از برکت صحبت ایشان از ظلم باز میمانند و طرف انصاف متوجه
می شوند -

(۴۱)

پیشین گوی حضرت آخون صاحب شیخ نوزاد الله کشمیری که مرید حضرت آخون صاحب دیبان کرد
و ربانی محبوب بنوبه حضرت - که در عهد حکومت نواب افراسیاب بیگ خان پسر او
علیه رضا بیگ ظالم اظلم بود و وی مسی هدایت الله فالوی مرا به تهمت ناحقه در حبس کرده
با انواع عذاب معذب ساخته آخر هزار روپیہ جرمانه گرفته از قید را که درخواستم که بیادست
و بی بروم و بهین نیست از مسکن خود در دانه شدم در راه شوق زیارت خواجه دامنگیر حال
شماره دلا بخدمت خواجه رفتم بعد دو ساعت رخصت گرفتم رخصت عنایت نکردند و فرمودند
که جائیکه نقد رفتن دارید در اینجا رفتن صلاح وقت نیست بخانه خود بروید آری و بلی گفتند
روانه شدم و بخانه هدایت الله رسیدم بمجر در سبیل کتوال شهر در رسیدم و بار دیگر هدایت الله

را با اتفاقش مجبوس کرده بود. و مرا هم یکی از متعلقانش تصوریده مقید ساخت چون به محبس رسیدیم برنا نهیدگی خود و نفرینها کردیم و پناه به حضرت خواجه بردیم. بعد چند ساعت دیدیم که محافل آن محبس از حفاظت من غافل اند فرصت دلت غنیمت انگاشته از آنجا بروم. و احدی پرسشان حال من نشد و بهر چه خواجه از آن بلای ناگهانی را بانی یافتم.

پیشین کوئی حضرت آخون صاحب نسبت سخی بابا میر سید علی اهدائی رحمه الله است بیان کرد که عنایت الله خان شهید بود که کشمیر سخی بابا را تکیه کرد و من بسبب قرابت که با اهل خانه حضرت آخون صاحب داشتم از خانه و نیز از خود استدعای دهای خلاصی او گنا نیدم و کردم شبی بعد نماز تجمه ارشاد فرمودند که آقا سخی بابا یعنی حضرت امیر سید علی اهدائی از درخیزده اند بدینو چه راه سفارش مسدود است کسی را قدرت و طاقت سفارش نیست. بدینو چه خلاصی او ممکن نیست چنانچه بعد اندک زمان نواب موصوف مشا را لیه را با پسرش بقتل رسانید.

تقریباً خواب محمد ظاهر که حضرت آخون صاحب ارشاد فرمودند. میگوید که شما در آخر روز خواهند مرد. از حضرت آخون صاحب پیروان متوحش پرسیدیم فرمودند خوب دیدی آخر روز مردن تمام عمر گذرانی است احمد فند که فرموده ایشان بظهور آمد تا حال بهر شخصیت و پنج سال ام و معلوم نیست که عزم تاکجا است.

پیشین کوئی حضرت آخون صاحب نسبت موت شخصی. بمسریان زده و دوازده سالگی مبتلای مرض چیچک شدیم خواجه محمد سخی غلوی ناچاق حضرت آخون صاحب رفته و توئید گرفتند بعد از آن و توئید دیگر برای حبیب الله و حفیظ الله دو نرزدان دیگر خواستند. حضرت فرمودند که اول برای نرزدان خود چپا گرفته بودی و توئید دیگر نوشته داده فرمودند که ازین چهار یکی خواهد مرد چنانچه حفیظ الله انتقال کرد.

اثر نظر جلالت اثر حضرت بابا محمد صدیق صاحب کشمیری بیان کردند که روزی حضرت آخون صاحب حسب آخون صاحب بر ملازم صوبه دار کشمیر درخواست والتجای بنده در باغ من تشریف فرما شدند شخصی تباهاوش از ملازمان صوبه دار کشمیر از پیشتر در باغ درآمده بی اجازت بالای درخت توت رفته توت میخورد حضرت از من پرسیدند که این شخص کیست عرض کردم که نمیدانم همچنین مردمان بنگل می آیند و بی اجازت بالای درخت بارفته میوه هم میخورند و نقصان شاخهای درختان هم میکنند باسماح این سخن خواجه به نظر

تیر سومی از کوه سیست فی الحال آن شخص از درخت بر زمین افتاد و بهوش نگردید باینکه هیچ دقیقه از مردنش باقی نماند و چون حال وی به تشنج و زاری پیش آمدم باز خود را در اس صوبه واکشمیر نرزه بر اندام من افتاد پس حضرت خود را فاصله چند قطره شربت نبات در دهان می انداختند و بتوجه حضرت باز جان در غالب او عود کرد و بهوش آمد و من او را خانه آوردم و رسانیدم -

در آن شب ^(۱۵۴) که ملکیت حضرت آخون صاحب میان شعبان بیان کردند که مادته بتلاش مرشد کامل ماندم از ادبیای زمانه خود بانی روح حضرت شیخ نور الدین روزی برای همین مطلب برآستانه حضرت شیخ نور الدین صاحب صاحب قدس سره که از ادبیای گرام اند - رفتم و چنین گرسنه شستم دیدم که حضرت شیخ نور الدین صاحب تشریف آورده فرمودند که الحال در کشمیر مثل آخون ملا عبدالسلام صاحب وکیل بادشاه اسلام دیگر کاسه نیست پیش او بر و راستفاده کن و سلام ما برسان و بگو که بر زود و شنبه و پیش شنبه ختم همه حضرات میکنی ختم با چای نمکینی علی الصبح افتتان و خیران بخدمت حضرت آخون صاحب رسیده ازین واقع اطلاع دارم و بیعت نمودم و جناب آخون صاحب از آن روز ختم شیخ موصوف هم جاری فرموده و آنکه متعلقه کشف ^(۱۵۵) اگر شاه صاحب بنیره حضرت بیان می کنند که عطار اند که از مریدان حضرت بود و بیان کرد که حضرت آخون صاحب ^(۱۵۶) روزی نزد و چند دی از بنو کشمیر بفرز در ت کاری رفته بودم و وی چند نان بازاری بر یک من حاضر آورد و من حواله آدم خود کردم و از آنجا آمده حاضر خدمت حضرت شدم و دیدم که سایل بی بیو شیر نای می تواند و در حضرت را خوش نمی آید پس بمن فرمودند که مرا از دست این شخص خلاصی ده و چند نانی که همراه شما است حواله کنی - فی الفور تمیل حکم نمودم -

از توجه حضرت آخون صاحب رضای من خواجهم و ناکه از مریدان حضرت آخون صاحب است بیان کرد خوابه چکر سخی بفرشته الودین رنیم شد که من خوابه چکر سخی عرب میان در خدمت حضرت آخون صاحب رفتم و شایر الیه از مدت پدیدار از شکم چنان به تلا بود که هیچ چیز از شکم و شراب را بهضم نمیشد من از حضرت عرض کردم و برای شفا توجه آنحضرت خواستم ایشان طعام پاشست بیرون طلب فرموده با ما هر دو کسان تناول فرموده و ما باین را خوراسیدند - از آن وقت مرض خوابه چکر سخی رفت و چنان مرض از بعضی بدل گردید - که گویا ^(۱۵۷) که وی مرض نشده بود -

بقرن حضرت آخون صاحب ^(۱۵۸) عبدالوهاب صاحب بیان میکنند بمر چپا رده سالگی مرید حضرت شده بودم - عبدالوهاب خوش نویسی گردید بر علیه سلام عید الفصحی بود و همین روز رسیدم جناب از آن درون خانه تشریف آورده شسته قلم و پارچه گوشت عنایت فرمودند از دادن تکراری در خواست دوستم که خوشنویسی خواهم شد چنانچه

اندو جہ ایشیاں بہر چند سے خوشنویس گرویدیم۔

(۵۸) تقریر حضرت آخوند صاحب: اکبر شاه صاحب بیان میکنند که براسه شکست در ریختن مقبره و بنار را طلب کردیم و بعد از آن در
نسبت تعمیر مقبره: چنان نمودند که بهیچیکه بدرباره رسیدند طول نشستم دیدیم که بنی رافان و بنی خیران بسیار
تعمیر می کردند که حال چیست: تعظیماً نه از حد بجا آورده گفت بعد از آنکه حضرت آخوند صاحب تشریف آوردند
بنشین واقع رعشه بر اندام من افتاد و حاضر شدم چنانچه مکان شکسته را بزرگ می درست کرد و واجرت
هم می گرفت.

پیشین گوئے حضرت آخون
حسب نسبت عورت بیماری

(40) حضرت اخون صاحب الکرامات
سید رفیع و محبت الہیہ

رفع جنون محمد اسحاق شاعر
روح حضرت آخون صاحب - استخوان

واقعه کشف^(۹۴) خواجہ شرف الدین ابی غلام شاہ غلام شاہ صاحب درویش بیان کردند کہ خواجہ شرف الدین فرزند
 بوقت مراقبہ حضرت آخون صاحب و قبل از خواجہ طیف الدین کہ از مریدان حضرت آخون صاحب بود بیان کرد کہ
 انما را بیان آن زبانی حضرت - روزی بخدمت آخون صاحب رفتم ایشان تنہا در مراقبہ بودند من
 بتابت شریعت سر میرا تہ انداختہ در آن نشستم درین اثنا حالت خاص مرا دست داد و دیدم کہ سستہ سفید
 گسترده اند بریک حضرت آخون صاحب بر روی دو بزرگ عظیم ایشان نشستہ اند ناگهان شخصی از در آمد -
 در خواست تقوید نمود بزرگی کہ بر سستہ نشستہ بودند از حضرت آخون صاحب فرمودند کہ باین عزیز تقوید نوشتہ چند
 حسب الارشاد ایشان تقوید نوشتہ زیر زانوی مبارک خود گذاشتند چون در آن حالت افات شد حضرت ہم
 سر از مراقبہ برداشتند من ہم چشم کشودم حضرت قبل از آنکہ من چیزی بگویم فرمودند آن تقوید اینست بدست
 راست خود نمودند فرمودند کہ بظرف راست من جناب حضرت شاہ نقشبند رحمہ اللہ تشریف میدہ اشتند
 و سستہ دیگر جناب پیر مرشد من تشریف فرما بودند - شما چرا ہ سلوک اختیار نمیکنند -
 واقعه متعلقہ کشف^(۹۵) یادداشتی کہ نزد تافضی محمود صاحب نقلی شیخ محمد کاوسی است در آن شیخ مذکور می نمایند
 حضرت آخون صاحب کہ بنا بر تاریخ ۱۴ ربیع الاول ۱۰۵۵ حضرت آخون صاحب ملا محمد حسن صاحب را علی از اعمال
 باطنی تعلیم فرمودند فقیر آن شنیدہ بدل خود خطہ کرد کہ این علی حضرت از مرشد خود آموختہ باشند بجز این خطہ
 روی مبارک طرہ فقیر کردہ فرمودند کہ این در نکات الاسرار دیدہ بودیم و از حضرت مرشد خود گاہی شنیدہ ام
 واقعه متعلقہ کشف^(۹۶) اسرار بیگ صاحب بیان می کنند کہ روزی باریقی کہ از ما زمان صوبہ وار کشمیر بود -
 حضرت آخون صاحب - و طلب صادق میداشت بخدمت حضرت آخون صاحب رفتیم در آنجا دیدیم کہ ہمہ بزرگان
 حاضر کرده با حضرت در مراقبہ نشستہ اند از بس منفعلی شدم کہ در مجلس چنین بزرگان این شخص را چہرا
 آوردم بنخواستم کہ ہمسفہ آہستہ بروم کہ درین اثنا حضرت سر خود از مراقبہ برداشتہ فرمودند کہ خوب
 کردید کہ این شخص را آوردید -
 واقعه متعلقہ کشف^(۹۷) میر عبد الغفور بیان کردند کہ روزی من و وجہ بابا کہ مرید حضرت بود شب در خدمت
 حضرت آخون صاحب - حضرت ماندیم - بعد نماز عشاء حضرت بتلاوت قرآن مجید مشغول شدند دیدم کہ حضرت
 تکرار الفاظ در تراتب میکنند - بدل خود گفتم کہ کلام اللہ ضبط ندارند ازین جہت تکرار الفاظ میکنند و
 در اصل حضرت اقرار بودند بہ ترسائے ہر یک حرف میخواندند و تکرار میکردند من واقف نبودم بجز این
 خطہ بطرف من دیدند فرمودند کہ این چنین نیست کہ شما را خطہ شدہ باز بتلاوت مشغول شدند -
 حیدر بابا از من حال پرسید و مرا از حال قرأت حضرت آگاہ ساخت -

آن عظیم بتوجه حضرت شیخ محمد صابر که از فرزندان شیخ عبدالحق بن شیخ عبدالحلیم است بیان میکنند که مادر ما
 آن خواص صاحب دهر زاد چون عظیم بود و فرزند عیش شد روزی پدرم از حضرت آخون صاحب توفیدی خواست
 فرمودند که دو سیب بیا بید دو سیب آورد حضرت بران دم فرموده دادند هر دو سیب مادرم خورد و در آن
 سال بمرکت همان دو سیب من واسد الله بر دو برادر تو ام متولد شدیم هر گاه به حالت بلوغ رسیدیم
 به خدمت ایشان میرفتیم بسبب استغراق روزی پرسیدند کیستند و کجا پیداشدند فام شفا چیست
 برادر صاحب حضرت میان عبدالحقیم عرض کردند که محمد صابر و اسد الله اند که بسبب های آنجا به
 متولد شدند

بتوجه حضرت آخون صاحب انا و ندی اگر شاه صاحب بیان میکنند که تا در میر طایف میر عنایت است بیان
 تا دوازده سال غله در خانه بگذرانید بر آمدن میکردند که روزی میر عنایت الله صاحب دعوت حضرت کردند
 حضرت تشریف آوردند بعد از فراغ بوقت قبیل چون حضرت در آن کشیدند من قریب رفته گس را نی
 آغاز کردم دوران میان در دل من محبت و ارادت فی ظاهر گشت عرض کردم که خانه بنده را بقدر زمین لازم
 مشورت فرمایند قبول نموده تشریف آوردند با اهل خانه فقیر آن حضرت دعای فرید بیکت کردند و در آن مجلس
 غله در خانه چیز سه هست عرض کرد که یک آوند پرازی سنفید است فرمودند بیاروی آورده حضرت
 نظر فیض افروید بر آن آوند کردند و ارشاد فرمودند که سر این را محکم به بند و مخرج آن از زیر آوند بگذار
 از آن مخرج هر روز بقدر حاجت برآورده باش انشاء الله تعالی کم نخواهد شد پس او همچنان کرد و
 تا دوازده سال از آن آوند خرج نمود هیچ کم نشد روزی از راه تعجب سؤالش آوند برداشت دید که
 تمام ظرف خالی است و دانه از برج موجود نیست و از حرکت خود پشیمان شد

سمت آسبب زده بتوجه عبدالحقیم صاحب عمده دار حکم قضا بیان میکنند که در زانه طفولیت من پدرم
 حضرت آخون صاحب زانو بتلا بوم پدرم بخدمت حضرت آخون صاحب برو حضرت فرمودند که محکم
 برای چه آمدید عرض کرد بر حضور روشن است پس مرا از خود نشانیدند و پدر را فرمودند که بر آن
 نشینند و شخصی را اندرون آمدن ندهند و متوجه بسوی بنده شدند و در آن اثنا یک شخص پیر بهیبت
 پیدا شد و بطرف ایشان بجزو زاری گفت که حضرت من هم نفس میدارم کجا روم فرمودند چه چیز
 میدارم بشرطیکه ازین پسر دست بردار نشوی گفت قبول کردم و از نظر غایب شد پس حضرت به پدرم
 فرمودند که صدقه بطور بدل صحت این پسر بدهند تا که صحت شود گفت چه باید داد فرمودند که یک
 گاؤ یک گوسفند بختی بکس کین تقسیم کنند او قبول کرد و بنده را فرمودند به خیر گفتیم بختی قوت فرمودند

توت است بر خیزرنگا بر خاستم و آهسته آهسته روانه شدم و اثری از انان در و باقی نماند
 حضرت آخون صاحب بعد وفات ^(۹۹۱) محمود شاه که پیر حضرت آخون طانازک نقشبندی بود بیان کرد که در ^{۱۱} ص
 بذریعہ محمود شاه بنیاد خود پیاده شد همراه عبدالصبور برای تجارت بقصبه چون میرفتیم شبی عبدالصبور زبان کرد
 که امشب عجیب واقعه دیدم که ما و شما قصد زیارت درویشی داریم که باغ حضرت آخون صاحب در راه
 اوست گفتیم که اگر از ان راه برویم - مبادا حضرت در وازه و اگر ده برسند که کجا میروند چه جواب خواهیم گفت
 اگر بگوئیم که پیش حضرت آمدیم دروغ خواهد بود و اگر نام درویش دیگر بگوئیم نامنا سب خواهد بود و دیگر کیف
 اتفاق رفتن شده هر گاه متصل در وازه باغ رسیدیم خود در وازه داشتند چنان نمود که حضرت
 اندرون باغ استاده اند و ستار میر و بر وی حضرت استاده است و نظر حضرت بر ما افتاد و اشارت
 آمدن فرمودند و ستار میر را نیز به ایستاد طلب مایان فرستادند ازین واقعه براندام مایان عشتی افناد
 اگر الحال چه جواب خواهیم گفت نزد یک رسیده سلام عرض کردیم جواب دادند و فرمودند که کجا بودید و کجا میروید
 گفتیم بر ایستاد سیر آمدیم فرمودند که محمد عابد و محمد شرف بخیریت اند باز فرمودند که هر دو کس سلام مارسانید
 بعد از ان پرسیدند که محمد شرف اجازه طریقه حضرت قادریه و اجازت خرقة و کلاه از شاه ضیاء الله صاحب
 قادری گرفته است بخمال طلال ایشان گفتیم که ما را خبر نیست فرمودند که این امر واقعیست ما را خبر
 و اطلاع است و او را سلام رسانند و بگویند که شما هر چه کردید خوب کردید
 و آنده جواب ^(۹۹۲) شیخ شرف الدین محمد که از ان ترقی شیخ شرف الدین محمد زاکریان میکنند که شبیه در اعتکاف
 حضرت آخون صاحب در عالم آخرت ظاهر می شود بعد نماز تجمعه و واقعه دیدم که گویا در استاده حضرت مخدوم
 رسیدیم مگر در جای که قبر مبارک ایشان است در میانجا قبر حضرت آخون صاحب است در و روضه
 ایشان به نسبت سابق این تغییر پیدا کرد در جای قبر ایشان آئینه خانه و روضه و درخت های استقام
 فاضل اند و قبر حضرت آخون صاحب از خاک است و گرداگرد آن تخته های سنگ ماتری نهاده اند و نیز
 گلابی مس کنایه تخته های مسی درست نموده هم گذاشته اند و روضه این اهتمام خواجہ محمد سالم
 دانا و حضرت آخون صاحب موجود و انداز تغییر میگویند که انتظار شما داشتیم هر کدام که ازینها شما پسند
 کنند بر بالای تخته های سنگ خواهیم گذاشت و این اثنا بیدار شدم و بخاطر گذشت که حضرت پیر و تنگ
 آخون صاحب را بر تبه ایشان نوافقتند که اولیاء بعد از حال ترقیست حضرت آخون صاحب
 بر سبیل تذکره میفرمودند که ما حضرت مخدوم صاحب علیه الرحمة مآ از پستان حضرت رسالت پناه
 صلی الله علیه و سلم شیر خورده ایم الحال آن دولت که بر حضرت مخدوم حاصل بود - به ایشان هم نصیب شد

بیان فرمودن حضرت آخون صاحب ^(ع) شیخ محمد صدیق صاحب فرزند شیخ رحمت الله صاحب بیان کردند خدمت آن عالم در خواب شیخ محمد صدیق - که شبی آخون صاحب را در واقع دیدم فرمودند که تو پسر رحمت الله هستی گفتیم بله پرسیدیم که حضرت خود در عالم دنیا صاحب نعمت بودند چون از دنیا به عالم آخرت رحلت فرمودند در آنجا هم خدمتی میدارند فرمودند بله ما دار و غنم جنت کرده اند مشاهده کن که کلید دروازه بالایی نوشته شده است دیدم که کلمه یلیبه بالایی در نوشته شده بود باز فرمودند که یاران مرا بگو که محمد مقصود عزیز من کی می آید یاران من است این طرف خواهد آمد - بعد از آن من اظهار عاجزی خود کردم - و توجه خواستم فرمودند که می باشد اگر باین جانب بروید بطرف خدا بروید چند روز بجا نماند مستعانه چنین بصریاید کرد -
 بعد وفات حضرت آخون صاحب بتوجه ^(ع) اکبر شاه صاحب بیان میکنند که در هنگام علالت نقیضی بسیار حضرت صحت اکبر شاه صاحب از مرض سخت تکلیف عالم داشت حضرت در آخر شب بلوه فراموش فرمودند که با آزار داشتی بجز این کلام تخفیف حاصل شد و حالت مبدل بهی گریه دید -
 بعد وفات اثر کلام حضرت آخون صاحب ^(ع) محمد اکبر شاه صاحب نیر حضرت آخون صاحب بیان میکنند که بعد در خواب بر اکبر شاه صاحب رحلت حضرت بر خدمت و کالت بادشاهی تقریر شد و هر سال در عیدین دوشال از سر کار میرسد بعد وفات حضرت در عید الضعی از سر کار حسب دستور قدیم شال ترسیدند ازین امر بسیار مکرر بودم بوقت شب در واقع دیدم که گویا خدمت حضرت ایشان رسیدم و اظهار سعی خود عرض کردم سر مبارک بطرف دیگر گردانیده خشم گرفته فرمودند که ترا چه شد چرا چنین کردی از آن روز چنین خیالات را خاطر من محو شدند -
 راتر گردانیدن روی اکبر شاه صاحب ^(ع) محمد اکبر شاه صاحب بیان میکنند که روزی در مقبره حضرت آخون صاحب از طرف قبله بطرف مقبره حضرت آخون صاحب روی بطرف قبله پیشت به تربت شریف ایشان کرده مشغول خواندن در و بودم - در آن حالت شخصی ظاهر شد و هر دو دست خود بر روی فقیر گرفته روی بسوی تربت شریف ایشان گردانید - و گفت که شما روی خود باین سو کنید که قبله شما ایشانند فقیر با صبر اب تمام روی بدان صوب کرد - و عذر تقصیر بجا آورده -
 حضرت آخون صاحب در خواب خواب ^(ع) خواجہ محمد زمان بیان میکنند که حضرت آخون صاحب را شبی محمد زمان نکذیب بیان فرمودند - در خواب دیدم فرمودند که برای فاسخ کن به مقبره غازی گفتیم حضرت من می آیم فرمودند که در بیخ میگوئی اگر می آئی من چرا ترا نمی بینم بعد از آن از راه خجاست گفتیم خدمت شیخ شرف الدین صاحب پیروم باز فرمودند که این غلط دیگر اسست من خود آنجا همیشه میباشم

آنجا هم تراگای نمی بینم از غلط بیانی خود شرمند شدم -

مریدی را در اعتقاد حضرت بوجه فضل الله خان فرزند راجی خان که متوطن دارالخلافه شاهجهان آباد موت فرزندش شبهه پیدا شدن را از بود و قیاس که کشمیر آمده بود بواسطت خواجہ محمد عظیم و خواجہ محمد زمان گفتگوی ستونی در خواب رخ بشهر - که این هر دو مرید حضرت آخوند صاحب بودند مرید حضرت شده بود بعد چندی بهار شد بالیه او هم مرید حضرت بود برای حیات شوهر خود از حضرت دعا خواست فرمودند که مادعا میکنیم لیکن اختیار بدست حضرت حق تعالی است امید زلیست نیست چونکه در اصل عمرش تمام شده بود ازین عالم رخصت شد زوجه او را در اعتقاد حضرت شهبی پیدا شد در همان حالت شبی شوهر خود را در کمال جمال و شجاعت خواب دید پرسید که تو مرده بودی - این دولت از کجا یافتی او گفته بی مرده ام حق تعالی بدعای حضرت آخوند صاحب مرا ایان داد و باین مرتبه رسانید - علی الصباح گفت که در اعتقاد حضرت شهبی که واقع شده بود رخ گویا و از خواب بیدار شدم -

در خواب به خواجہ امان الله خواجہ امان الله مرید حضرت که بعد انتقال حضرت پیش عبد الرزاق آمد و رفت خبر دادن و انفسله باریت - امید داشت سالی در عرس حضرت شاه نقشبند در مجلس ختم از شیخ شرف الدین نمودن حضرت - محمد زکیر بیان کرد که امشب در پاس آخر شب حضرت آخون صاحب را در واقعه دیدم فرمودند که فردا صبح برای ختم پیش شرف صاحب برده که ما هم همان جامی آیم عرض نمودم که فقیر را از تقدیم آمد و رفت پیش عبد الرزاق است باز فرمودند که عبد الرزاقی بدیده رفته است ما هم پیش شرف صاحب میرسیم شام هم آنجا بپایانید هر چند که فقیر را از شیخ عبد الرزاقی خبر نبود که کجا است چون علی الصباح خبر گرفتم معلوم شد که بدیده رفته است بدین وجه بخند دست شما حاضر شدم -

و الله انتقال حضرت - شیخ شرف الدین محمد زکیر میگویند که چون وقت رحلت حضرت آخون صاحب آخون صاحب قدس سره رسید در ماه شوال ۱۰۰۰ هجری صاحب فراموش گردیدند حالت بیخوگویی و ناله برایشان غالب شد حتی که وقت نماز هم بیدار می ساختم تا آنکه در هر رکعتی از ارکان نماز میگفتم که حضرت الحال رکوع کنند و الحال سجده نمایند و الا در هر وقت از خود میرفتند تا چند روز در مرض الموت ماندند در حالت نزع فقیر از حضرت سوال کرده و به آواز بلند گفت آخون صاحب - پس چشمان مبارک و اگر دند و زبان چندی فرمودند (همی صاحب) عرض نمودم که از مخفیات هم چیزی معلوم میشوند فرمودند بلی گفتم چه فرمودند که تا سم بن محمد بن ابی بکر الصدیق مرا می طلبند من ازین وجه نکرار کردم معلوم

شود این گفتگو از عالم بیوشی است یا در پیشیاری - باز فرمودند و نکرار کردند فرمودند که اینچنان نیست
که شما گمان میکنید که من به بیوشی گفتگو میکنم من بهوشم و بهر قسم فرمودند که تمام این محمدان ای بکر الصدیق ضحاک ششم
مرا میطلبند بعد ازین در واقعیت بیان حضرت مر اجابه شک نمائید غرض این روز که بعد از شوال در و کشتن
بود تریب و در پیر این عالم نانی بعالم جاودانی حضرت مدوح رحلت فرمودند و داغ مفارقت ظاهر می و الم
و حاجرت بر قلوب عقیدت مندان و مخلصان و محبان خود گذاشتند -

هر آنکه ز ادب ناچار بایش نوشتید | از جام وهر چو گل من علیا خان

این روز بزرگ مخلصان و عقیدت مندان کم از روز قیامت نبود و چند آنکه مخلصان و محبان خبر یافتند
حاضر شدند و تعداد حاضرین خارج از شمار بود - همه در سخت بیخ و الم مفارقت مبتلا بودند غرض بعد نماز
چنانچه چنانچه حضرت و رفائقا حضرت که متصل مکان حضرت واقع گویا بود و مدنون شدند -

چونکه در مخلصان و محبان حضرت اکثر علما و فضلا بودند کثرت تواضع انتقال حضرت گفته اند که اندراج آن خالی
از ضرورت و باعث تطویل است مگر - از آن بعض تواضع در ذیل مندرج اند -

از تواضع مصنفه فضیلت پناه کمالات دستگاه خواجہ محمد عمر معروف بوجیه الدین خان
قاضی القضاات اند و ستان مقیم شا بهمان که بادی صاحب سما و نشین حضرت اخوان صاحب

قطعه تاسیخ

قطعه تاسیخ
نظم عالم حضرت عبد السلام | آمدن فیض و سخاوت موهبت
جانب و ادب باشد عاقبت | گفت تاسیخ و فانی از جسم
بدر شا و در شا و در شا و در شا | بود او کسیر علوم و معرفت

قطعه تاسیخ

درین حضرت عبد السلام آن شاکال | که بود اندر ره حق کاروانی که آمد
بدلای خدا جویان بنیکو کار آمد | ز سال ز حال و نمود و چون از دنیا
بگفتا با تخی گو خواجہ احمد محمد | روان شد جانب دار اسلام مانند ترنما

قطعه تاسیخ

پیر ما شمس و اعظمه دین | مرکب خود ازین جهان چو بر اند
و شفق سیل خون ز دیده بر اند | سال نو تشریف کشیده سر و ش
گفت ای نقش بند وقت نمائند | فلک از مهر زد کلاه بخاک

قطعه تاسیخ

مرشد ارباب تقوی شیخ دین عبد السلام | از رضا چون در جوار رحمت از کف
همده شوال یکشنبه و در پیر گفت | سال و سه تاسیخ و در وقت آن واقعه

۱۲۱) تاریخ مصنف شیخ شرف الدین محمد زاہد خلیفہ حضرت آخون صاحب قدس سرہ		
قطعہ تاریخ		
آہ کہ رفت از جہاں ہم شد عالم مقام	مازم فردوس شد راہ غای نام	عالم نیکو شیم صاحب علم و حکم
محرّم و محشم صدر نقشین کرام	چون ز جہان کرد نقل سالک ناشخرد	گفت دلی الہی رفت بدار السلام
قطعہ تاریخ		
آن شہنشاہ سہنہ اندر وطن	خواست زین دنیا می در آن ملت نمود	گفتش مولا سنی این تہاسب
این سوالم از سر شغقت شنود	پس جوابہ اسمع فانی ظاہرہ	بالی رب سیدہ پینے نمود
تاریخ		
سال تاریخ آن سنودہ سیر		
رضی اللہ عنہ بالتف گفت		
۱۲۲) تاریخ مصنف محمد الغیر صاحب رحمہ اللہ		
قطعہ تاریخ		
شیخ اسلام زمان عبد السلام	آنکہ لود اسرار حق بروی بیان	زین جہان چون رفت سال طیش
	گفت بالتف شیخ اسلام زمان	
۱۲۳) تاریخ مصنف محمد سعید صاحب رحمہ اللہ		
قطعہ تاریخ		
خواجه عبد السلام ہادسہ خلق	بایزید و جید ثاسنے بود	اسوی دار السلام رفت و نمود
دار کون و منسا و را پد رور	سال تاریخ رطش بالتف	بود ابدال وقت خود فرمود
۱۲۴) تاریخ مصنف عبد الواب صاحب رحمہ اللہ		
قطعہ تاریخ		
سیا لکان را نمود راہ بحق	از جہان رفت عارت بالتف	بالتف سالی و وصل او گفت
	الفضل و اعلم المکل و آگاہ	
تذکرہ نسب حضرت علی محمد خان صاحب سعید الدولہ شریف الملک انتظام جنگ بہادر دارالہمام		
آخون صاحب - شاہ اودہ کہ با حضرت آخون صاحب قرابت میدارند در کتاب خود موسوم		
بجملہ الانساب نسبت نسب حضرت آخون صاحب نوشته اند کہ حضرت مدوح از خاندان وزرای		
مازندران اند کہ سادات حسن بنیو وند - از اسناد شاہی متعلقہ جاگیر ات نسل مفتی فرید الدین خاں		

نام هر معنی به پنجاب سیادت درج است و در کتاب تحفه شاهی مفتی نریه الدین خان صاحب بانام والد خود
حضرت آخوند صاحب حسن نقشبندی نوشته اند ازین بهم تائید بیان صاحب عمده الانساب میشود و نیز از
اندرج کتاب احسن المطالب که در آن نوشته است که شخصی ثابت نامی از اهل کشمیر بیان کرده که چون مردم
از نزد حضرت آخون صاحب در زمان صفربی ایشان در یافت کردم که قوم ایشان چیست فرمودند که صفه
اقتم حسن چیست فرمودند که آخون صاحب میدانند ازین خبری نیست و صاحب کتاب ازین نسبت
نسب ایشان استدلال کرده است - و نه صرن ازین تائید بیان صاحب عمده الانساب میشود بلکه از
تحریر بعد از صاحب بخوبی تائید میشود که از خلفای حضرت آخون صاحب بودند و در کتاب خود موسوم
بمحالات الکرام نوشته اند که روزی از سرور اولیا رسید اتفاقاً حضرت پیر و مرشد انام آخون عبد السلام
رحمه الله علیه بمقتضای خلوص و انقیاد و وسوسه اعتقاد گستاخانه عرض کردم که قوم حضرت ایشان چیست
حضرت نام نامی جدید بزرگوار خود رسیدانی سعید محمود الحسنی فرمودند و ارشاد نمودند که ایشان انهار سیادت
پسند نمی فرمودند چه که در اهل اسلام قومی از اقوام اهل اسلام چندان بزرگی نمیدارند که بمقابله سادات
بزرگی او وقتی وارد از هر اقوام اهل اسلام برگزیده تر و بزرگ تر قوم سادات است که تعظیم و تکریم
آن بر همه انرا واجب است و اسلام واجب است و بغیر از تعظیم و تکریم و مراعات و محبت و مودت
ایشان احدی را گزیر نیست چه که ایشان از نسل حضرت سرور عالم خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم
اند که برای بهتری امت خود و مصائب بی شمار برداشته باعث حصول قایم خود بهای دینا و عقوبت آنها شدند و امت
لا ملقب بل لقب (کنتم خیر امت) گنا نیدند پس جمیع امتیان از زمان بعثت حضرت تا روز قیامت اگر شکر و سپاس
و محارم حضرت در هر نفسی از انفس حیات به تعداد واحد و کثرت چندان که سعی حضرت قابل شکر و سپاس است
شماره از ان او کردن نمیتوانند و نجات هر امتیان بر اطاعت و محبت حضرت موقوف است ازین ظاهر است
که هر قدر که تعظیم و تکریم و مراعات و محبت و مودت با اهل بیت کرده شود کم است و بر تمامی امتیان تعظیم و تکریم
و مراعات و محبت و مودت اهل بیت واجب و لازم است نسبت مودت ایشان در تر آن مجید ارشاد جناب باری
که (قل لا اسئلكم علیه اجر الا المودة فی القربی) و از ان ظاهر است که خود جناب باری مودت اهل بیت بذریه
این حکم واجب فرمود و نیز نسبت ایشان در فرقان محترم ارشاد حضرت باری است که (واعلموا انما نعنت من شیء
فان لیتم حسیه للمسنول و لذی القربی و الیتمی و المساکین و ابن السبیل) که بذریه آن حصه ایشان از نعمت مال
غنیمت معین فرموده است - غرض بزرگی سادات حدی ندارد پس اگر با وجود علم سیادت کسی آداب
سیادت نگاه ندارد مستحق عذاب و عقوبت میشود و درین زمان از مذنب عقاید و اقلاتی

و دیگر حالات چندین مردمان نهایت کمتر اند که کما حقہ آداب سیادت ملحوظ دارند پس علی‌العموم اظهار سیادت
باعتبار حضرت اکثر کسان است که با وجود علم سیادت هیچ لحاظ سیادت نمیکنند و مستحق عذاب عقوبت میشوند
و قبیل از علم سیادت خطائی که از کسی صادر نشود و وجه فنی علمی قابل عقوبت و عذاب نمیشود و درین حالت
بشر همین است که بدم اظهار سیادت اشخاص کثیر را از عقوبت و عذاب محفوظ و سیادت را از نوایین
نگاه داشته شود و وجه ناپسندی اظهار حضرت نه صرف همین است بلکه نیز دیگر وجوہات این امر هم بودند
که خجالت آن یکی نیست که اهل عجم نه جمیع اهل عرب با بنیاد اصول حفظ انساب اند و نه اخلاقی اهل عجم همچو اخلاقی
اهل عرب است و نه عقاید اهل عجم مثل اهل عرب بچشمه مستحکم اند و نه معلومات مذہبی اهل عرب علی‌العموم
اهل عجم میدادند و نه پابندی مذہب اهل عرب در اهل عجم یافته میشود و صدائت بیشتر اهل عجم بود و نه تلمذ
معلومات مذہبی و عدم عقاید صحیح و صدائت تمامه و اخلاق حسنه نسبت خود و اظهار منسوب غیر واقعی تا حاصل
نمیکنند و بلایا از مقاصد مختلفه با وجود بودن خود را از اقوام مختلفه خود را سادات ظاهر میکنند و هیچ
پروای از ریش و سرور کائنات صلی الله علیه و سلم (لغت الشریع) داخل انساب و علی‌الغرض انساب
نمیکنند و بزرگ منافع تعظیم و تکریم و فتوحات دنیوی اینهمه میکنند و عقوبت و عذاب عاقبت که تا ابد آزار
خواهد ماند بر آن منافع چند سوزده با ترجیح میدهند و نه هیچ شرمی از انکشاف حالات اصلی میدارند و نه هیچ
ادب انساب اعلیٰ میکنند و چونکه در عجم همچنین اشخاص بسیار اند که هیچ غیور و اقیقت سیادت خود نمیدارند و بکثرت
از حال قومیت واقعی خود بخوبی واقف و بسامردان از حالات ایشان نیز مطلع اند لیکن باز آنها از
دعوی سیادت باز نمی آیند پس در همچنین اشخاص اگر سادات واقعی اظهار سیادت نکنند و وجه
کثرت چنان سادات اکثر مردمان گمان خواهند برد که اینها هم از جنس همچنین سادات خواهند بود که
برای انکساب و نیاسادات گردیده اند پس درین حالات مناسب همین است که اظهار سیادت
نکرده شود و مساوی این چه که در اهل عجم قبیله کیفیت نیست و بدین وجه با اختلاف اقوام دیگر در هر منسل
تغییر که پیدا شده است بسبب آن انساب واقعی هر فردی بصحت تمام در یافتن دشوار بلکه قریب
نا ممکن گردیده است بعد پشت با پشت صورت بر بنای مسووعات که تا چهار پنج پشت شنیده میشود
که فلان ابن فلان از منسل فلان بود چنان بطور یقینی نیست کسی که بعد سی و چهل پشت بود از فلان
نمیخوانند که اینها از منسل او بودند پس ازین ظاهر است که نسبی که قرار داده می شود و بطور یقینی نیست
بلکه بر سبیل ظنیات میباشد و چونکه حالت اهل عجم قابل اطمینان نیست چنانکه گذشت پس در آن وقت
انساب هر چه درست ظاهر است پس درین حالات بر ظنیات بطور یقینی دعوی سیادت

هم نامناسب است - چرا که اگر نسبت واقعی است غیر و اگر نیست غیر واقعی است این فعل خالی از
 سواد و سواد بود - گویا از زمان انتقال نسل ما از عرب بهجی احتیاط تمامی امور مرعی مانده است
 و لحاظ کف نیز همچو اهل عرب داشتند تا بهم بعد هزار سال گفتن این امر که از اولاد حضرت
 امام حسن بن علی رضی الله عنهم مستقیم اگر محصل از ظنیات نخواهد بود و لحاظ امتداد زمان و تغییرات
 کثیر از یقینات هم نخواهد بود پس مقتضای احتیاط همین است که به طور یقینات متحققه این را
 بکار نبردیم - و چون که برای سادات بدتر ازین امر نیست که سیادت خود را با عصف منافع دنیا
 و فتوح گردانند و غیر ازین در اظهار سیادت که ادعی نفع عقبی نیست و عدم اظهار حقیقت هیچ گاه منافعی
 حقیقت واقعی نیست پس ازین ظاهرست که ضرورت اظهار سیادت علی العموم هیچ نیست -
 و نیز موید ترین قول صاحب عمدة الانساب شجره حضرت آخوند صاحب است که در کتاب
 مندرج است آن کتابیست که مثل بیاض در آن مختلف مسائل علوم و رسائل و خطوط
 بزرگان و شخصیات اقسام و انواع مندرج اند - و نیز حالات حضرت آخوند صاحب مکاتب
 ایشان و ثواب و اشغال و شیوه ایشان منضبط اند - و نیز تحریرات مختلف الاقسام
 بزرگان درج اند - و برین هر دو مواهید بنای ملا عبد الله صاحب فرزند حضرت آخوند صاحب
 ثبت اند یکی بنام اصلی و دیگر بخطاب مفتی فرید الدین خان صاحب که ازان ظاهرست که این کتاب
 مفتی صاحب مندرج است و بسلسله در نسل و شان محفوظ اند از مفتی صاحب مندرج مفتی
 معین الدین خان صاحب فرزند ایشان رسید و از ایشان به مفتی مجید الدین خان صاحب
 فرزند ایشان و از ایشان به حفیظ الدین خان صاحب فرزند ایشان و از ایشان به رفیع الدین خان صاحب
 برادر حقیقی ایشان - چون رفیع الدین خان صاحب در مرض الموت مبتلا شدند بوجه آنکه هیچ
 فرزند نداشتند و دختر ایشان هم انتقال کرده بود - برادرسی هم که اسمی باقی نبود
 این کتاب و سند جاگیر هدیه سنت مولوی محمد نعمت الله خان صاحب خلف الصدق
 غشی عظیم الله خان صاحب که با ایشان بسیار محبت داشتند بخدمت مولوی محمد سلیم الدین خان
 صاحب برادر هم زاده خود بدی فرستادند و گفتند که این کتاب از بزرگان درخاندان باقی آید -
 و ازین اکثر حالات خاندان معلوم میشود چنانچه خود از من تصدیق این واقعه مولوی
 نعمت الله خان صاحب کرده اند بعد انتقال مولوی محمد سلیم الدین خان صاحب
 از صاحبزادی صاحب او شان زوجه حمید الدین خان صاحب مرحوم این کتاب بمن رسید

پس ازین ثابت است که این کتاب با احتیاط تمام در نسلی معتقی فریدالدین گنج شمس صاحب محقق و فاضل مانده است

نیست در ابتدای کتاب

در صحت این کتاب شک

نصایح که نوشته اند در آغاز

حقیقتا درین نصایح چند

تحریر فرموده اند در پیش کتاب

خطب آبی است از نام خود

که در قوم ستاد عبارت است

شجره حضرت آخوند صاحب

حضرت مدوح معلوم میشود

شاکل آن شجره قلمی

گرفته شده است بالکلیه از

چنانچه نقل آن از نوکران

که علاوه میبودند بر آن

است و فراموشی که میشود

مشحون قوال دهم است

صاحب عمده الانساب

ایشان اسامی بزرگان

چرا که درین کتابی سلسله

ایشان بخوبی ظاهر است

ایشان در انتهای سلسله

والد ماجد حضرت آخوند صاحب در شهر رشتا و در

تذکره از ذوات و اولاد حضرت آخوند صاحب

فانندان عالی و نجیب عقد حضرت آخوند صاحب کردند

و برادران ایشان و از ذوات و اولاد

و از بطن آن زن و دو فرزند تولد شدند نام فرزند گلان محمد عمر نهادند و فرزند خود را سید محمد بن عبد الله کردند

بعد ازین والد فرزند آن ایشان ازین عالم فانی بوالم جاودانی رحلت نمود بدینوجه حضرت

باز به خاندان عالی و شریف و نجیب عقد ثانی فرمودند از زوجه ثانی و دو دختر متولد شدند که نامی فرزند زنی تولد نشد
 پدر بزرگوار حضرت که خدائی خواهر مراد الدین خان صاحب قاضی القضاات هندی هم در خاندان عالی
 و نجیب فرموده بودند و از بطن آن زوجه یک فرزند و دو دختر تولد شده بودند - نام فرزند خواهر
 جلیل الدین خان بود و عقد برادر خرد حضرت خواهر عبدالکریم صاحب نیز در خاندان نجیب شده بود
 و یک فرزند مسمی به خواهر محمد رضا متولد شده بود - خواهر مراد الدین خان صاحب که خدائی خواهر
 جلیل الدین خان در خاندان عالی و نجیب فرمودند حضرت خواهر صاحب میخواستند که عقد هر دو فرزند آن خود
 به هر دو بیه خواهر مراد الدین خان صاحب برادر کلان خود کنند و نیز برادر کلان ایشان هم میخواستند
 لیکن عمر ایشان اکتفا نکرد - و قبل ازین از جهان فانی تشریف فرستاده عالم جاودانی گردیدند -
 و بعد انتقال و شان خواهر جلیل الدین خان صاحب فرزند ایشان قائم تمام پدر خود شدند ایشان هم
 بیفروض تربیت ظاهری و باطنی پدر خود ستوده صفات بودند - در علوم ظاهری عالم شجر و فیه عصر خود
 بودند و در علوم باطنی هم دستگاه کافی میداشتند بجا خیال والد مرحوم و نیز بجا نیکی خیال والد ایشان بود
 همین میخواستند که خدائی هر دو پیشتر ایشان بابرادران عم زاد ایشان شود لیکن ایشان خود بر حضرت
 قاضی القضاات هندی در شان مایور بودند - و در شان جهان آباد قیام میداشتند و نهایت مقرب پادشاه
 وقت بودند و اکثر بحضور پادشاه می ماندند - هر چند میخواستند که بر حضرت به کشمیر روند و ازین کار ضروری
 فارغ شوند لیکن از بارگاه خلل سبانی حضرت منظور نمی شد - آخر ایشان از عم بزرگوار خود این استدعا
 نمودند که حضرت تکلیف فرموده برادران را در شان جهان آباد میارند تا ازین ضرورت الترفع شود حضرت
 استدعا را ایشان قبول فرمودند و هر دو فرزند آن حضرت به شان جهان آباد رسیدند و در شان جهان آباد
 عقد هر دو فرزند آن حضرت با هر دو صبیبه خواهر مراد الدین خان صاحب مرحوم گردید - عرض حضرت بدین بود
 آنکه خدائی فرزند آن فارغ شدند و صورت که خدائی دختر آن حضرت این شد که دختر کلان را
 حضرت به سید خواهر افضل صاحب خلف الصدق نجاست پناه خواهر قابل خان صاحب
 این سیادت پناه حضرت سید بان صاحب کاشغری نامید - فرمودند که از خاندان عالی و اکابر آن کشمیر
 بودند - و دختر خرد را خواهر محمد سالم صاحب منسوب کردند که اینهم از خاندان عالی سادات و اکابر کشمیر بودند -
 خواهر عبدالکریم صاحب برادر خرد حضرت عقد خواهر محمد رضا فرزند دهم در خاندان شریف و نجیب فرمودند -
 دختر بزرگوار حالت ظاهری و باطنی هر دو فرزند آن حضرت
 و قائم تمامی آنها در ذات حضرت و تذکره اولاد و انتقال آنها

مصر پادشاه هندوستان و منظور نظر وزیر او امرای بودند و خواجہ محمد عمر بن خطاب و حیدر الدین خان و خواجہ
 عبداللہ بن خطاب بہ نزد الدین خان از پیشگاہ پادشاه ہندوستان سرفراز شدند و بہ خواجہ محمد عمر ابتدا
 خدمت تاضی القضاات ہند بجا طاعت اعزاز یافتہ فی علم و فضل و نشان عطا شدہ و خواجہ عبداللہ بن خطاب مذکور ابتدا بہ خدمت
 صفی علی شاہ جہان آباد سرفراز شدند حضرت آخوند صاحب تعلیم علوم ظاہری و باطنی ہر دو فرزند ان خود خود نمودند
 و توجہ ظاہری و باطنی حضرت ہر دو فرزند ان عالم تبحر و فاضل اجل گردیدند و در علوم باطنی ہم ہر دو فرزند ان تبحر و توفیق
 و کثرت نمودند حضرت از تربیت ظاہری و باطنی ایشان نفع اعلیٰ میکردند بلکہ ہر وقت متوجہ تربیت باطنی و
 ظاہری میماندند و ہر دو فرزند ان بہر دست پدید بر گزار خود بیعت نمودند و بعد اتمام سلوک ہر دو برادر
 از حضرت اجازت تسلیم سالکان حاصل کردند و بعد رفتن شاہ جہان آباد ہم حضرت گاہی از توجہ
 باطنی ایشان را فراموش نہ کردند حضرت ہمیشہ توجہ باطنی متوجہ حال ایشان ماندند و با وجود اجازت
 تسلیم سالکان مکرر از ہر یک فرزند اجازت نامہ نزیان عربی ہمدست محمد صالح کہ خادم شب و روزی
 حضرت بود فرستادند شیخ شرف الدین محمد زکیر میگونی کہ الحال ہر دو فرزند ان حضرت جامع کمالات
 اند بلکہ بگویند ان گفتہ کہ از حضرت آخوند صاحب نو کمالات اند جامع علوم عقلی و نقلی و ظاہری و باطنی
 و زمی کرامات اند صاحب غزنیۃ الاصفیاء می نگارند کہ بعد وفات حضرت آخوند صاحب خواجہ محمد عمر بن خطاب
 و حیدر الدین خان قاضی القضاات سلطنت اسلامیہ ہندوستان و خواجہ عبداللہ بن خطاب بہ فرید الدین خان
 صفی علی سلطنت اسلامیہ ہندوستان بر مسند ارشاد نشستند و قائم مقام پدید بر گزار گردیدند از خواجہ
 محمد عمر صاحب چونکہ پادشاه وقت اولوالعزم مروج الدین شاہ عالم پادشاه غازی عقیدت داشت و تعظیم
 و تکریم ایشان از حد کرد و از کارگزاری و دیانت ایشان بیخود خوشنود بود لہذا علاوہ جاگیر ات آبادی
 بتاریخ نسبت و چارم ربع الشانی شش ہجری ایشان را مواضعات را می پور کھانڈہ واقع بہر گنٹہ
 سوئی پت صوبہ شاہ جہان آباد بطریق جاگیر التمتع عطا فرمود و نیز پادشاه مذکور خواجہ عبداللہ صاحب
 التقات تمام داشت و نظر مکررست بر حال و شان ہم مبدول داشت و از خدمات او شان ہم خوشنود بود
 او شان را ہم جاگیر سے بہ طور التمتع عطا فرمود این ہر دو برادر طویل العمر شدند و تا زمانہ دراز بخت
 شاہی کار فرما ماندند لیکن بچہ والد بزرگوار خود گاہی دل بدنیاسے و دل نہادند و گاہی از یاد آبی
 غافل نہ شدند و با وجود تعلق خدمات شاہی بیشتر وقت در تعلیم علوم ظاہری و باطنی و تسلیم سلوک
 سالکان صرف میکردند و طالبان علوم ظاہری و باطنی را ہفتفت تمام تعلیم میدادند از فضیلت تعلیم
 حضرات ممدوح بشمار اشخاص فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند در اوایل عمر خواجہ عبداللہ صاحب

یک فرزند تولد شد و نام او خواجه معین الدین نهادند و در اواخر عمر خواجه محمد عمر صاحب یک دختر و
 یک فرزند تولد شد و فرزند خواجه امین الدین موسوم گردید - ایشان دختر خود را در زمانه حیات خود
 به مرزا کمال الدین بیگ خان ابن عطاء الله بیگ خان منسوب فرمودند که از خاندان عالی و اکابر
 روزگار بودند و در سلسله هجری زوجه خواجه محمد عمر صاحب در شهر شاهجهان آباد از عالم فانی به عالم
 جاودانی رحلت فرمودند و در مقبره حضرت شاه باقی باشد قدس سره مدفون گردیدند - قبر ایشان از
 سنگ باسی کنگره دارست از انتقال ایشان خواجه صاحب سخت رنج و ملال شد و تا عرصه دراز
 از رنج مفارقت متاثر ماندند - ماده تاریخ وفات این صبیبه خواجه مراد الدین خالص صاحب همه الله ثبت
 سخات یا فخته از نام فاطمه

بعد چندی ایشان خود که همیشه فانی از خود و باقی بخت نمی بودند - قریباً عمر والد بزرگوار خود شدند و درین
 شهر را هی عالم جاودانی گردیدند - و در مقبره حضرت خواجه باقی باشد قدس سره بقاصه صد قدم ملت
 مشرقی از مقر حضرت آسوده اند و قبر ایشان هم از سنگ باسی و کنگره دارست -

تذکره حالات مسند دندان | خواجه معین الدین از والد خود خواجه عبدالله تعلیم علوم ظاهری و باطنی
 صاحبزادگان حضرت آخوند صاحب | بالتکلیف یافتند و عالم شجر و فاضل اجل گردیدند و منظور نظر امراد و زرا

و پادشاه گردیده بهمه آباء کی خدمت مفتی شاهجهان آباد سرفراز شدند و نیز جاگیر آباء کی هم بر ایشان
 بحال شد - و تادرت و راز از ان کامیاب و کار فرمای خدمت مضمونه ماندند - عقدا ایشان خاندان
 شریف و نجیب شده بود و از بطن آن زوجه ستم فرزند تولد شد و فرزند اکبر موسوم به خواجه
 مجید الدین خان شد و نام فرزند او وسط خواجه عزیز الدین خان نهادند و نام فرزند اصغر خواجه
 محی الدین خان داشتند - خواجه امین الدین بوجه آنکه والد بزرگوار ایشان را بوجه کبرنی موشاغل دینی
 و دنیوی و نیز قنوت زمانه کما حقّه موقع سعی تعلیم ایشان دست اندا و نیز بوجه آنکه ایشان ولاد غیر
 بودند و والد ایشان از ایشان محبت بسیار و خاطر ایشان بهر طور عزیز می داشتند و ایشان را به تعلیم
 علوم ظاهری و باطنی التفاتی نبود - کما حقّه تعلیم علوم ظاهری و باطنی نیا فتند تا هم از علوم ظاهری
 بقدر ضرورت استقاره نمودند - مگر چونکه برای خدمت آباء کی بهج علوم و نبیه ضرور بود و ایشان
 قابلیت انجام دهی خدمت قاضی القضاات داشتند از خدمت آباء کی محروم ماندند مگر لحاظ والد و عم
 بزرگوار عظمت خاندانی بمنصب سرفراز شدند - و نیز جاگیر آباء کی بر ایشان بحال گردید و از دیگر
 خدمات معزز و ممتاز ماندند - و بیشتر اوقات ایشان به صاحب شاهزادگان میگزشت -

عقد ایشان در خاندان عالی و نجیب قضاات شاه جهان آباد که از اکابر و مشاهیر آن زمان بودند شد و چون
والد بطن آن زوجه یک فرزند تولد شد که نام آن خواجہ محمد رشید الدین بنا و در روز و جہ ایشان در
صغیر سنی فرزند انتقال کرد و در سستش فرزند نوزده سال از هم شیر کار و جہ ایشان متعلق شد - چونکه قریب
این واقعہ فرزند شاه عالم بادشاہ غازی کہ ایشان مصاحب و رفیق او بودند قصد شہر بنارس نمود -
و باین قصد ارادت معاشرت داشت ایشان ہم بدین ارادہ قصد شہر بنارس نمودند - و بچہ محرم مال
خود را بی جاگیر بہ پیشیرہ زدہ و بہ خود و قفولین نمودہ ہمراہ شاہزادہ را بی بنارس شدند - و قصد انتقال
جاگیر بنام فرزندہ در آنوقت کردند - نہ بعد از آن تا آنکہ در بنارس انتقال کردند و تا انتقال ایشان
بجنوبی تسلط سرکار انگریزی گردید - و بوجہ صغیر سنی فرزند و عدم قابلیت انتظام جاگیر خالہ صاحبہ
او شان حالت جاگیر خراب بود - و بچہ کس پرسان حال نمیشد بعد انتقال ایشان جاگیر بقبضہ سرکار
در آمد و چونکہ از طرف فرزند ایشان بوجہ صغیر سنی و عدم واقفیت طریقہ کار روانی چچ تہذیب بحالی جاگیر
بنام خود نہ شد - و در دعوی جاگیر تہادی عارض گردید - و لمحاظ قواعد آنوقت دیگر خرابیہا بہر پا شدند
کہ بوجہ آن فرزند ایشان از جاگیر آبا بی محروم ماندند -

تذکرہ حالات فرزند آن خواجہ از حالات مذکورہ بخوبی ظاہرست کہ خواجہ رشید الدین بہ حالت
این دلیر خان خواجہ مفتی محمد علی بن خان سخت بی سروسامانی بودند و بی انتظام تربیت ایشان
لیکن بدینیت الہی و توجہ باطنی بزرگان خود تعلیم علوم شروع کردند - و بالآخر ولادت شاه عبدالغنی صاحب
دہلوی کہ تفسیر خود در علوم ظاہری و باطنی نہایت مستند و جریع شدند و بر تربیت حضرت مدد از علوم ظاہری
و باطنی بہرہ وافر برداشتند و عالم تبحر و فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند - از علوم ظاہری بہ علم
کلام و معقولات و ریاضیات مشہور جهان بودند و در علوم و نیابت ہم اشہر ترین علمای وقت بودند -
و در تسلیم سلوک ہم کامل ترین اصحاب وقت بودند و در زمانہ کادیابی ایشان حالت سلطنت غلیبہ
آنہم باقی ماند کہ وقت والد ایشان بود بلکہ بادشاہ شاہ جهان آباد برای نام باقی بود - و بر ہمہ ملک
تسلط سرکار انگریزی گردیدہ بود - و انتظام ملک در دست بادشاہ منسلکہ مطلقا باقی نبود نہ ملک
و نہ عمدہ های قدیمہ باقی بودند بہرینوجہ بادشاہ شاہ جهان آباد ایشان را عمدہ آبا بی ایشان
داون نہ توانست تا ہم کہ بر شاہ بادشاہ غازی ایشان را بطلب خانی و بہادری سرفراز فرمود
و در امرای دربار شاہی داخل نمود و بخدا تکیہ در آنوقت بودند ممتاز داشت حالات ایشان
مثل حالات جد امجد ایشان حضرت آن خواجہ صاحب قدس سرہ بودند ہمیشہ در تعلیم علوم ظاہری و باطنی

مشغول میمانند. و بغایت متواضع و زاهد و عابد بودند. و از فیضان علوم ظاهریه و باطنیه ایشان بشمار
 اشخاص عام متبحر و فاضل اجل و سالک باخبر گردیدند. اکثر تصنیفات ایشان در مناظره و حکم کلام اند
 و نیز در دیگر علوم. عقد ایشان در اولاد و حاجی عنایت الله خالصا حب و نیز اورنگ بیجا ملک پادشاه
 غازی شد که از سادات عالی نسب و نجیب بود و در همراهی پادشاه بمقام اورنگ باد انتقال کرد
 و در اینجا مدفون است و از بطن این زوج سه پسر و یک دختر تولد شدند. فرزند اکبر موسوم به پدید الدین شد
 و نام فرزند اوسط موید الدین نهادند و فرزند اصغر ابنا سلیم الدین میخواندند. خواجه صاحب در زمانه
 طفولیت فرزندان قصد زیارت حرمین شریفین کردند و همه اسباب سفر همیا کردند سوار سی تیار بود
 که یکا یک در گروه پیداشد و در آن مرض تبایج هشتم محرم الحرام ۸۳۳ هجری از عالم فانی بعالم غایبی
 رحلت فرمودند و در مقبره حضرت شاه باقی باشد قدس سره مدفون شدند. چونکه مفتی خواجه معین الدین بخان
 صاحب سکونت شهر کهنه ملکه و ده اختیار فرموده بودند و در شهر کهنه انتقال فرمودند و در اینجا مدفون
 گردیدند و اولاد ایشان هم در شهر کهنه ماند. هر سه فرزندان ایشان از علمای کهنه تعلیم علوم و معارف یافتند
 و در همه آثار شرافت و اخلاق و تهذیب خاندانی بودند و سلطنت او و عبادت مختلف سرفراز ماندند.
 که خدائی ایشان در خاندانهای عالی و شریف و نجیب گردید فرزند اوسط خواجه معین الدین خالصا حب
 لا ولد فوت گردیدند. و فرزند اکبر خواجه مجید الدین خان دو پسر و یک دختر داشتند فرزند کلان موسوم
 به خواجه حفیظ الدین خان و نام فرزند خرد رافع الدین خان نهاده بودند. و فرزند اصغر خواجه
 معین الدین خالصا حب که موسوم بخواجه نجی الدین خان معروف به مرزا غلام حسین بودند و ایشان
 یک پسر موسوم به یوسف علیخان و معروف به (راج) و چهار دختر داشتند این هر سه برادران در کهنه
 انتقال کردند و اینجا مدفون اند.
 تذکره کمال خواجه جلیل الدین خان و فرزند خواجه جلیل الدین خان فرزند خواجه مراد الدین خالصا حب قلیل الدین
 نوشته شده است از آن ظاهرست که او شان زامرای اعظم شاه پادشاه غازی بودند و عقد ایشان هم
 بخاندان عالی و شریف و نجیب شده بود. و از بطن زوج و فرزند و یک دختر تولد شده بود.
 فرزند کلان ایشان خواجه بهادر الدین خان نام داشت و فرزند خرد به خواجه صدر الدین خان موسوم بود
 تعلیم و تربیت هر دو فرزند بخوبی نموده بودند در علوم ظاهری و باطنی فضیلت تمام داشتند
 خواجه صدر الدین خالصا حب مذاق علم طب زیاده تر میداشتند و در عاجله و تشویه دل امراض بکیمی
 زمانه بودند از تعلیم او شان بسامردان فیضیاب گردیدند و از معالجه او شان هزار بار شفاست

یا فتنه عقد خواجه بهاء الدین خان بهم در خاندان عالی و نجیب شد و یک دختر و دو فرزند متولد شدند فرزندان
کلان خواجه نجم الدین خان نام داشت و فرزند ثمر و موسوم به خواجه شمس الدین خان بود و خواجه
جلیل الدین خان صاحب دختر خود را چنگیم سبغت الدین احمد خان صاحب منسوب فرمودند که از خاندان عالی
و اکابرین آنوقت بودند - لیکن هیچ اولادش نشد - خواجه جلیل الدین خان صاحب از اهل باطن بودند
و نهایت فیاض و خوش اخلاق و بطویل به شهر شاهجهان آباد انتقال فرمودند و در خانقاه حضرت شاه
غلام علی صاحب مدفون گردیدند - هر دو فرزند ایشان از امرای نامدار بودند و در شهر بنارس اکثر
میانمندی - خواجه صدر الدین خان صاحب لادله در شهر بنارس انتقال کردند - و در اینجا مدفون اند -
و خواجه بهاء الدین خان صاحب هم در شهر بنارس انتقال کردند لیکن وصیت کردند که جنازه او شان
به شاهجهان آباد و ساکنند نزد قبر والد بزرگوار مدفون کنند چنانچه همین شد و جنازه او شان بنارس به
شاهجهان آباد آورده و در خانقاه حضرت غلام علی شاه صاحب مدفون ساختند - هر دو فرزند خواجه
بهاء الدین خان صاحب در زمانه قیام ایشان در شهر بنارس لادله انتقال کردند و در اینجا مدفون شدند
حضرت یک دختر باقی بود که او را در خاندان نجیب و محترم منسوب کرده بودند که از اهل باطن بودند و دختر متولد
شدند یکی خواجه رفیع الدین خان صاحب منسوب شد که از نسل خواجه عبداللہ الخاظم بفرید الدین خان
بودند و دیگری دیگر خاندان عالی - لیکن دختری که از بطن زوی خواجه رفیع الدین خان شده بود -
لاولدفوت شد و هم نشان اولاد دختر دیگریافته نمیشود -

مذکور (۸۵) اولاد خواجه خواجه حفیظ الدین خان و خواجه رفیع الدین خان خواجه یوسف علیخان
مجید الدین خان و خواجه نجم الدین خان در ملک اوده میمانند - و تعلیم علوم مروجه بخوبی یافته بودند
و علمی و لایق بودند و نیز صنعت با خلاق جمیده و اوصاف جمیل بودند و از مختلف خدمات سلطنت و
ممتاز ماندند و حالتی ظاهری اینها نهایت مستحسن بود و به قول و خوشحالی بسیار میکردند و خواجه
حفیظ الدین خان و در شهر کهنه لادله انتقال کردند - و در شهر کهنه مدفون اند که خدائی خواجه رفیع الدین خان
در خاندان خود از صبیبه شده بود که در نسل خواجه جلیل الدین خان بود - لیکن خواجه رفیع الدین خان حرف
یک دختر میداشتند که لاولدفوت شد - ایشان در علم طب مهارت کامل میداشتند و نیز از صنایع کثیره و علم
بنات را به خوبی واقف بودند - و در علم کیمیا هم دخل میداشتند و در شهر بنارس جاندا کثیر گذارشته انتقال
کردند و در اینجا مدفون اند - همشیره خواجه رفیع الدین خان بنانندان شریف و نجیب منسوب شده بود و یک
بهر موسوم به اسد الله گذارشته انتقال کرد - خواجه یوسف علیخان و هر چهار همشیره ایشان بناندهای

شریف و حبیب و خوشحال منسوب شده بودند همیشه اکثر ایشان شکر و خیر گذارشته انتقال کرده و همیشه دو همسایه
 (۱) سید حسین (۲) سجاد حسین (۳) مرتضی حسین (۴) رضا حسین (۵) محمدی حسین (۶) بادی حسین (۷)
 کاظم - هفت فرزند گذارشته از عالم خانی خدمت شدند همیشه موسوم و فرزند همسایان آقا حسین و سید حسین و
 دو دختر گذارشته رحلت کرده همیشه چهارم لا ولد فوت گردیدند خواجیه سفت علی خان یک فرزند موسوم به
 تاج حسین چهارم و دختر گذارشته راهی عالم جاودانی گردیدند -
 تذکره اولاد خواجیه رشید الدین خان صاحب - بعد انتقال جناب خواجیه رشید الدین خان صاحب فرزندان ایشان
 آخر رسال بودند و در تعلیم و تربیت آنها جناب مولوی ملک علی صاحب مولوی سید محمد صاحب بصیرتی کردند
 که اشهر ترین علمای شاهجهان آباد و از تلامذه خواجیه صاحب موصوف بودند - و در سعی خویش
 فرزندان کسبه و اوسط خواجیه صاحب کما حقه کامیاب شدند و این اردو فرزند مشعل والد بزرگوار خود
 عالم شمر شدند نسبت فرزند اصغر که کما حقه کامیابی حاصل نشده تا هم او شان نیز بقدر ضرورت از علوم
 واقف گردیدند - و ضروری تعلیم او شان هم گردید - هرگاه این فرزندان خواجیه صاحب قابل کار شدند از سلطنت
 مغلیه بیج باقی نبود - صریح یادگار اخیر و در شاه بادشاه باقی بودند که از سلطنت انگریزی بقدر مناسب
 ما هواری می یافتند که در آن بجا ظاهر اجابت معینا و شان گنجایشی نبود - لیکن با اینهمه بجا نظرات قدیم
 همه را به باد شاه تعلق بود - بعد چندی آنهم بوجه فساد دنیا و تفرج انگریزی و محاربه شاهجهان آباد
 باقی ماند دین ایشان مولوی خواجیه سید الدین خان صاحب و صیغه تعلیمات صوبه بنگال سلطنت انگریزی
 منتخب شدند و به خدمت مهمتی مدارس با هواری که عدد پنجاه و پیمامور گردیدند - بعد مدت وظیفه حاصل
 کرده خدمت را گذاشتند بعد از آن با شغال مختلف از ملازمت و تدبیر و تالیف و تصنیف مشغول ماندند
 و بالاخر ایشان را نواب ریاست رامپور برای نظامت عدالت طلب فرمودند و ایشان به خدمت مذکور
 مامور گردیدند - و تا مدتی کار فرما شدند - و بهر اهی نواب موصوف از زیارت حرمین شریفین مشورت شدند
 و بالاخر حرمین هینه در رامپور مبتلا شده ازین عالم بعالم جاودانی رحلت فرمودند - ایشان در علوم ظاهر
 بر نامه خود نظیرند اشتند خصوصاً در علوم معقولات و مناظره و کلام - و نیز در علوم باطنی و اقیانوس
 سید اشتند و از اهل دل بودند - در حصه اخیر عمر خود نهایت عابد و زاهد بودند - تلامذه ایشان هم
 پیشماران از تعلیم و تربیت ایشان هزارها اشخاص کامیاب گردیده اند - و مالک هندوستان شهرتین
 علای وقت خود بودند - از تالیفات و تصنیفات ایشان اکثر کتب ناتمام اند و بیشتر شایع گردیده اند که
 از ملاحظه آن نصیحت علم ایشان بخوبی ظاهر است خواجیه سلیم الدین خان صاحب فرزند اصغر همیشه

عمر خود در ملازمت صید مالکوارسی ریاست الوریس کردند با آخرین خدمت اعلیٰ در صید مالکوارسی سپیداشتند -
 از کارگزاری او نشان راجه و راجا پادشاه شدند و بعد از آن در از خود خدمت را گذارشته تا مدت در راه دور
 در پناه و ماندند - و در کشمیر رفته از زیارت استانه حضرت آخون صاحب مشرف شدند - و از اعزّه کشمیر ملاقات
 کردند و شجره اعزّه کشمیر مرتب کرده آوردند و با آخرین شاه جهان آباد رسیدند - و نظام جاهد و آبا با خودی خود
 در ۱۳۰۰ هجری انظام قانی بنام جاوادی رحلت نمودند - و در مقبره حضرت باقی ماندند پس سره هفون گردیدند
 ایشان هم عامل بودند و نیز صاحب دل - و در آخر عمر اکثر عبادت میکردند و در کار هر کس بقدر قدرت خود اعانت
 میکردند - و در فتح هر کس همیشه می کوشیدند و در خیر الناس بودن ایشان مشک نیست - مزاج ایشان
 مثل ابل صوفیه بود - و عزت سالکان در نظر ایشان بسیار بود - بسیار تعلیم و تکریم فقرامیکردند - و نهایت سخی طریقی
 و بر دل عزیز بودند - اکثرین اهل شاه جهان آباد را از مفارقت ایشان رنجی روداد - فرزندان و وسط خود جسمه
 محمد صوفی الدین خان صاحب تاهته در تدریس و تعلیم اشخاص و تصنیفات و تالیفات مشغول ماندند -
 و از تعلیم ایشان بسیار کسان بهره ور گردیدند و از تصنیفات و تالیفات ایشان بعض کتب رفقه و حول
 نفقه و بعض کتب در ادب و علم کلام اند - تشخیص المقال کتابی بسیط بزبان عربی در رد و نصرا است که درین
 فن نظیر ندارد و بسیار قابل قدر است بعضی انفات ایشان بطرف ملازمت مایل شد و ایشان نزد
 عزیز می که مدار المهرام ریاست الوریس بودند - راهی شدند و تا مدتی در رفقت او نشان ماندند و مختلف تجربات
 انظامی حاصل کردند و بر نظامت اعلیٰ صیغه عدالت ریاست امور شدند و تا مدتی کارفرما ماندند - و درین
 زمان مختلف تجربات عدالتی حاصل کردند چونکه انظام ریاستها بودجه حکومت شخصی همیشه در تغییرات می باشد
 از تغییرات و حالات مختلفه رای ایشان این شد که ملازمت ریاستها نامناسب است و ایشان خدمت
 ریاست گذارشته باز بر شاه جهان آباد و سپس آمدند چونکه انظام سلطنت انگلشیه همیشه بالاستقلال
 میماند و در آن تغییرات چه اصول بطور معنی آیند بدینوجه قصد ملازمت دولت انگلشیه نمودند - و در صیغه
 عدالت ملازمت حاصل کردند - درین زمان نواب مختار الملک بر مدار المهرامی ریاست حیدرآباد و سرفراز
 شده بودند و حالت انظام ملک کن سخت ابرو بود - ریاست بی مقر و حق - و خزانه از زرتی بود انظام
 مالکوارسی بدست تهمداران و تعلقداران و سر رشته داران و نائبان بود - سر رشته داران و نائبان
 از دیو حکمران و دیسیا ثیان سازش نموده از کاشنکاران قول محاصل سالانه میگرفتند تعلقداران
 و گزینی داران بیهوده از منفعت میداشتند - و به نائبان اجازت عام میدادند که هر چه خواهند از رعایا بخواهند
 کنند - و کلامی بر لایحه حفاظت کاشنکاران نبود که از بی امنی کاشنکاران محفوظ بمانند و با این همه

مشکل دیگر آن بود که تعلقات داران از حاصل هر قدر که میخواهند میگیرند و هر قدر که میخواهند به سرکار میدادند. ازین وجه آمدنی ریاست بسیار کم بود و حقیقتش بر دست منتظران می رسید. و آن زمان که تقدیر سر مایه دولت مشهور بود و تعلقات داران نهایت خود رفتار بودند و هر چه میخواهند می کردند و تسبیل احکام مدارالهام چنان که باید نمیکردند. انتظام تقسیم اضلاع و تعلقات پنج با قاعده نه بود و نه کافی قواعد جاری کار مالگزاری می بودند. درین حالت صیغه مالگزاری ریاست بود و حالت صیغه عدالت و کوتوالی هم ابر بود و چند داران کوتوالی اختیارات عدالتی هم میداشتند. در حیدرآباد یک عدالت دیوانی و یک عدالت فوجداری و در بیرونجا بیست و نه صیغه و میر عدل مقرر بودند. لیکن در حقیقت این جمله محکمات محض براس نام بودند چنانکه فیصله فیصله بلا منظوری مدارالهام نمی شد و فیصله بیرونجا و بیرونجا عدالت صدر تعلقات منظوری نشدند و عدالتی بنام عدالت بادشاهی قائم بود. مگر طریق کار و کوتوالی عدالت محض به معمول و بتفاده بود و عدالت معمولی اشخاص در عدالتهای مذکوره رجوع می شدند. مقدمات امر و علاقه داران اینها و مقدمات جمادات داران و علاقه داران آنها بطور خود و تصنیف می شدند پنج گاه رجوع عدالت نمیشدند علی هذا سهو کاران عروب و روابط لازم میکرد اشتند و زرقه خود از میوه نان پذیرای عروب و روابط وصول میکردند پنج گاه مقدمه بعدالت رجوع نمیکردند. و سود بمقداری که میخواهند میگیرند و مظالم انواع و اقسام بر دیوان میگردید و همچنین امر و جمادات پیشه که از آن ظاهر است که هر قوت و در هر چه میخواهند بر ضعیف تران خود میکرد و بهر یک و او کسی نمیرسید با این همه در عدالت و کوتوالی بازار رشوت گرم بود و ریاست حیدرآباد و مرکز خیانت و رشوت و مظالم گردیده بودند انتظام عدالت با قاعده بودند انتظام کوتوالی نه کار فرمایان تجربه کار و ذمی ایامت بودند. نه قواعد کار و کوتوالی عدالت کافی موجود بودند. غرض حالت عدالت و کوتوالی نهایت قابل تفسیر بود و حالت صیغه فوج هم خراب تر بود. با اسامی فرضی عمده داران فوج کلهار و پیه میگیرند علی هذا تمامی صیغه های ملک خرابی و ابتری بر پا بود. که از آن رعایا هم بحالت پریشانی و تبااهی و بی طمینانی مبتلا بود و سرکار هم زیر بار اخراجات بی سود و بدنام بود و چونکه تصحیح تمامی فیصله جات عدالتی و تمامی کار مالگزاری و دیگر صیغه جات بوجه عدم تعیین اختیار است عمده داران خود مدارالهام انجام میدادند. کثرت کار مدارالهام آنقدر بود که با وجود کارگزاری شبانه روزی کار با انجام نمیرسید. و نه کدامی عمده دار برای اعانت مدارالهام بودند مدارالهام از کدامی عمده دار اعانت میخواهند و از مخالفات عمده داران اعتبار آنها نمیکردند. چونکه این زمانه ابتدائی مدارالهامی نواب مختار الملک بود و او شان برانچه نسبت به انداد کار و وایمائی سفر و نامناسب انتظام میخواهند بعضی کسان بوجه فقدان منافع خود و بعضی اشخاص بوجه رشک و بعضی اصحاب

بوجود اوت مانع و باج میشدند و چونکه در آن زمان اکثر عمده داران و امارا و مقرران حضور متحد الاطلاق و
 متحد الصفات بودند و در انتظام بسیار نقصان آنها بود با هم یکدیگر سازشها مینمودند و از رئیس نسبت دارالمقام
 شکایتها میکردند و رئیس ابردارالمقام آشفته میکرد و بدین قدا بر دارالمقام را از انتظام باز میکشیدند
 و سخت پریشان میکردند و چونکه دارالمقام بعد تجربه چند سالین از تجربه نصیبده بودند که در عمده داران موجوده
 نه کداحی شخص تجربه کافی میدادند و قابلیت و لیاقت ضروری میداد و عاداتیکه از عرصه دراز و اینها پیدا شدند
 هیچگاه از ایشان منفک نخواهند شد و نیز خیالات مخالفه اینها مبدل نخواهند شد و بدین صورت دارالمقام را
 غیر از این چاره نبود که از مالک غیر عمده داران تجربه به کار طلب کنند و بدینکه آنها اصلاح حالت موجوده ملک
 نمایند - لهذا دارالمقام از نقصان تجربه عمده داران تجربه به کار و متدین و راست باز بودند - چونکه مولوسه
 کرامت علی صاحب که از ملازمت والد ایشان بودند و درین ملک استاد دارالمقام بودند و از تمامی حالات
 خواجه مولی الدین خالصا صاحب مطلع بودند - روزی در انشای گفتگو تذکره ایشان آمد و دارالمقام حالات خاندانی
 و فضیلت علم و تجربه ایشان که در تمامی صیغه هات انتظام ملک میدادند شنیده مشتاق ملاقات ایشان شدند
 و از مولی صاحب خواهش طلبی ایشان کردند - مولی صاحب به خواجه صاحب نوشتند ایشان را نگار کردند و چون
 دارالمقام نگار ایشان شنیدند زیاده مشتاق گردیدند عرض تا عرصه دراز خط و کتابت ماند بالاخر چون
 دارالمقام انتخاب ایشان برای ملازمت سرکار آصفیه نمودند و برای ایشان هم تبدیلی پیدا شد و ایشان قبول
 کردند و از ملازمت سرکار انگلشیه اراوه ملازمت سرکار آصفیه نمودند - و بنا بر آن یکم جون ۱۰۳۰ عیسوی و در خواست
 رخصت تا ماه جولائی و از یکم اگست در خواست استعفا بخدمت مشیر خارج و نذرین نریل سشن حج مهرت فرستادند
 و چند صاحب مدوچ بخیر است که ایشان را از ملازمت سرکار انگلشیه عظمیه شون و ایشان را از استعفا باز میداشت
 لیکن ایشان بر منظور ری درخواست خود اصرار کردند و در خط و کتابت چند روز این کار روانی مانتوی ماند
 بالاخر صاحب موصوف بر اصرار ایشان بنا بر پنج ۲۵ جون ۱۰۳۰ عیسوی بدین الفاظ استعفا منظور کرد
 که در ذیل مرقوم است -

مولی مولی الدین خالصا صاحب بدین وجه از خدمت عالیذخ و مستغنی میشونند که ایشان را خدمتی میگرد آید
 حاصل میشود که مشا هر که آنهم از خدمت و آن خدمت اعزاز و اختیار است هم زیاده میدارند و بدین
 انظر عمل ایشان خوشنوداندم و همیشه ایشان را سکین و غریب و بر کار خود متوجه و مستعد یا فتم -
 ایشان در کار خود بسیار بهوشیانه و بهر طور نیکو شریف اند و بلحاظ دیانت طریقه عمل ایشان بی نهایت
 قابل الطینان ماند و در زمانه سمار پادشاه همان آباد و فضا و هندوستان خیرخواه سرکار و نیک رویه ماندند

بقتل ایشان سخت افسوس میدارم لیکن باج شدن در ترقی ایشان بخیو اجم اگر موقعی مراد است
میداد از ترقی ایشان بر عسده بزرگ بسیار خوششود می شدم مگر افسوس است که چنین
موقعه دست نداد.

غرض ایشان را بی حیدر آبا و گریه دیدند و قصد حضرت شاه مسعود صاحب رحمه الله که از مکانه ایشان
مذکوره بالا نسبت و کن بود در پشت پنجم بطور آمد القمه بعد رسیدن حیدر آبا و گریه ایشان را ملک مدارا مهمام
سرکار آصفیه ایشان را بر خدمت نظامت محکمه تصحیح صدر تعلقات مامور فرمودند و نیز از ایشان در فقه هدیه شروع
نمودند و در مختلف امور از ایشان مشوره میگردید و بعد تجربه در قی نواب صاحب را بر ایشان اطمینان کافی پیدا شد
و از ایشان در تمامی امور مشوره آغاز کردند و تا فوقاً اطمینان نواب صاحب نسبت ایشان را فرمود و مشورت
ایشان نهایت مفید ثابت گردید بالاخر نواب صاحب از ایشان در امور مملکت مشوره آغاز نمود و بعد چند سالی
حالی چنان رود که از امور سرتر امری بفرستاده ایشان طی نمیشد و از مشاوری ایشان امداد وافر به
نواب صاحب میرسید ایشان در مدت و سال از حالات ملک و اهل ملک و انتظام موجوده ملک بخوبی واقفیت
حاصل کرده بر امور قابل اعتماد و قابل اجر و طریقه آن بخوبی غور کردند و نسبت انتظام تمامی صیغه جات
از نواب صاحب بار گفتگو کردند و بطرف اجرای انتظام جدید متوجه میگردید و گویا نواب صاحب را از رای
ایشان بالکلیه اتفاق بود لیکن بدینوجه که در آن زمان بوجه مخالفت مخالفین و مداخلت رئیس کارروائی
مدارا مهمام اجرای انتظام بچند شکل بود و در هر کار بسیار تامل میگردید و چونکه زیاد ضرورت تقسیم ملک
در صوبه جات و تقسیم صوبه جات در اضلاع و تقسیم اضلاع در تعلقات بود و نیز تفرع حکام اسامات و ضلع
و تعلقات از صیغه مالگری اری و عدالت کو توالی بود تا انتظام ملک با قاعده شود و وقت وصول مالگری اری
و انتظام عدالتی و کو توالی دور گردد و نیز زیاد تر ضرورت این امر بود که کاری که بی انتما بر نه نواب
مدارا مهمام است آن کار فضولی و غیر ضروری کم کرده شود و هر قدر هر کار که بعد از این ماند انتظام آن چنان شود
که در آن وقت مدارا مهمام بسیار صرف نشود و کافی مددی ایشان را در انضمام آن از دیگر عمده داران برسد
تا که مدارا مهمام را وقتی برای غور امور مهم متعلقه مملکت دست دهد و رای ایشان این بود که بالفعل یک مستند
مالگری و یک مستند عدالت و کو توالی مقرر کرده شود تا که کثیر المقدار کار که هست در وقت معتدی تقسیم شود
و از معتدین در اجرای آن مدارا مهمام مدویم رسد و نیز نگذاری عمده داران ماتحت هم بخوبی شود و چنانچه
حسب رای ایشان نواب مدارا مهمام در مسئله فصلی مطابق مسئله الهجری انتظام ضلع بندی و غیره و بعضی
اقرارات فرمودند و در مسئله فصلی مطابق مسئله الهجری دو عمده جدید معتدین قایل گردید و معتدی عدالت

و کتوالی و غیره خواجہ محمد بن خان صاحب را مامور فرمودند و بر مقتدی مالگزار سیّد سعد الدین صاحب را
 مسروران نمودند و کار کشیر المقدار متعلقه خود را ورین هر دو قافا تقسیم کردند که از ان خود و هم تا حدی
 سبکدوش شدند - و نیز نگارانی عمده داران با تخت هم آغاز گردید - بطریق با اصول اجرائی کار آغاز شد
 که از ان روز بروز حالت کار به و باصلاح می شد و ترقی می پذیرفت و ابتری و بدترتظامی بتدریج بر فز
 می شد غرض بعد تقریر خواجہ صاحب بر مقتدی از ایشان بسیار مدوید و ابضا صاحب میر سید و زاندا سه سال
 ایشان مصروف انتظام و اصلاح کار صیغه جات متعلقه خود بودند و قوا عدا جرائی کار عدالتی و کتوالی
 و غیره وضع مینمودند و نواب مدارالمهام بشور ایشان قواعد و دیایات و دساتیر اجرائی فرمودند و در
 اصلاح دیگر صیغه جات و امور اہم ریاست مشورہ به مدارالمهام نیز میدادند و سرگرم رفیع لی الطینانی و تکالیف
 خلافی و جلب منفعت سرکار و رعایا بودند و چون نگاہل فوج و امار و اسامی و کاران بوجه ضعف حکومت تمیل احکام
 سرکار نمیکردند و چند مقدمات چند ان تنبیه و تهدید آنها کردند که فزاحت می تمیل احکام مجری دفع گویند
 اکثر امارا از ارتکاب برائت نمی ترسیدند و مرکب جرایم میشدند چون نگاہل زبان فرزند نواب میر کبیر یاد
 که داما و رئیس بودند باعث موت شخصه شدند و مدارالمهام بوجه تقریب و قرابت رئیس متامل بودند ایشان
 بلا رعایت امری محرک تحقیقات این مقدمه شدند و ضرورت اجازت رئیس شد نواب صاحب
 ایشان را پیش رئیس فرستادند ایشان از حضرت خفران آف نواب افضل الدولہ بہادر بر بنای
 احکام شرع گفتگو کردند و بالاخر بموجبی رئیس اجازت فرمود و بعد تحقیقات مقدمہ نسبت ایشان
 سزا تجویز شد ازین واقعہ بر دیگر امارا ترسے قوی رود و آئنها از ارتکاب جرایم محرز شدند
 در زمانہ ایشان تا نا تو پیا مرچہ در حوالی حیدرآباد رسیدہ سازش جنماع اشخاص بر عیارہ
 سرکار را نگریزی کرده بسیار مردمان را آماجہ کرده بود ایشان از سازشہای مطلع شدہ بجهت تمام
 بحکمت علی النہاد کردند و اگر نخبیت بعض شرکاسی او گرفتار شدہ سزایافتند اگر او کامیاب می شد
 ریاست را حدیث عظیم میر سپید -

چونکہ رشوت خواری در حیدرآباد و بسیاریا رایج بود ایشان با جماع موارد کافی بمجلس عدالت العالیہ کہ
 مولوی احمد علی صاحب کہ در رشوت خواری از حد نام آورده و در مظالم یکتاسی زمان بودند مطلق گناہندہ
 جماعت عمده داران کہ در آن خود ہم شریک بودند بر تحقیقات الزامات ایشان مقرر کنندند
 و بدلیہ فیصلہ و عبیدلہ بلال و وجوہ قوی ایشان مجرم قرار یافتہ سزایاب شدند ازین واقعہ بر
 رشوت خواریان اثری تمام شد و دیگر چنین بدخصالان را در ارتکاب متامل گردید - همچنین دیگر چند کس

معزول و مظلوم را بپا شدند و اثر قومی برگزیده آنها شد که تا حدی مانع از کاب و گردید.
ایشان در کدای انتظام بجز اهل این ملک و دیگران را خدمات و ادن مناسب تصور نکردند و عموماً
اهل این ملک را منتخب و نامور میفرمودند و انتخاب ایشان نهایت صحیح و مفید ثابت می شد
خیال ایشان این بود که حتی المقدور است اهل مالک غیر را خدمات داده نشوند - که اثر آن باعث
خرابی اهل ملک خواهد شد چنانچه خود ایشان گاهی کسی را از ملک خود یا مالک غیر بر خدمتی
نامور نه کردند -

تذکره متعلقه خدمات ایشان و کارهای نمایان ایشان چندان است که اگر به تفصیل مناسب
بیان کرده شود کتابی نهایت بسط خواهد شد و درین مختصر گنجایش چندین تفصیلات نیست
لذا بر بیان مذکوره اختصار میکنم - و با اینهمه از تعلیم علوم طلبا و تدریس بهم باز نمیانندند -
چونکه ایشان بر طریق اجداد خود چنانکه بطرف ظاهر توجه میداشتند زاید از آن بطرف باطن متوجه
می بودند - و هر دو حالت ایشان را و بترقی بود اصحاب خدمات باطنی این مالک پیش ایشان
می آمدند و از ایشان ملاقات میکردند - منجمله آنها از اهل عرب شیخ عبدالرحیم صاحب بیت بود
و نیز قلندر دیگر و آنها با ایشان از حالات باطنی مطلع میکردند از آنکه ارشد ایشان از اشخاص
عالی خاندان این ملک جناب مولوی شیخ احمد حسین صاحب و جناب مولوی شیخ محمد صدیق
صاحب اند و نیز مولوی میر سلامت علی خان صاحب بودند - و نیز بعضی دیگر اصحاب ایشان بسیار
محبت از جناب مولوی محمد صدیق صاحب میداشتند که به علوم مروج دست گاه کافی میدادند
و در کار گزار می خدمت سرکاری چنان تجربه کار اند که نظیر ایشان درین ملک نیست و بهیچ
و یا نیست و کار گزار می خود از خطاب نواب حماد جنگ بهادر ممتاز و بخت مستعدی عدالت و کوتوالی
سرفراز اند مولوی عبدالعلیم نصر الله خان صاحب خوجوی که قدیم ڈپٹی کلکتر سرکار انگریزی و در
تعلقه سرکار آصفیه بودند - در تاریخ دکن که مصنفه ایشان است نسبت خواج صاحب می نگارند که

هر قدر کار را که بر قانون آورده است ذات سامی ایشان است نهایت
کار گزار و مدبر و دیانت دار و محنت کش در کار سرکار تیز قلم نهایت
درجه معامله فهم تجربه کار سرکار انگریزی و هند و ستانی اند از بهنگام صبح
تا زمان نیمه ساعت شب قلم از دست ایشان نمی افتد شخص را
در کار ایشان و خلی نیست و بر مرادات ایشان کسی را خبر نمی

(۸۷) اگر کہ خدائی خواجہ سدید الدین خان صاحب
 و سلیم الدین خان صاحب اولاد ایشان دودہ
 انسانک شجرہ کامل و نقشہ شتبل بر احوال
 مختصر تمامی نسل حضرت آخون صاحب
 کہ خدائی خواجہ سدید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب
 در شاہجہان آباد و در خاندان ہای اکابر و معززین شدہ بود کہ
 بشرافت و نجابت ممتاز بودند۔ خواجہ سدید الدین خان صاحب
 ہشت فرزند و پنج دختر میداشتند و خواجہ سلیم الدین خان صاحب
 ستہ فرزند و چارہ دختر میداشتند کہ حالات ایشان زیادہ تفصیل طلب نیند۔ و نیز تا اینجا تذکرہ
 اولاد و دختران حضرت آخون صاحب نشدہ است کہ کثیر التعداد است و نیز تذکرہ بعض مستورات
 کہ از نسل حضرت اند تا حال نشدہ است مناسب بنماید کہ شجرہ تمامی نسل حضرت کہ از ان تفصیل اولاد
 و دختران حضرت و خواجہ سدید الدین خان صاحب و خواجہ سلیم الدین خان صاحب و دیگر بعض مستورات
 کہ از نسل حضرت اند و جملہ کسان بخوبی ظاہر شود و اسمائے ہمہ ذکور و اناث در ان مندرج
 باشند و آخر کتاب منضبط کردہ شود و نیز نقشہ کہ در ان اسمائے ہمہ کسان درج باشند و مختصر حالات ہمہ
 نوشته شوند با وسلسلہ کردہ آید تا کہ بلا خطہ آن اسمائے ہمہ کسان نسل حضرت و بہر حالات آنہا
 اجمالاً اطلاع شود و چہ کہ بالتفصیل تذکرہ ہمہ کسان درین مختصر گنجایش ندارد و پس بچنین کردہ خواهند
 و نیز تذکرہ اولاد و خواجہ سدید الدین خان صاحب این کتاب ختم کردہ خواهد شد۔

(۸۸) اگر کہ خدائی خواجہ سدید الدین خان صاحب
 خان صاحب و اولاد ایشان
 شدہ بود کہ او شاہد شاہ عالم بادشاہ غازی بودند و از بطریق آن و فرزند
 و یکسہ دختر توکد شد۔ فرزند اکبر موسوم بہ امین الدین خان شد و فرزند اوسط موسوم بہ حسین الدین گردید
 و دختر ہمد چندی انتقال کرد۔ و نیز از زوہد اولی بعد چندی ازین عالم رحلت نمود بعد ازین ایشان از
 صبیہ خواجہ مرزا خان صاحب کہ برادر غلام نقشبند خان صاحب بودند و از اکابر سادات حسینیہ و حسینیہ
 مشائخ عظام و اعمامی شاہجہان آباد بودند۔ عقد نمودند۔ والدہ این صبیہ از نسل نواب مہابت
 خان صاحب وزیر اعظم و سپہ سالار سلطنت مغلیہ بودند کہ در عہد جہانگیر وزیر نام آور بودند و بہ قوت ایشان
 شاہجہان بہ تخت سلطنت نشستند و در زمانہ شاہجہان بادشاہ غازی ہم تازمانہ دراز وزیر اعظم
 و سپہ سالار ماندند و سلسلہ نسبیت والدین صبیہ بچہ تمام تا بحضرت غوث الاعظم میر سید۔ تازمانہ پدر این
 صبیہ نشان قدم بر گردن اولاد این نسل می شد چنانچہ برگردن والدین صبیہ آن نشان خاص و بزرگان
 ایشان میگفتند کہ این نشانی اولاد صحیح نسب حضرت غوث الاعظم است بدینو بہر تعظیم و تکریم
 بزرگان خواجہ صاحب سلاطین مغلیہ بسیار میکردند۔ و ہمہ کسان قابل بسیار تعظیم مے شمرند۔

وایشان از اهل دل و علوم ظاهری و باطنی مشرف بودند و سلسله قرابت داران ایشان یکی نواب
عظیم الملک میرجهله از امرای اعظم بودند - در ملک دکن با مور بکار میرکار بودند - و از نسل و شان
میر عبدالسلام خان صاحب مخاطب به نواب مقتدر جنگ بهادر صوبه دار و میر دوست علیخان صاحب
دوم قلعه دار و نواب محمد علیخان صاحب بهادر مقرر تقسیم منصب داران در حیدرآباد و موجود اند غرض از بیان
این زوجه هم دو فرزند تولد شدند نام فرزند کلان محمد علی الدین نهادند و فرزند خرد در یک هفته انتقال کرد
و بعد چندی مادرش هم ازین جهان فانی ب عالم جاودانی رحلت نمود -

از وجوئیه ایشان چونکه بسیار ذی علم و بسیار خوش اخلاق و زاهد و عابد و صوفیه بود - و تعلیم علوم
ظاهری و باطنی از بزرگان خود بخوبی یافته بود - و همیشه زنان را تعلیم علوم ظاهری و باطنی میداد و برادر
هر چه بسیار زنان پیش او جمع میشدند و او و غلامیکرد و همیشه در مجامع باطنی میبایست - بدینو جز انتقال
او خواجہ صاحب را بسیار تاسف و ملال رو داد قصد کرد که تارک الدنیا شوند لیکن ضروریات نگذاشتند -
مگر تا هم از روز انتقال از وجوئیه هرگز پد نیاول ندادند و مثل تارک الدنیا بسر کردند - و بعد این واقعه
بر نیت هجرت به دکن راهی شدند - فرزند خرد سال را به خوشدامن حواله نمودند - او کفیل پدرش و شد
و هر دو فرزند آن کلان همراه خود به حیدرآباد دکن بردند -

تذکره وفات مولوی انخطای که بمقتور است خواجہ صاحب جاری می شد هنوز مکمل نه شده بود و بیشتر
خواجہ مولی الدین خان صاحب اجزاء ارجاء طلب بودند و بسبب وقتنامی آنوقت نوبت اجرای نرسیده بود
که یکایک خواجہ صاحب بر طرف الموت مبتلا شدند بعضی میگویند که وجہ مرگ زهر بود و بعضی میگویند که
وجہ سحر بود و بهر حال هر چه باشد از شانزدهم شعبان ۱۱۸۸ هجری در قی واسهال خون روان شد و بنا بر
همچون شعبان ۱۱۸۸ هجری از عالم فانی ب عالم جاودانی رحلت فرمودند و در مقبره حضرت یوسف صاحب
شریف صاحب که بمقام نام پبی واقع است متصل گنبد حضرت ممدوح آسودند قطعه تاریخ وفات
ایشان اینست -

شدند دنیا مولی الدین خان	عالم بے نظیر و سبب همتا
گفت تاریخ رحلتش والا	از جهان رفت عا دل یکتا
رقعه که نواب مختار الملک مرحوم بعد انتقال خواجہ صاحب بمولوی امین الدین خان صاحب نوشته حسب ذیل است -	
(۱) استماع واقعه انتقال والد آن مهربان که یکایک امروز بوقت هفت	

گفته معلوم شد رنجیکه بخاطر اینجانب گذشت تفصیل و تشریح آن دشوار
بلکه ناممکن است -

(۳) اگرچه والد آنمهربان را عرصه دراز نشده بود که در اینجا وارد و نژاد و سرانجام ده
کارهای سرکار مانند لیکن بهر سرگرمی و مشقت و امانت داری و غیره خواهی که آنرا
انصراف داد و ندانی تحقیقت قابل تحسین و آفرین بود -

(۴) خواهش اینجانب این بود که روزی شود که ثمره مشقت و غیره خواهی خود بینند
و تا عرصه دراز آن کامیاب باشند مگر خواهش این جانب را پیش خواهش و رضای
الهی فروغ کو بهر حال هر چه رضای مولی از همه اولی - آن مهربان را و ماهی را بهر
ازین چاره نیست که امور خود را بدست نخستیار او تعالی شانه بدایسم
و صبر نخستیار کنیم -

(۵) این جانب را همواره خوانان بهتری و نیکنمایی آن مهربان تصور نموده در هر چه
ضرورت آن واقع شود بدرخواست و اطلاع آن هیچ تامل نه نمایند و باهم بدوستی
و اتفاق بوده در اجرای کارهای سرکار ساعی و جا هر باید بود -

مدارالمهام درین زمان در صورت مدارالمهام بودند بلکه بوجه صغری رنسیس ایشان را در ریاست اختیارات
کامل حاصل بودند - تحریر آن زمانه ایشان و قدرت تحریر رنسیس میداد و از آنکه اولی تعلقه مکرر ظاهر است
که نواب مدارالمهام را چه قدر رنج مفارقت خواجه صاحب گردید و چه قدر تاسف رود و او از فقره
دویم نظر میشود که مدارالمهام خدمات خواجه صاحب مرحوم چه قدر قابل قدر تاسف میکردند و نیز از آن
شان نظر کارگزاری مولوینا صاحب ظاهر میشود که چنان کار سرکار میکردند از فقره دویم آن اراده
نواب مدارالمهام ظاهر میشود که نسبت عطاسی با گیر میباشند از فقره اخیر ظاهر میشود که بجا خدمات
و حقوق خواجه صاحب نواب مدارالمهام چه قدر استعمال مهربانی با اولاد ایشان و اجبی خیالی
می فرمودند - از انشغال ایشان در صورت مدارالمهام به بنجیدند بلکه اکثر امداد و امداد و امداد و اکثر اهل شهر
سماز منعم گردیدند -

بزرگوار حالات خواجه انتظامیکه جاری شده بود اصول آن دانست و والد مرحوم خود نسبت اجرای
امین الدین خان بقید انتظام مولوی خواجه امین الدین خان صاحب بخوبی واقف بودند و نیز
اکثر آرای مرحوم و تحریرات مرحوم متعلقه انتظام نزد ایشان موجود بودند و نواب مدارالمهام نسبت

تایم نظامی مرحوم بدین وجه سخت متروک بود و ندک تکمیل ان نظام بقیة از واقفیت کامله شیراز اصول ان نظام جاری
نشده ممکن بنیز و چنانچه نواب مدارالمهام در رقعہ دیگر موسومہ خواجہ امین الدین خان تحریری فرماید -

از انتقال والد آن مہربان اینجانب را برای اجرای کار ہم نمید
تر دوست زیرا کہ قطع نظر از لیاقت باین سبب کہ پیشتر از اجرای کار
(انظام) دارو اینچا بودند و از ہمہ حالات و کیفیت بہرسانید
بودند کہ وقت شروع کار ان نظام اجنبیت نداشتند -

جناب مولوی نصیر الدین خان صاحب فرجی سے در تاریخ و کمن نسبت ایشان می نگارند
کہ مولوی امین الدین خان صاحب فرزند ارشد مولانا
سید الدین خان صاحب نہایت زیرک و صاحب علم و فطیق
وصاف طبع و خوشش رو و نیک خو فطین کہ زود بطلب
معاہلہ میرسخت بعد بجز بہ چند روز سر آمد مجربین و بی نظیر
خواہند بود -

نواب مدارالمهام بعد غور کامل برای مستندی عدالت کو تو الی وغیرہ انخبا با ایشان خود نشان
دران زمان ناظم محکمہ صدر تعلقات بودند - از خبر مرگ مذکورہ بہر چند نسبت والد ایشان ایشان
را ترقی دادند و امور فرمودند و از مشورہ او شان بقیہ نظام جدید کہ اجرا اللہ بوجہ است
فرمودند و انظام بہر صیغہ ملک سجہ بی کمال گردید پس از تظاہر کہ بمشورہ والد ایشان آغاز
شدہ بود بمشورہ ایشان باقتسام رسید بدین وجہ نواب مدارالمهام بسیار قدر ایشان میکردند
و بسیار عزیز میداشتند - چنانچہ پیشتر اوقات نواب مدارالمهام بہ نسبت ایشان نہایت عمدہ
رأی ظاہر فرمودند کہ تذکرہ آن ہمہ خالی از تطویل نیست صرف بمقدار شیع متناہیام فرالدین
خان ہرچہ نسبت ایشان تحریر فرمودند تذکرہ آن کافیست و آن حسب ذیل است -

آن مہربان را از والد مرحوم آن مہربان خالق تری بنمید
میدارم کہ روز بروز درین ترقی خواہد شد -

و نواب مدارالمهام حکمی کہ تاریخ ۲۳ شعبان ۱۲۰۶ ہجری نسبت بقایای تنخواہ ایشان تحریر
فرمودند بعضی عبارت آن در ذیل مندرج است و از ان ظاہرست کہ چہ قدر وقت ایشان
در دل مدارالمهام بود -

اگر چه گاهی این جانب وعده خود را فراموشش نموده بود لیکن
همیشه در دل خود تحسین صبر و شکیبای آن مهربان نمود که
در این نامه روزگار مردم به امتحان صفات و چهره صفات کم
می یابیم فی الحقیقت میگویم که نه صرف این صفت صبر
و تحمل بلکه بعضی صفات دیگر در آن مهربان دیده ام و
من ینیم که بارک الله میگویم و نه من این میگویم بلکه اکثر
همین میگویند و بس -

ایشان تا ستمه هجری کار مفوضه انجام دادند و در ستمه کور نوابها حسب ادله بعضی ترمیمات
در نظام قدیم فرمودند که از اجزای اکثر آن ایشان متفق نه بودند و نواب صاحب را
در اجزای آن ترمیمات اصرار بود ایشان کار گزارشته در خصمت یک ساله گرفتند
هر چند نواب مدارالمهام بعد ازین بسیاری ملاقات ایشان کردند و خود هر مکان ایشان
قصد آمدن نمودند لیکن ایشان نه بر تشریف آوری نواب صاحب رضامند شدند نه خود بر آن
ملاقات رفتند از این اشخاص ملاقات کردند که پیام های نواب صاحب می آوردند و مقصود
نواب مدارالمهام آن بود که ایشان را رضامند نمایند و در ترمیماتی که ایشان را سخت اختلاف
بود نه کنند لیکن ایشان رضامند نه شدند اکثر خط و کتابت نواب مدارالمهام تعلق ازین موجود
است که بطاعتها این سختی است چنانکه اندراج آن بسیار طولت میدارد و ازین جهت
درج کرده نشد - درین اثنا نواب مختار الملک انتقال فرمودند و در ای ایشان تبذیر نشد
لذا نواب عماد السلطنه مدارالمهام ثانی مجبوراً بطاعت حقوق سابقه نصف تنخواه ایشان رسید
و در پی ظهور ولیفه اجرا کرده ایشان را از خدمت معتمدی سبکدوش نمودند -

ایشان از والد بزرگوار خود تعلیم علوم ظاهری و باطنی یافته بودند و به کامیابی تمام در علوم
ظاهری بهره در گردیدند و نیز در علوم باطنی و اقیانیت کافی بهم رسانیدند و در خاندان عالی و
نجیب که خدائی ایشان شده بود لیکن زوجه ایشان بوجه ولادت انتقال کرد و بعد از آن
ایشان هیچ گاه قصد نکاح نکردند - و این واقع زمانه شباب ایشان است از پنج مفارقت
و انتقال زوجه بر ایشان چند آن اثر شده بود که تا یک سال محض زخو رفته بودند و در دستها
میآمدند - بتوجه بزرگان در آن حالت افاقت بهم رسید ایشان بطرف سلوک مایل شدند

دوران کاسیاب گردیدند. ایشان خلق و فیاض و رحم دل و خدا ترس و نیکو کار بودند -
 و تادیت العمر هر چه از اخراجات باقی میماند همه بنام خدا خیرات میکردند و در وقت ترک دنیا جمله
 اشیای موجوده خانه که بسیار قیمت داشت همه خیرات کردند و چیزی باقی نداشتند بر زمین خوب
 میکردند و در ظرف گلی طعام میخوردند و آب می نوشیدند ایشان تا زمانه هفده سال متد عدالت و غیره
 ماندند و هیچ گاه سفارش ایشان مدارا ملهم نامقبول نکردند و در اکثر امور حسب رای ایشان
 حکم دادند ایشان بنام بسیار کسان منصب جاری کنانیدند و بسیار کسان را خدمات و یانیدند
 و بسیار کسان را یومیه کنانیدند و بسیار کسان را بطور خیرات از سر کار نقد ر قوالت و یانیدند
 نهایت باخیر بودند از احسانات ایشان اکثر اهل ملک و اکثر اهل ممالک غیر بهره یاب گردیدند
 و تا حال از ان کامیاب هستند. ایشان در تدین و اوصاف حمیده افشهر ترین اشخاص این صفتها
 گردیدند اهل این ملک ایشان را همیشه بیکی یاد میکنند بعد گذشتن خدمت ایشان محض ترک دنیا
 گردیدند و ریاضت شاقه آغاز نهادند و تا قریب هشت سال از هیچ کس ملاقات نکردند
 و در ریاضتها شاقه مشغول ماندند و ذی تصرف گردیده در راه رمضان ۳۰ سیه بجزئی دین
 عالم فانی به عالم جاودانی رحلت فرمودند و متصل قبر والد بزرگوار خود در درگاه یوسف صاحب
 و شریف صاحب مدفون گردیدند و اوده تاریخ وفات ایشان انیست -

آفتاب عز و جاه و عدل شد زیر زمین

(۹۱) ذکره خواجه معین الدین خالص صاحب - مولوی خواجه معین الدین خالص صاحب فرزند اوسط خواجه بوید الدین
 خالص صاحب هم تعلیم علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار خود حاصل نمودند و در علوم ظاهری باطنی
 بهره وافر برداشتند ابتدا بر نیابت معتدی عدالت و کو توای بزبان معتدی والد خود مامور بودند
 چنانچه مولوی نصر الله خان صاحب در تاریخ دکن می نگارند که نایب ایشان فرزند کوچک
 ایشان است آنهم جامع صفات حمیده است و نفوت پسندیده اگر چه پدر مسوید الدین است
 مگر الحمد لله که سپهر معین الدین است و بعد از ان بر نظامت عدالت العالمیه توجیهی ترقی یافتند
 و تادیت و از مامور ماندند بعد زمانه و از بازخواست معاودت بر خیزست سابقه نمودند و بمشاهره
 موجوده که یکزار پد و بر نیابت معتدی عدالت خود کردند ایشان از زمانه شباب و ریادگی مشغول می بودند
 هیچ گاه قصد کدخدائی نکردند همیشه بر ریاضتها می مختلف مشغول ماندند و لمح از یاد خدا غافل نیماندند
 و هر چه از مشاهره بعد اخراجات باقی میماند همه بنام خدا خیرات میکردند تا می عمر خود در مطالبه کتب

و یا و آتی صرف کردند - در ولی کامل بودن ایشان هیچ شک نیست تمام عمر ایشان در اطاعت پلور
 بزرگوار خود صرف کردند و بچند رحم دل و فیاض و خلیق و متین و نهایت ادیب و انشا پرداز بودند -
 از چند سال بعد از وفات پلور بگذشت و در ۹۹۹ هجری ازین عالم فانی بعالم جاوانی رحلت فرمودند
 و متصل مرقد پدر بزرگوار خود در مقبره حضرت یوسف صاحب شریف صاحب مدفون گردیدند -
 تذکره **خواجه محمد محی الدین خان** **خواجه محمد محی الدین خان** فرزند اصغر خواجه موید الدین خان صاحب
 بسیار صغیر سن بودند که والد ایشان انتقال کردند بر ورشال ایشان جد ایشان میگردند و برادر حقیقی
 جد ایشان که حکیم محمد حسین خان صاحب در علوم ظاهری و باطنی و دستگاه کافی میداشتند سلسله عقیدت
 ایشان از جناب مولانا فخر الدین صاحب قدس سره بچند واسطه در طریق عالیه قاوریر چشمتیه بود -
 و همه خاندان ایشان به همین طریق شریف بودند - در علم طب و عمل آن و در هندوستان نظیر ایشان ند بود -
 در علم معقولات و ریاضیات نیز ایشان یکتای زمانه بودند و نهایت هذب و سنجیده و خلیق و متین و
 در علم فلسفه بجز تمام میداشتند و مزاج ایشان فلسفیان و سالکان بود و بسیار تنهایی پسند و نهایت
 تجربه کار و حکیم گویا انظار طوطی وقت بودند او شان از عمر پنج ساله ایشانرا تعلیم تهذیب و اخلاق
 میدادند و چونکه غیر ایشان کسی نبود و وقت تجربات خود را امور دنیاوی پیش ایشان بیان میکردند
 چون عمر ایشان تا هفت سال رسید تعلیم ایشان آغاز کنائیدند که تعلیم اسانده مختلف میکردند لیکن
 حکیم صاحب خود هم گران تعلیم میماندند - تا آنکه ایشان بر خط و کتابت صحیح قادر گردیدند و از تعلیم فارسی
 فارغ گردیدند - گو هنوز نوبت خواندن کتب اخلاق و معقولات نیامده بود لیکن ایشان از فیض صحبت
 حکیم صاحب از اکثر سبایل علوم مذکوره بخوبی واقف گردیدند - درین اثنا ایشان حسب الطلب
 بحیدر آباد رسیدند - و از برادر کلان خود تعلیم صرف و نحو عربی آغاز نهادند - و بعد از فراغ آن کتب منطق
 و ادب آغاز کردند که درین اثنا نواب مختار الملک مدار المهرام سرکار آصفیه ایشان را بطور کار آموز
 برای تجربه کار سرکاری در دفتر معتمدی عدالت و کوتوالی و غیره که حاکم آن دفتر برادر کلان ایشان بودند
 نامور فرمودند و از غره جمادی الاول ۱۱۵۵ هجری بطور مدد خرج و و صد روپیه ماهوار اجسرا نمودند -
 ایشان کار سرکاری هم میکردند و تعلیم علوم هم جاری داشتند - چندی در علم ادب و توجیه کردند
 و زودتر لیاقت انشا پرداز می و شعر گوئی در زبان عربی حاصل نمودند چون از کتب و رسیده علم ادب
 و منطق فارغ شدند فقه و اصول فقه آغاز نهادند - چون از کتب و رسیده فقه و اصول فقه فارغ شدند
 کتب علم حدیث و تنقیح و اسما و الرجال آغاز کردند هنوز صحاح سته با ختم نموده رسیده بود که بحصول

رضدست حسب الطلب محمد حسین خالصا صاحب بدلی رفتند و در اینجا بقیه کتب سماح از مختلف علما ختم کردند
چونکه در آن زمان شوق قرائت مصحف مجید و اعمال میداشتند و خواهش ایشان آن بود که اجازه است
مصحف مجید حاصل کنند محمد حسین خالصا صاحب بسلسله از سرور عالم علی الله علیه و سلم مجاز قرائت
مصحف مجید بودند ایشان طالب اجازه گردیدند و از ایشان تمامی مصحف مجید ناعت کرده اجازه
حاصل نمودند که سلسله آن حسب ذیل است -

يقول الفقير محمد حسين اني اخذت القرآن العظيم على جماعة وكذا الحمد يشبه الشريعة قاروى القرآن
قراؤنا واجازة وسامعا عن ائمة منهم شيخنا مولانا مولوي قطب الدين وهو اخذ عن مولانا مولوي
محمد اسحق صاحب دهلوي وهو اخذ عن سيدنا العلامة الفقيه المحدث القاري المتوفى سیدی
ابو الحسن علي بن عبد البر الوائلي الحسني الزبيدي ثم المصري وعن شيخ القراء والقراة بالجامع
الازهری ابی اللطیف عبدالرحمن بن محمد الزبير القرشي الازهري قال اروينا عن شيخنا محمد بن
محمد الحسين البليدي زاده الثاني فقال وعن الفاضل المقرئ المشهور سید الدين احمد ابی السماع بن
احمد القرني قال لعن شيخنا الاقرأ بالديار المصرية الشمس ابی عبد الله محمد بن القاسم بن تميم القرني
عن شمس بن الباهلي عن خاله سليمان بن عبد الكريم الباهلي وغيره بختم الدين ابی الاشرف محمد بن احمد
بن علی السكندري عن شمس بن محمد بن جعفر النشيلي عن قطب الدين محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن
محمد بن ناصر الدين الدمشقي عن العاد ابی بكر بن ابراهيم بن ابی قد استمع عن ابی عبد الله محمد بن
جابر الوادي الكيشي عن الامام ابی العباس حمد بن محمد الخزاز جي الشهير بابن العامر عن ابی الحسن
محمد بن احمد سلمون البجلي عن ابی الحسن علی بن محمد بن هزبل عن ابی عمر عثمان سعيد بن عثمان الداني عن
فارس بن احمد الحمصي عن عبد الباقي بن الحسين المقرئ عن احمد بن سالم التختلي عن الحسن بن
مخلد عن النیري عن عكرمة ابن سليمان عن اسمعيل بن عبد الله بن كثير عن حماد بن عبد الله
بن عباس عن ابی بن كعب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابی فلما بلغت والفجر قال كبير
حتى تنضم مع قائمتهم كل صورة .

فقد سمع مني الفاتحة وسورة الصف محمد محي الدين خان فاجزته بها وساب القرآن العظيم وكل ما يجوز في
روايته وسئل الله على سيدنا محمد وآله وسلم -

بعد از آن ایشان بطرف علم تصوف و تفسیر متوجه شدند و در زمانه قلیل از علم تفسیر و تصوف به کسایابی تمام فراغت یافته و زاهدان عالمیه قادر بر هیچ شغلی نبوده و همه حسین خان صاحب رعیت کردند و بطرف

تذکیر و تصفیة متوجه شدند بعد چندی در علوم باطنی بهم دست گماهی حاصل نمودند سلسله نسبت ایشان متعلقه طریقه قادریه و چیشیتیه حسب ذیل است -

سلسله خاندان عالییه قادریه قدس الشهداء و احکم

مرشد ایشان جناب فضیلت آقا محمد حسین خان صاحب و مرشد او شان حاجی حسین شریفین حضرت
خواجہ شاہ غلام امام القادری الفخری الانہری و مرشد او شان مولانا جامع علوم انضوی و اکملی حضرت
خواجہ محمد سرور علی الحسنی القادری الفخری الانہری و مرشد او شان حضرت مولانا محمد ظہر فخری و
مرشد او شان حضرت مولانا محمد بہمان علی فخری و مرشد او شان حضرت خواجہ مولانا محمد فخر الدین صاحب
و مرشد او شان حضرت شیخ نظام الدین صاحبہ اورنگ آبادی و مرشد او شان حضرت شیخ کلیم اللہ
جهان آبادی و مرشد او شان حضرت شیخ یحیی المہدنی و مرشد او شان حضرت شیخ محمد و مرشد او شان
حضرت شیخ حسن محمد و مرشد او شان حضرت شیخ محمد غیاث نور بخش و مرشد او شان حضرت شیخ
محمد علی نور بخش و مرشد او شان حضرت سید محمد نور بخش و مرشد او شان حضرت خواجہ ابی استحقاق
الخطابی و مرشد او شان حضرت سید علی ہمدانی و مرشد او شان حضرت شیخ محمود و مرشد او شان حضرت
شیخ علاء الدین و مرشد او شان حضرت شیخ نور الدین المشہور بالکبیر و مرشد او شان حضرت شیخ احمد
جوزفانی و مرشد او شان حضرت شیخ رضی الدین المعروف بابی لالا و مرشد او شان حضرت شیخ محمد الدین
البغدادی و مرشد او شان حضرت نجم الحق والدین اکبری و مرشد او شان حضرت شیخ عارفین یاسر الدیسی
و مرشد او شان حضرت شیخ ضیاء الدین ابی نجیب سرودی و مرشد او شان حضرت محبوب سبحانی
قطب ربانی غوث و مرشد او شان سید سلطان عبدالقادر دہلوی و مرشد او شان حضرت شیخ المشائخ شیخ ابی سعید علی
المبارک الخزومی و مرشد او شان حضرت شیخ ابی الحسن علی ہنگامی و مرشد او شان حضرت ابی الفرج
طوسی و مرشد او شان حضرت شیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز و مرشد او شان حضرت شیخ ابی بکر
محمد شہابی و مرشد او شان حضرت شیخ الاعظم البغدادی و مرشد او شان حضرت ابی الحسن سری سقطی
و مرشد او شان حضرت شیخ معروف الکرمی و مرشد او شان حضرت امام علی موسی رضا و مرشد او شان
حضرت امام موسی کاظم و مرشد او شان حضرت امام جعفر صادق و مرشد او شان حضرت امام محمد باقر
و مرشد او شان حضرت امام زین العابدین و مرشد او شان حضرت امام حسین شہید و مرشد او شان
امام الشارح و المعانی حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بودہ کہ از جناب خواجہ بہر و مرشد حضرت
احمد مجتبی محمد بن المصطفی علیہ السلام و آئمہ و سلم فیضیاب گردیدہ بودند -

ایشان بعد چندی بچیدر آبا رسیدند و تقریباً یکسال در حیدرآباد مقیم ماندند و درین زمان کتب توانین
عدالت و کتوالتی و مالی به توجیه کافی مطالعه نموده در آن دستگاه کافی حاصل کردند باز بطریق حکیمانه
بمحصل خست بدلی روانه شدند حکیم صاحب در فکر عقد ایشان بودند و خیال ایشان این بود که در نزد
قریب عقد نمایند چنانچه ایشان همیشه زادی والده ایشان تجویز کردند و بتاریخ پنجم ربیع الثانی سنه ۱۲۹۵ هجری
بروز یک شنبه علی الصبح تقریب عقد ایشان نمودند و از کدخدائی ایشان بدین طور انفرار یافتند -
بعد از انفرار رسوم کدخدائی ایشان کتیب فلسفه از ان ثانی اعلیٰ طون آغاز کردند و تمامی کتب و رسیم
نظم نمودند بعد از ان تا چندی در علم طب مصروف ماندند و کتب و رسیم آن هم تمام کردند و کتب بیست و
ریاضیات آغاز کرده زودتر از جمیع علوم متداوله انفرار حاصل کردند - لیکن چونکه ایشان بالطبع بسیار
علم دوست بودند همیشه در مطالعه کتب علوم و فنون مختلف بسر می کردند از بطن زمره مذکور بتاریخ
پنجم محرم الحرام ۱۲۹۵ هجری فرزندی تولید شد و موسوم به محمد نصیر الدین گردید و بتاریخ دهم جادی الثانی
سنه ۱۲۹۵ هجری فرزند دیگر تولید شد و موسوم به محمد بشیر الدین گردید تقریباً دو سال برین نگذشته بود
که فرزند سوم تولید شد و موسوم به محمد زبیر الدین گردید - چونکه ایشان فارغ التحصیل هم گردیده بودند
و در کار سرکاری هم مهارت کامل و تجربه وافر حاصل کرده بودند و از قوانین عدالت و کتوالتی و مالی
بخوبی واقف گردیده بودند و محکجات سرکار انگریزی کاملاً پنجاب تجر بطریقه کارروائی هم حاصل
کرده بودند و بلحاظ حقوق و لیاقت ایشان نواب مختار الملک مدارالمهام سرکار آصفیه برای ایشان
خدمت مددکاری معتمدی عدالت و کتوالتی تجویز فرموده بودند لیکن ایشان بوجه مختلف آن خدمت را
پسند نمی کردند و تقریر خود بران خدمت نمی خواستند بدین وجه تا آخر سنه ۱۲۹۹ هجری ایشان بجاالت سابقه خود
ماندند و در سنه ۱۳۰۰ هجری نواب مختار الملک مرحوم میخواستند که خدمتی اعلیٰ تر از مددکاری معتمدی عطا فرمایند
لیکن قبل از آنکه حسب اراده خود تجویز کنند ازین عالم فانی بعالم جاودانی رحلت کردند و موقوفه
طهور را در آن اوشان نشد - بعد انتقال نواب مختار الملک مرحوم راجه راجایان چهارچند
بهادر پیشکار منصرم مدارالمهام سرکار آصفیه مقرر شدند و ایشان در خواستی بالفاظ ذیل بخدمت
ایشان پیش کردند -

بالفعل خدمتی بطور امتحان برای چندی سپرد فرموده شود تا کار گزار می خیر اندیش ملاخذه گردد -
چونکه درین وقت صرف خدمت مددکاری معتمد صدرالمهام کتوالتی خالی بود فوراً چهارچند بهادر بالفاظ
ذیل بر چهار صدر و پیه ماهوار بران تقریر فرمودند -

فرزند اصغر مولوی محمد موید الدین خان صاحب مرحوم سابق معتد سرکار عالی
که قابلیت و لیاقت این عهده دارند و ذمی حوصله بوده اند.

و بقرط عنایت تنخواه سابقه ایشان علی الشادوی بنام محمد نصیر الدین خان و محمد بشیر الدین خان هر دو
فرزندان ایشان بطور منصب جاری فرمودند. بعد چندی محکمہ نظامت کوٹوالی اصلاح قائم شد و نویسم
صدر المہام کوٹوالی تکفیف در آمد و ناظم کوٹوالی اصلاح کرنل لٹل و صاحب سی. بیس. آئی. مقرر شدند
و ایشان بطور مدد کار ایشان در محکمہ نظامت کوٹوالی کار گزارانند بعد چندی بدینوجہ که در محکمہ نظامت کوٹوالی
اصلاح جائز اوی برای ایشان نبود برای تقرر ایشان کرنل صاحب موصوف بالفاظ ذیل بتاریخ هشتم
ربیع الثانی ۱۳۰۲ هجری بمعتد صاحب اصلاح مصارف تحریر نمودند.

مولوی صاحب موصوف عالی خاندان و لائق و ہوشیار و کار گزار متدین
بوده اند و از قوانین و ضوابط و کاروائی با سہ صیغہ عدالت مال کوٹوالی
بخوبی واقف اند و لیاقت انجام دہی کار ہر علاقہ در ہند ایشان موجود
پس دیر علاقہ جائز دیگر فراخور مولوی صاحب معز خالی باشند و در
امور خواہند فرمود.

درین اثنا چونکہ انتظام جدید عدالتہای صوبہ غربی در پیش بود برای صدر منصفی انتخاب ایشان شد
و بتاریخ ششم ربیع الثانی ۱۳۰۲ ہجری بر صدر منصفی در جہ اول باہوار پنجہ روپیہ مامور
گردیدند لیکن بدینوجہ کہ قبل ازین کار کدای خدمت صیغہ عدالت انجام نداده بودند اختیار سماعت
مرافعہ بایشان عطا نہ شدہ بود. بعد چندی بتاریخ ۱۷ شہریور ۱۲۹۹ فصلی از مہار کار بالفاظ ذیل اختیار
سماعت مرافعہ ہم عطا شد.

چون از بیان ناظم عدالت صوبہ غربی واضح شد کہ ناظم سماعت عدالت دیوانی
ضلع بیٹر کار خود را بہ لیاقت و عمدگی بانصرام می رسانند و از حاصل نمودن
اختیار سماعت مرافعہ تجاویز منصفین باہل مقدمات ضرورت رسیدن
نزد ناظم موصوف واقع شدہ آنہا را ہرج و مرج و تکلیف میشود و لہذا بہ ناظم
موصوف امثل دیگر نظام اختیار سماعت مرافعہ داده شود.

درین اثنا از سرکار حکم تبدیل ایشان بہ ضلع دیگر شد و حافظ سید احمد رضا خان صاحب ناظم صدر عدالت
صوبہ از عدالت عالیہ بالفاظ ذیل سفارش تنسیخ تبدیل کردند.

ناظم عدالت دیوانی ضلع بیٹیر کی مدوح ولایت شخصوں اندو تا این وقت
چندان کہ فیصلہ جات ایشان بصیغہ مراغہ بنظر من کسبیدن بلحاظ آن
طریقه کارگزاری ایشان را پسندیده نوشتن میتوانم پس سفارش میکنم
کہ تبدل ایشان نگردد.

بعد چندی بتاریخ ۳۱ تیر ۱۲۹۹ فصلی برای انتظام عدالتہای صوبہ شمالی ایشان برای صدر داری
عدالت منتخب شدند و بر صدر داری مامور گردیدند. صوبہ دار صاحب دو بہ ششمالی بلحاظ عمدہ
کارگزاری ایشان سفارشی ایشان براسے ترقی بہر خدمت اولیٰ تعلق داری کردند.
چون نسبت آن ذاب مدارالمہام راسی صوبہ دار سابق ذاب مقتدر جنگ بہادر و ناظم صدر عدالت
صوبہ غربی کہ ایشان ماتحت ابن ہر دو حکام تازمانہ مانده بودند دریافت کردند و از مقتدر جنگ بہادر
بالفاظ ذیل راسی ظاہر فرمودند.

ذمانت و ہوشیاری و مستعدی ایشان قابل تسلیم است تا این وقت
چندان کہ ایانت عدالتی ایشان حاصل کردہ اند قابل قدر است اگرچہ
بصیغہ مال کار گزارانند امید است کہ بتجربہ کافی حاصل خواہند کرد.
و حافظ سید احمد رضا خان صاحب بالفاظ ذیل اظہار راسے نمودند.

در حکام عدالتہا سے صوبہ غربی ایشان لیاقت و رجہ اعلیٰ میدارند و
با این بردیانت ایشان ہم چندان وثوق میدارم کہ برویانتہ خود
و باعتبار تعلق عدالتی من صاف و بالیقین گفتن میتوانم کہ ایشان کار
تعلق داری بخوبی انجام دادند و باعتبار معاملہ فہمی و محنت
و مستعدی ایشان راسی من آنست کہ ایشان کار بصیغہ مالگزاری ہم
بخوبی انجام خواہند داد.

ہنوز تصفیہ این کارروائی نشده بود کہ بتاریخ ۲۲ جمادی الاول ۱۲۹۹ ہجری ترقی ایشان بنیابت
مستعدی عدالت و کوتوالی برہنای کارگزاری و لیاقت ایشان گردید کہ درین اندو تا ہوا ہم بقدر
دو صد و پنجاہ روپیہ مالمانہ بود. برین خدمت سال گذشتہ بود کہ برہنای لیاقت و کارگزاری ایشان
عدالت اعلیٰ اختیار بہ ایشان برای خدمت نظامت صدر عدالت صوبہ غربی نمود و بعد منظوری
سرکار بتاریخ ۲۱ فروردی ۱۲۹۹ فصلی کار نظامت عدالت آغاز کرد و درین ہم ترقی مامور بقدر

در صدد نیاجا هر چه بود - غرض ما بهر ایشانی که بخواهد - چونکه ایشان در زمانه نیابت معتدسه
غیر معتد نواب معین المهای عدالت و نواب معین المهای کوتوالی بودند و وجه گذاشت خدمت
نیابت عنایت نامه که به ایشان نواب فخر الملک بهادر معین المهای عدالت تحریر فرمودند -
حسب ذیل است -

در عرصه قلیل هر قدر کار مددکاری معتد انصاحب انجام دادند آنرا
بنظر بسیار وقعت می نگریم و این غیورته کافی کارگزاری دافعی و لیاقت
درجه اعلی و اعزاز خاندانی آن صاحب سست گویز علمدگی ایشان
ازین محکم است و درم - مگر با انجمنه برین امر آنها درست اتم و ضامن می
تمام خود می گفتم که ایشان از نیاجا ترقی علمیده میشوند و بر نظام است او رنگ آباد
که در انجا بسیار ضرورت به شخص لایق بود ما مو کرده میشوند و نیز
از صیفه ماتحت من علمیده میشوند آئینده من از ترقی هر قسم
ایشان مسرور خواهم ماند چرا که من در انجام دهم امور سرکاری
انصاحب را عمده داری مفید خیال میکنم -

و عنایت نامه که نواب شهاب جنگ بهادر معین المهای کوتوالی تحریر فرمودند اینست
تهدل آن هربان بر نظام است صوبه غری بهل آمده است و از محکم هذا
علمیده میشوند به سماعت این خبر اینجانب را بسیار بسیار تاسف
رو نمود - کار روانی لای آن هربان این قدر درست از نقص پاک بود
که اگر آن هربان معتد سرکار علاقه کوتوالی میشوند اینجانب می فهمید
که از جستی و چالاک و جفا کشی آن هربان بسیار بد و بمن می رسد و از
معتدی آن هربان دفتر کوتوالی بسیار درست می شد خیر اکنون چاره
نیست بجز اینکه آن هربان را از خود علمیده معاینه کنم مگر آن هربان
یقین دارند که کار روانی آن هربان این قدر درست است که اگر اینجانب
هر روز بخور می همچو عمل آن هربان را یاد کند نرا درست بهر حال میخواهم که
آن هربان هر جا که باشند خوش باشند بلکه به ترقی اگر آئینده پیش من باز
کار گزار باشند موجب بسیار مسرت این جانب است -

چونکه حالت عدالتی صوبه غری قبل از تفرق ایشان بسیار خراب بود چون ایشان رسیدند بسیار اصلاحات نمودند که در عرصه قلیل ازان تغییر کثیر بهم رسید و حالت رو با صلاح گردید و حالت غیر منظمه باقی نماند بخرم سال رپورت سال تمام قلمبند کرده برای ملاحظه سرکار فرستادند نواب مدارالمهام سرکار آصفیه بعد ملاحظه آن هر چه تحریر فرمودند حسب ذیل است

رپورت و لحسب ایشان رسید نواب مدارالمهام از محنت و قابلیت ایشان آنچه ازین رپورت ظاهر میشود نهایت مسرور شدند.

در اصل از ایشان همین امید است که در زمانه نظامت ایشان بیشتر ازین ترقی بظهور خواهد آمد.

چونکه بعضی حکام و صوبه غری سخت بد اعمال و رشوت خوار و ظالم بودند و سبب آن سید عبدالغفار خان صاحب اول تعلقات ضلع پیر پنی که مشاهره او یکزار روپیه بود سرگروه ظالمان و رشوت خواران بود و بعد از آن منصفی نظام اعظم موسوم بحیات پیر حسنی منصف منگولی بود و بعد از آن خواجه کریم الدین خان صاحب صدر منصف پیر جفا شعار و رشوت خوار بود و بعد از آن نور خان تحصیلدار نرسی و رشوت خواری کمال داشت بعد از آن گو بعضی عمده داران بد اعمال بودند لیکن بدرجه انتهائی رسیدند ایشان بطرف این ظالمان اعظم متوجه شدند و فریادها را عیا شنیدند و بعد سعی بلیغ ایشان سید عبدالغفار خان و خواجه کریم الدین خان صاحب و نور خان و حیات پیر معزول شدند و ماسواهی حیات پیر نسبت او تجویز حبس و دام بیور در یامی شور شد همه از خدمت موقوف گردیدند و از بعضی عمده داران اختیارات عدالتی مسلوب کرده شدند و بعضی اعمال از خدمت موقوف کرده شدند و پهنبت بعضی تنزل تجویز شد و اکثر اعمال و عمده داران از مقامات تعیناتی تبدیل کرده شدند ازین بر عمده داران و اعمال افر تمام شد و از مظالم و رشوت خواری اکثران بکلی اجتناب کردند و همه احتیاط تمام اختیار کردند چونکه درین صوبه بظلم و ستم اهل کوتوالی هم از حد فزون بود هر کسی را که میخواهند می گرفتند و در حراست خود تا مدت های دراز میداشتند و همه تهمانه های کوتوالی از مردمان پرمایزند و بغیر ازین که حسب مرضی خود از آنها نگیرند هرگز نمی گذاشتند ایشان بطرف اهل کوتوالی هم توجه نمودند چند عمده داران کوتوالی را سپرد عدالت خود جاری نمودند و چند عمده داران را سزا دادند چنانچه یک جمعه را که کوتوالی موسوم به موسی خان بود که در مظالم کیتای زمانه بود شانه فروشی را چوبی زده بود که اشتبهان و ستمه او شکسته و ستم پیکار کرده دیده بود ایشان درین جرم احوال سزای قید بهشت ساله

دادند علی بن ابراهیم ای سخت به ملازمان کو توالی دادند و حکام عدالتی مانت خود را بطرف اسناد
مظالم کو توالی متوجه کردند و حکم دادند که اگر کدامی ملازم کو توالی کسی را بلامنتوری عدالت زاید از
یک روز بر حراست خود دارد و بر مقدمه حبس بیجا قایلیم کرده سزای قید دهند و ازین جمله ملازمان
کو توالی را مطلع کردند از آن روز تا نه های کو توالی ویران گردیدند و همیشه خالی بینمایند و اهل
کو توالی بر کسی سختی کردن نمیتوانند. علی بن ابراهیم احکامات باعث امن خلافت صادر کردند و بسیار
اصلاحات نمودند که بملاحظه رپورتهای ایشان مرتبه ششم ۱۲۹۹ و ششم ۱۳۰۰ و ششم ۱۳۰۱ فصلی نگاه
میشود و در حقیقت بمصر توجه و محنت که انتظام عدالت و کو توالی این صوبه نمودند قابل توفیق ثابت شد
و رعایای این صوبه که (۲۹۱۰۵۹۱) است از ایشان بسیار خوشنود و مدح است و شکر بیسی های
ایشان میکنند و ایشان را به نیکی یاد می کنند و در زمان حکومت نظامت این صوبه قتی نواب الملام
نسبت ایشان الفاظ ذیل تخریر فرمودند -

قابلیت و دیانت و محنت ایشان چنان است که نسبت ایشان
گفتن میتوانم که عمده داری براسه کار عمده تر از ایشان
بهم شدن نمیتواند -

در نظامت ایشان چونکه زاریج ولی عهد شهنشاه روس قصب سیر غار با سس ایلوره کرد
که در اورنگ آباد مستقر صوبه ایشان است و از سرکار آصفیه نواب اقبال الدوله بهادر معین المہام
مال براسه استقبال او امور شدند چون به اورنگ آباد رسیدند و دفتر ایشان ملاحظه نمودند
بسیار مسرور گردیدند و متعهد دار المہام که همراه نواب صاحب بود الفاظ ذیل نسبت معاینه دفتر تخریر نمود
نواب معین المہام از معاینه دفتر ایشان نهایت مسرور شدند و در حقیقت بهر صفائی
و انتظام که دفتر و محافظ خانه عدالت ایشان است نهایت قابل اطمینان است
و اینجانب را بیشیت جوڈیشل سکریٹری چون این موقعه ملاحظه کار ایشان شده است
از آن در گفتن این امر قابل ندارم که خوش نصیبی سرکار است که همچو ایشان افسر
لائق بر کارهای چنین ذمه داری ماموراند -

بعد چند می نواب صاحب به نظر آید که متصل آن غارهای ایلوره اند تشریف بروند و از اینجا
ایشان را بذریعہ معتقد نوشتند که ایشان هم در اینجا آمده و استقبال و بعد شهنشاه روس
شریک باشند و تاقیام او در اینجا مقیم مانده از ملاقات او هم مشرف شوند و در طعام هر دو است

هم همراه او شریک باشند چنانچه ایشان تمیل حکم کردند و بروز تشریف آوری ولی عهد شهنشاه
بجمله آباد رسیده در استقبال شریک ماندند و از واز و وزیر و افسران فوج همراهمان او
ملاقات کردند و تا قیام او همراه او در طعام هر وقت شریک ماندند و در غارهای پلورده نیز
همسرا راه او رفتند و هر جا همسرا راه او ماندند - آن ولیمه بوجه وفات والد خود الحال شهنشاه
روس ست از آن نیز همراهمان او شان تزارن کامل میدارند - بعد چندی چون در عدالت العالیه
جای رکنی خالی شد تمامی ارکان و میر مجلس عدالت العالیه با اتفاق برای آن بوجه لیاقت و کارگزاری
و علم و استعداد این انتخاب ایشان نمودند و نواب سر آسمان جاه بهادر مدارالمهام وقت این انتخاب تاریخ
۲۴ - ربیع الثانی سنه ۱۲۸۵ مقرر فرمودند و ایشان با هواری که هزار و پنجاه و سه بر خدمت رکبیت
عدالت العالیه مامور گردیدند - و نواب سر آسمان جاه بهادر مدارالمهام وقت با الفاظ ذیل نسبت ایشان
راست ظاهر فرمودند -

ایشان در زمانه ابتدای وزارت اینجانب بر خدمت صدر مددکاری
عدالت و پیشانی مامور بودند بوجه لیاقت و کارگزاری از انجا بر و کار
مستد می عدالت ترقی دادند و بر خدمت مذکور به لیاقت و محنت
و دیانت که سرانجام و کار ماندند آن در حقیقت قابل قدر بود
درین اثنا حکام عدالت العالیه بفرمان انتخاب ایشان برای نظامت
صوبه غزنی نمودند و آنرا منظور نموده ترقی دادند ایشان کار نظامت
هم بجهت بسیار و لیاقت تمام انجام دادند و در زمانه دوره چون دفتر
عدالت ملاحظه نمودم حالت آن نهایت عمره یافته و علی المومر عایا
و عمده داران را از ایشان خوشنود یافته و تعریف بهر قسم ایشان شنیده
خوشنود و شدم چون حکام عدالت العالیه بعد ازین برای رکبیت
عدالت العالیه انتخاب ایشان نمودند و نواب معین المهام عدالت
هم اتفاق کردند من هم منظور نمودم و چندان که از ارکان عدالت العالیه
و میر مجلسان عدالت العالیه و معتمدین خود نسبت ایشان شنیدم
همین بود که ایشان ذمی علم و فقیه و شایسته دان و لایق و دیانت دار
و تجربه کار و مفید حاکم عدالت اند -

براموری ایشان برکنیت عدالت العالیه زمانه نگذشته بود که اعلیٰ حضرت قوی شوکت
 رئیس دکن قصد ترمیم انتظام موجوده ملک فرمودند و ایشانرا بنرض مشاورت بطور
 خاص برای چندے شریک معتد خود مقرر کردند و بمشورہ ایشان انتظام جدید جاری
 گردید که در حقیقت نہایت مفید بود لیکن بمصالح مختلف ایشان زیادہ تر بران خدمت
 ماندن نہ پسندیدند و بعد چندے با جازت اعلیٰ حضرت بخدمت خود و رعدالت العالیه
 عود نمودند۔ نسبت کارگزاری و لیاقت و مفید ظالیق و ہر دل عزیز بودن ایشان
 کثیر التعداد و آرامی عمدہ داران و رعایا و تحریرات سرکار اند کہ بالتفصیل اندراج آن خالی
 از قلوب نیست و نیز بسیار حالات تفصیل طلب قابل ذکر اند کہ درین مختصر گنجایش نیست
 این ہمہ در سوانح عمری ایشان مندرج کردہ خواهند شد۔ ایشان با وجودیکہ ہمیشہ در کار
 سرکاری مشغول میمانند و فرصتی از کار ہای عمدہ خود نمی دارند و در کار سرکاری ہمہ تن
 مصروف میمانند تا ہم بوجہ آنکہ بعلوم بالطبع رغبت میدارند عللادہ علوم و دینیہ خود در علوم
 ادیان مختلف ہم ہایتی کامل ہم رسانیدہ اند چنانچہ از علوم قدیمہ ہنود بخوبی واقف اند کہ
 کیفیت آن از رای مٹرو نکٹا چاری شاستری عدالت العالیہ ظاہر شدن میتواند کہ اکابر
 علمای ہنود بودند۔ و آن در ذیل مرقوم ست۔

ایشان از علوم قدیمیہ اہل ہنود بخوبی واقف اند خصوصاً از برہم و دیائینی علم (تصوف)
 و فلسفہ و شاستری (فقه) و دیگر علوم راز ایشان عالم علم ویداند۔ ایشان ترجمہ
 (۱۳) اوپنشدینی راز مرستہ رک ویدو (۱۲) اوپنشد یج ویدو (۱۱) اوپنشد سام ویدو
 (۲۳) اوپنشد اترون ویدو بزبان سلیس اردو بہ کمال لیاقت فرمودند۔ کہ مقابلہ آن
 از اصل سنسکرت نمودم و ہمہ ترجمہ ایشان صحیح و نہایت خوب یافتہ و حقیقت کتابی
 از وید شکل تر در کتب ہنود نیست مطالب آن از حد اوق و بعید الفہم اند لیکن ایشان
 بقوت علوم خود آن مشکلات را حل کردند و چنان ترجمہ فرمودند کہ از ان مطالب
 اسهل تر بہ فہم میرسند و ہیچ وقتی باقی نماندہ است ایشان از امور عبادات ہم واقفیتی
 تام میدارند و اکثر منتر و اشلوک ہچونہ تان ذی علم بر زبان میدارند۔ من بالیقین
 گفتن میتوانم کہ کدامی شخص در اہل اسلام با ہچو لیاقت شاستری و ویدوانی با واقفیت
 و بعلوم اہل ہنود ہم رسانیدن دشوار و در اہل ہنود کہ با سہولت و لیاقت ہنود

جوتش یعنی علم نجوم و دیگر علوم قدیمیه مجموعاً لیاقتی که ایشان میدارند بمطابق آن در لایق بنده تان هنوز نهایت کم اشخاص خوا هستند بر دامن بطور منصفانه بالیقین گفتن میتوانم که در شاستر و علوم قدیمیه ایشان نهایت اعلی تر لیاقت میدارند و نیز با وجود قلت فرصت تا این زمان حسب ذیل کتب تالیف و تصانیف و ترجمه از اسنده دیگر کرده اند -

(۱) احاطه سنده - ترجمه فارسی مائت الفوائد عربی مولفه

علامه کمال الدین میری شافعی رحمه الله -

(۲) بحر الحکم - بزبان عربی - در علم کیمیا کتابت مبوط

(۳) تعلیم الفرائض - بزبان اردو - در علم شریعت

کتابت مختصر و جامع که ازان به سهولت تمام

جمع مسائل بعوضه تالیل معلوم میشوند -

(۴) فیض الوجود - بزبان اردو - در مسئله وحدت الوجود

کتابت که در آن جمیع مسائل موجود اند و تشریح

روح بتفصیل تمام است در جمیع کتب تصوف برج

یافتن بسیار مشکل است زمین به سهولت تمام از همه

واقفیت حاصل شدن می تواند -

(۵) عمدة الافکار - بزبان اردو - در علم منطق کتابت

حاوی تمامی مسائل علم منطق که ازان فحیدر

همه مسائل پیچیده بسیار سهل است همه بهرا نچه

در جمیع کتب منطق است ازین یک کتابت سهولت

تمام حاصل شدن می تواند -

(۶) محبوب القلوب - بزبان اردو - کتابت در علم

مناظره که به تشریح تمام مولف تحریر نموده است

از مطالب آن حصول مناظره بطور کامل ممکن است -

(۷) منظر الاسرار - بزبان اردو ترجمه ازین مندرج ذیل مصنفه

ارسطا لیتش که به سبیل علم منطق اندک نهایت مفید است حصول علم

- (۱) ایسا غوجی (۲) ٹالپٹوریاس (۳) پارمانیاس
(۴) الولوطینا (۵) افولوطیقیا الشانی -
- (۸) فخر الافکار - بزبان اُردو - ترجمہ شرق و مشرق است
کہ کتاب عجیب است در علم منطق و نہایت مفید
کہ از فرمساوی بحر فی ترجمہ شدہ بود -
- (۹) طبعیات - بزبان اُردو - در طبعیات فلسفہ } این ہر سہ کتب قائم مقام اسفار اربعہ فلسفہ اند
(۱۰) علم النفس - " - در فلسفہ } صرف فرق انیت کہ مباحث غیر ضروری
(۱۱) اکبات - " - در فلسفہ } ساقط شدہ اند و ہمہ ضروری سایل سندرج اند -
- ازین کتاب ہمہ سایل مشککہ بہ سہولت تمام فہم میسند
در فلسفہ صرف این کتاب کافی است -
- (۱۲) احادیث الصحاح - بزبان اُردو - در علم حدیث - این کتاب در علم حدیث کہ مؤلف ببحث
شاکہ ہمہ احادیث صحاح ستمہ باسقاط اسانید
و احادیث مکررہ بلحاظ اصنافین بترتیب خاص ہمہ یکجا
جمع کردہ است و چنین فہرست نامضبط نمودہ است
کہ حدیث ہر مضمونی کہ خواہند در لحظہ بر آوردن میتوانند
و نیز ترجمہ ہم نہایت سلیس و صحیح کردہ است
این کتاب نہایت قابل قدر است کہ بعائنہ آن
بہر تمامی احادیث صحاح ستمہ عمود میشود - وہم معلوم میگردد
کہ ہر حدیث از صحاح ستمہ در کدام کدام کتاب است -
- (۱۳) تفسیر القرآن - بزبان اُردو - در علم تفسیر - این ہم کتابیست کہ در ان ترجمہ قرآن ہم
نہایت سلیس و صحیح است - و تفسیر ہم نہایت
خوب است کہ بالاخص ما را مطالب بیان
کردہ است و چنین فہرستہا باین ملحق اند کہ
بلحاظ مضمون ہر مضمونے کہ خواہند در لحظہ
بر آوردن میتوانند -

(۱۳) اثبات الحق سب زبان اُردو۔ ترجمہ شخصیت لبقال عربی مصنفہ خواجہ موبی الدین خان صاحب رحمہ اللہ

والد بزرگوار ایشان کی کتابیت عجیبے رونق داری کہ

جواب کتاب ایندم از علما کی کسی نوشتن نہایت کتابی

بسیواسست و ترجمہ رونا و نہایت سلیس و عمدہ قابل دیدست

(۱۵) رک وید اُردو۔ اُردو کتاب آسمانی اہل ہندو۔ ترجمہ نہایت سلیس

(۱۶) بحسروید اُردو۔ ولطیف و پاکیزہ است کہ از ان طلب بخوبی

(۱۷) شام وید اُردو۔ بہ خیم میرسد

(۱۸) اتھرو وید اُردو۔

(۱۹) سہ اوپنشد روک وید۔ اُردو کتاب علم تصوف اہل ہندوست۔

(۲۰) دوازده اوپنشد بجز وید۔

(۲۱) چھانڈوک اوپنشد سام وید۔

(۲۲) سی و سہ اوپنشد اتھرو وید۔

(۲۳) جاگیہ دلگیہ سمرتی۔ کتاب علم فقہ اہل ہندوست۔

(۲۴) منو سمرتی۔

نذر کہ شجرہ حضرت آخوند صاحب از بلحاظ وعدہ مندرجہ ماوہ (۸۷) مناسب مینماید کہ شجرہ حضرت

حضرت آدم علیہ السلام تا انوقت آخوند صاحب قدس سرہ از حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام

بیان نموده از طبقہ حضرت آخون صاحب تفصیل الشیخاں بیان کنم۔ و شمار افراد ہر طبقہ علیحدہ علیحدہ

نمایم تا کہ افراد ہر طبقہ معلوم شوند۔ پس حضرت خواجہ شاہ مسعود الحسینی نقشبندی قدس سرہ از حضرت

آدم ابوالبشر علیہ السلام در طبقہ ہشتاد و ہفتم ظہور فرما شدہ اند و افراد طبقہ ہشتاد و ہفتم زاید از چار

نہشتند و افراد طبقہ ہشتاد و ہفتم زاید از نہ نینسند و افراد طبقہ نودم زاید از ہشت یافتہ میشوند

و افراد طبقہ نود و یکم دہ اند و افراد طبقہ نود و دوم سہت اند و افراد طبقہ نود و سوم شصت

و سہ اند و افراد طبقہ نود و چہارم پنجاد و سہت اند و شجرہ از حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام تا حضرت

خواجہ شاہ محمود الحسینی نقشبندی رحمہ اللہ بالتفصیل افراد ہر طبقہ حسب ذیل است۔

(۱) حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام (۲) شعیث علیہ السلام (۳) انوشیث

(۴) قینان (۵) حملائیل (۶) بیارد

(۹) لاک	(۸) ستو شلخ	(۷) اخنوخ
(۱۲) ار فخشند	(۱۱) سام	(۱۰) نوح
(۱۵) فالخ	(۱۳) فابز	(۱۳) شالخ
(۱۸) ناخور	(۱۴) شاروخ	(۱۶) ارغو
(۲۱) اسمعیل علیہ السلام	(۲۰) ابراہیم علیہ السلام	(۱۹) اذر
(۲۴) ثابت	(۲۳) حمل	(۲۲) قیذار
(۲۷) آوؤ	(۲۶) جمیع	(۲۵) سلامان
(۳۰) مَعَدَّ	(۲۹) عدنان	(۲۸) آو
(۳۳) الیاس	(۳۲) مضر	(۳۱) نزار
(۳۶) کنانہ	(۳۵) خزیمہ	(۳۴) مدرکہ
(۳۹) قمر	(۳۸) مالک	(۳۷) نضر
(۴۲) کعب	(۴۱) لوس	(۴۰) غالب
(۴۵) قصی	(۴۴) کلاب	(۴۳) مرہ
(۴۸) عبد المطلب	(۴۷) ہاشم	(۴۶) عبد مناف
(۵۱) حضرت امام حسن اولی علیہ التحیہ	(۵۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ	(۴۹) ابی طالب
(۵۴) حضرت اویس اولی	(۵۳) حضرت عبد اللہ اولی	(۵۲) حضرت امام الشیخ حرر اللہ
(۵۷) عبد اللہ ثانی	(۵۶) احمد	(۵۵) عمر
(۶۰) علی	(۵۹) حمود	(۵۸) محمود
(۶۳) عکر	(۶۲) یحییٰ	(۶۱) ناصر الدین الحسنی
(۶۶) سید طاہر	(۶۵) سید طیب	(۶۴) اویس ثانی
(۶۹) سید اسمعیل غوری	(۶۸) سید محمد علی ثانی	(۶۷) نواب ابوالقاسم الحسنی
(۷۲) سید عبد اللہ الحسنی	(۷۱) سید شہاب الدین غوری	(۷۰) سید عبد الرحمن غوری
(۷۵) سید حافظ عبد الغفور	(۷۴) سید ولانا محمد صالح الحسنی	(۷۳) سید ولانا عبد المجید الحسنی
(۷۸) سید برہان الدین احمد	(۷۷) سید فی الدین نقشبندی	(۷۶) عبد الرزاق
الحسنی	معروف بابی بکر عبد اللہ الحسنی	الحسنی
(۸۱) سید نور الدین علی	(۸۰) سید غوث الدین آل صفی	(۷۹) سید نور الدین احمد
الحسنی	خفوی الحسنی	الحسنی
(۸۴) سید ابی کمال محمد الحسنی	(۸۳) سید قوۃ الدین محمد الحسنی نقشبندی	(۸۲) سید ابی زکریا حسن الحسنی
(۸۷) سید شاہ مسعود الحسنی	(۸۶) سید ابی سعید محمود الحسنی	(۸۵) سید ابی نصر بلخی الحسنی

و تہ تیغ جو خاندان حضرت معراج میں تفصیل افزا نسبت مختصر حالات افزا میں شجرہ بعد ازین ورق علیہ منضبط است

شجرہ	تفصیل	نام شخص	تفصیل	شجرہ	تفصیل	نام شخص	تفصیل
۸۸	الف	۱	خواجہ برادر الدین خان رحمہ	۲۵	ب	خواجہ شہید الدین خان	۹۴
	ب	۲	شیخ الاسلام خورشید اسلام	۲۶	ج	خواجہ محمد الدین خان	۹۵
	ج	۳	ملا خواجہ عبدالکریم	۲۷	۲	خواجہ عزیز الدین خان	۹۶
	د	۴	خواجہ محمد ابراہیم	۲۸	۳	محمد الدین خان	۹۷
۸۹	الف	۵	خواجہ جلیل الدین خان	۲۹	ح	خواجہ سید کمال الدین	۹۸
	۲	۶	دختر	۳۰	د	احمد شاہ	۹۹
	۳	۷	دختر	۳۱	۲	دختر	۱۰۰
	ب	۸	وحید الدین خان	۳۲	الف	دختر	۱۰۱
	۲	۹	فرید الدین خان	۳۳	۲	دختر	۱۰۲
	۳	۱۰	دختر	۳۴	ب	دختر	۱۰۳
	۴	۱۱	دختر	۳۵	۲	مولوی سید الدین خان	۱۰۴
	۵	۱۲	دختر	۳۶	۳	دختر	۱۰۵
	ج	۱۳	محمد رضا	۳۷	۴	مولا خواجہ بوذرجمیہ خان	۱۰۶
۹۰	الف	۱۴	بہار الدین خان	۳۸	۵	مولا خواجہ سلیمان خان	۱۰۷
	۲	۱۵	صمد الدین خان	۳۹	ج	خواجہ حیدر الدین خان	۱۰۸
	۳	۱۶	دختر	۴۰	۲	خواجہ رفیع الدین خان	۱۰۹
	ب	۱۷	امین الدین خان	۴۱	۳	دختر	۱۱۰
	۲	۱۸	دختر	۴۲	ح	دختر	۱۱۱
	ج	۱۹	معین الدین خان	۴۳	۲	دختر	۱۱۲
	ح	۲۰	خواجہ اکبر	۴۴	۳	دختر	۱۱۳
	د	۲۱	دختر	۴۵	۴	دختر	۱۱۴
۹۱	الف	۲۲	دختر	۴۶	۵	راجہ یوسف علی خان	۱۱۵
	۲	۲۳	خواجہ نجم الدین خان	۴۷	۶	سید محمد شاہ	۱۱۶
	۳	۲۴	خواجہ حسن الدین خان	۴۸	۲	سید احمد شاہ	۱۱۷

ردیف	تفصیل بنام	شماره	نام شخص	تفصیل بنام	شماره	نام شخص	ردیف
۱	دختر	۴۹	دختر	۵	۵۵	زنی الدین خان	۱
۲	سید سید شاه	۵۰	دختر	۶	۵۶	دختر	۲
۳	غلام شاه	۵۱	غلام الدین خان	۷	۵۷	غلام الدین خان	۳
۴	دختر	۵۲	دختر	۸	۵۸	دختر	۴
۵	دختر	۵۳	دختر	۹	۵۹	سید سید شاه	۵
۶	دختر	۵۴	دختر	۱۰	۶۰	دختر	۶
۷	دختر	۵۵	دختر	۱۱	۶۱	دختر	۷
۸	حمید الدین خان	۵۶	دختر	۱۲	۶۲	دختر	۸
۹	فرید الدین خان	۵۷	سید حسین	۱۳	۶۳	سید حسین	۹
۱۰	دختر	۵۸	سید حسین	۱۴	۶۴	سید حسین	۱۰
۱۱	دختر	۵۹	سید حسین	۱۵	۶۵	سید حسین	۱۱
۱۲	دختر	۶۰	سید حسین	۱۶	۶۶	سید حسین	۱۲
۱۳	دختر	۶۱	سید حسین	۱۷	۶۷	سید حسین	۱۳
۱۴	دختر	۶۲	سید حسین	۱۸	۶۸	سید حسین	۱۴
۱۵	دختر	۶۳	سید حسین	۱۹	۶۹	سید حسین	۱۵
۱۶	دختر	۶۴	سید حسین	۲۰	۷۰	سید حسین	۱۶
۱۷	دختر	۶۵	سید حسین	۲۱	۷۱	سید حسین	۱۷
۱۸	دختر	۶۶	سید حسین	۲۲	۷۲	سید حسین	۱۸
۱۹	دختر	۶۷	سید حسین	۲۳	۷۳	سید حسین	۱۹
۲۰	دختر	۶۸	سید حسین	۲۴	۷۴	سید حسین	۲۰
۲۱	دختر	۶۹	سید حسین	۲۵	۷۵	سید حسین	۲۱
۲۲	دختر	۷۰	سید حسین	۲۶	۷۶	سید حسین	۲۲
۲۳	دختر	۷۱	سید حسین	۲۷	۷۷	سید حسین	۲۳
۲۴	دختر	۷۲	سید حسین	۲۸	۷۸	سید حسین	۲۴
۲۵	دختر	۷۳	سید حسین	۲۹	۷۹	سید حسین	۲۵
۲۶	دختر	۷۴	سید حسین	۳۰	۸۰	سید حسین	۲۶
۲۷	دختر	۷۵	سید حسین	۳۱	۸۱	سید حسین	۲۷
۲۸	دختر	۷۶	سید حسین	۳۲	۸۲	سید حسین	۲۸
۲۹	دختر	۷۷	سید حسین	۳۳	۸۳	سید حسین	۲۹
۳۰	دختر	۷۸	سید حسین	۳۴	۸۴	سید حسین	۳۰
۳۱	دختر	۷۹	سید حسین	۳۵	۸۵	سید حسین	۳۱
۳۲	دختر	۸۰	سید حسین	۳۶	۸۶	سید حسین	۳۲
۳۳	دختر	۸۱	سید حسین	۳۷	۸۷	سید حسین	۳۳
۳۴	دختر	۸۲	سید حسین	۳۸	۸۸	سید حسین	۳۴
۳۵	دختر	۸۳	سید حسین	۳۹	۸۹	سید حسین	۳۵
۳۶	دختر	۸۴	سید حسین	۴۰	۹۰	سید حسین	۳۶
۳۷	دختر	۸۵	سید حسین	۴۱	۹۱	سید حسین	۳۷
۳۸	دختر	۸۶	سید حسین	۴۲	۹۲	سید حسین	۳۸
۳۹	دختر	۸۷	سید حسین	۴۳	۹۳	سید حسین	۳۹
۴۰	دختر	۸۸	سید حسین	۴۴	۹۴	سید حسین	۴۰
۴۱	دختر	۸۹	سید حسین	۴۵	۹۵	سید حسین	۴۱
۴۲	دختر	۹۰	سید حسین	۴۶	۹۶	سید حسین	۴۲
۴۳	دختر	۹۱	سید حسین	۴۷	۹۷	سید حسین	۴۳
۴۴	دختر	۹۲	سید حسین	۴۸	۹۸	سید حسین	۴۴
۴۵	دختر	۹۳	سید حسین	۴۹	۹۹	سید حسین	۴۵
۴۶	دختر	۹۴	سید حسین	۵۰	۱۰۰	سید حسین	۴۶

ردیف	تفصیل طبقه	شماره از طبقه	نام شخص	تذکره	ردیف	تفصیل طبقه	شماره از طبقه	نام شخص	تذکره
۵	۱۰۱	۳	نذیر الدین خان	۱۲۷	۵	۱۰۱	دختر	م	۱۲۷
۴	۱۰۲	۴	رشید الدین خان	۱۲۸	۴	۱۰۲	سید عبداللہ شاہ	ن	۱۲۸
۳	۱۰۳	۵	غلام عوثہ خان	۱۲۹	۳	۱۰۳	سید عبداللہ شاہ	س	۱۲۹
۲	۱۰۴	۱	دختر	۱۳۰	۲	۱۰۴	سید رسول شاہ	ع	۱۳۰
۳	۱۰۵	۲	رفیع الدین خان	۱۳۱	۳	۱۰۵	سید کمال شاہ	د	۱۳۱
۴	۱۰۶	۳	دختر	۱۳۲	۴	۱۰۶	سید صدر شاہ	ص	۱۳۲
۵	۱۰۷	۴	ایمان الدین خان	۱۳۳	۵	۱۰۷	سید احمد شاہ	ق	۱۳۳
۶	۱۰۸	۵	مجل حسین	۱۳۴	۶	۱۰۸	سید مقبول شاہ		۱۳۴
۷	۱۰۹	۶	دختر	۱۳۵	۷	۱۰۹	دختر		۱۳۵
۸	۱۱۰	۷	صدر الدین	۱۳۶	۸	۱۱۰	دختر	س	۱۳۶
۹	۱۱۱	۸	قادر	۱۳۷	۹	۱۱۱	دختر		۱۳۷
۱۰	۱۱۲	۹	مصطفیٰ	۱۳۸	۱۰	۱۱۲	احمد شاہ	ش	۱۳۸
۱۱	۱۱۳	۱۰	احمد اللہ	۱۳۹	۱۱	۱۱۳	دختر		۱۳۹
۱۲	۱۱۴	۱۱	ولی شاہ	۱۴۰	۱۲	۱۱۴	محمد شاہ		۱۴۰
۱۳	۱۱۵	۱۲	دختر	۱۴۱	۱۳	۱۱۵	دختر		۱۴۱
۱۴	۱۱۶	۱۳	دختر	۱۴۲	۱۴	۱۱۶	سید احمد خان		۱۴۲
۱۵	۱۱۷	۱۴	علی شاہ	۱۴۳	۱۵	۱۱۷	سید محمد خان		۱۴۳
۱۶	۱۱۸	۱۵	دختر	۱۴۴	۱۶	۱۱۸	دختر		۱۴۴
۱۷	۱۱۹	۱۶	دختر	۱۴۵	۱۷	۱۱۹	جمید الدین خان		۱۴۵
۱۸	۱۲۰	۱۷	محمد شاہ	۱۴۶	۱۸	۱۲۰	سعید الدین خان		۱۴۶
۱۹	۱۲۱	۱۸	دختر	۱۴۷	۱۹	۱۲۱	ریاض الدین خان		۱۴۷
۲۰	۱۲۲	۱۹	دختر	۱۴۸	۲۰	۱۲۲	احمد الدین خان		۱۴۸
۲۱	۱۲۳	۲۰	محمد شاہ	۱۴۹	۲۱	۱۲۳	غفرت اللہ خان		۱۴۹
۲۲	۱۲۴	۲۱	محمد شاہ	۱۵۰	۲۲	۱۲۴	دختر		۱۵۰
۲۳	۱۲۵	۲۲	علی شاہ	۱۵۱	۲۳	۱۲۵	نصیر الدین خان		۱۵۱
۲۴	۱۲۶	۲۳	میر احمد شاہ	۱۵۲	۲۴	۱۲۶	بشیر الدین خان		۱۵۲

ردیف	تفصیل لقب	شماره از طبقه	نام اشخاص	تذکره اشخاص	ردیف	تفصیل لقب	شماره از طبقه	نام اشخاص	تذکره اشخاص
۲	۱۵۳	سید شاه	غلام محی الدین	۲	۱۴۳	غلام محی الدین	۲	۱۴۳	غلام محی الدین
۳	۱۵۴	حسین شاه	دختر	۳	۱۴۴	دختر	۳	۱۴۴	دختر
۴	۱۵۵	حسن	دختر	۴	۱۴۵	دختر	۴	۱۴۵	دختر
۵	۱۵۶	قاسم	سید غریب الله	۵	۱۴۶	سید احمد شاه	۵	۱۴۶	سید احمد شاه
۶	۱۵۷	دختر	سید غلام	۶	۱۴۷	سید غلام	۶	۱۴۷	سید غلام
۷	۱۵۸	سید حسین شاه	سید غلام مصطفی	۷	۱۴۸	سید غلام مصطفی	۷	۱۴۸	سید غلام مصطفی
۸	۱۵۹	سید غلام شاه	سید محمد شاه	۸	۱۴۹	سید محمد شاه	۸	۱۴۹	سید محمد شاه
۹	۱۶۰	سید سلام شاه	دختر	۹	۱۵۰	دختر	۹	۱۵۰	دختر
۱۰	۱۶۱	سید سلام شاه	دختر	۱۰	۱۵۱	دختر	۱۰	۱۵۱	دختر
۱۱	۱۶۲	دختر	علی شاه	۱۱	۱۵۲	علی شاه	۱۱	۱۵۲	علی شاه

مختصر حالات اصحاب شجره تفصیلی مذکورہ بالا

- (۱) دروفعات ۴ و ۵ کتاب مذکورہ ایشان ست۔
- (۲) از حالات ایشان تمام کتاب مملوست۔
- (۳) دروفعات ۶ و ۱۳ و ۸ تذکرہ ایشان ست۔
- (۴) دروفعات ۱۱ و ۱۳ و ۸ تذکرہ ایشان ست۔
- (۵) دروفعه ۱۳ تذکرہ ایشان ست۔
- (۶) از خواجہ محمد عمر الخاظم بوحید الدین خان منسوب شدند و در دہلی بمقبرہ حضرت باقی باشند مدفون گردیدند قبر از سنگ باسی کنکرہ وارست۔
- (۷) از علامہ عبدالخالط بفرید الدین خان منسوب شدند۔
- (۸) در مقبرہ حضرت خواجہ باقی باشند صاحب بہ شہر دہلی بقا صلہ صدقہم طرف مشرق از مزار حضرت آسودہ اند قبر از سنگ باسی ست۔
- (۹)
- (۱۰) از سید خواجہ افضل صاحب منسوب شدند کہ فرزند خواجہ قابل بیگ خان صاحب فرزند سید باقی صاحب کاغذی بودند کہ از خاندان عالی و اکابر کشمیر بودند و بمقبرہ آخون صاحب مدفون اند۔
- (۱۱) از خواجہ محمد سالم منسوب شدند و بمقبرہ آخون صاحب مدفون اند۔
- (۱۲)
- (۱۳) یک دختر داشت کہ از سید عبدالنبی کتخدا شدہ و لا ولد فوت شدہ در نو شہرہ مدفون ست۔
- (۱۴) در خانقاہ حضرت غلام علی شاہ صاحب مدفون اند۔
- (۱۵) در طلب مشہور بودند در بنارس لا ولد فوت شدند و در اینجا مدفون اند۔
- (۱۶) از حکیم سیف الدین احمد خان منسوب شدند۔
- (۱۷) از قمر النساء معروف بی زینب صاحبہ منسوب شدند و در بنارس منتقال کردہ در اینجا مدفون شدند۔

- (۱۸) از مرزا کمال الدین بیگ خان بن عطاء الدین بیگ خان منسوب شدند۔
- (۱۹) از نیاز می بیگم همشیره مرزا اسیتا بیگ کو تو ال لکھنؤ منسوب شدند و در لکھنؤ انتقال کردند و مدفون شدند۔
- (۲۰) در ۱۵۰۰ هجری تولد شدند و بتاريخ ۸ ربیع الاول ۱۲۲۵ هـ انتقال کردند و در عمر ۵۵ سال در مقبره آخون صاحب مدفون شدند از دختر سید قاسم شاه صاحب منسوب بودند و در مدینه حضرت آخون صاحب بطریقه نقشبندیہ بودند۔
- (۲۱) به خواجہ خیر الله صاحب منسوب بودند در کشمیر بمقبره کھما مدفون اند۔ (۲۲)
- (۲۳) لا ولد در بنارس انتقال کردند و مدفون شدند۔
- (۲۴) " " " " (۲۵) بتاريخ ۸ محرم ۱۲۳۰ هجری در دہلی انتقال کردند و در مقبره حضرت خواجہ باقی باشند مدفون گردیدند۔
- (۲۶) در لکھنؤ مدفون اند۔
- (۲۷) لا ولد انتقال کردند۔
- (۲۸) در لکھنؤ انتقال کردند و مدفون شدند۔
- (۲۹) در ۱۵۰۰ هجری تولد شدند و بتاريخ ۱۴ ربیع الثانی ۱۲۸۰ هـ انتقال فرمودند بطریقه نقشبندیہ مرید محی الدین صاحب بودند تاریخ وفات (شیخ دین بنی کمال الدین) در مقبره کامل بیگ مدفون اند۔
- (۳۰) بعمر سی سال بعد کدخدائی لا ولد انتقال کرد۔
- (۳۱) در کشمیر بمقبره کھما مدفون اند۔
- (۳۲) از رفیع الدین خان بن مجید الدین خان منسوب شدند و در بنارس مدفون گردیدند۔ (۳۳)
- (۳۴) خسر سال انتقال کردند و در دہلی برسنہری مسجد مدفون اند۔
- (۳۵) در رامپور انتقال کردند و در اسجا مدفون گردیدند۔ مفتی ریاست رام پور بودند۔

(۳۶) در مهرت نزد برادر خود مولوی مویده الدین خان رفته بودند و در آنجا علیل گردیده انتقال نمودند و در آنجا مدفون اند.

(۳۷) در حیدرآباد و کن به عهده معتدی مدارا المہام مامور بودند و در آنجا بیمار شدند و بتاریخ ۸ شعبان ۱۲۸۰ هجری انتقال کردند و در مقبره یوسف صاحب شریف صاحب مدفون اند.

(۳۸) بتاریخ یکم رجب ۱۲۳۹ هـ تولد شدند و در ۱۲۸۰ هـ در دہلی انتقال کردند و در مقبره حضرت خواجہ باقی باشند مدفون گردیدند.

(۳۹) در لکھنؤ مدفون اند.

(۴۰) در بنارس مدفون اند.

(۴۱) در لکھنؤ مدفون اند.

(۴۲)

(۴۳)

(۴۴)

(۴۵)

(۴۶) در لکھنؤ انتقال کردند.

(۴۷) در ۱۲۸۰ هـ تولد شدند و در ۱۲۸۰ هـ بتاریخ ۵ شوال ۱۲۸۰ هـ بمصر ۳ سال انتقال کردند و در مقبره آخون صاحب مدفون اند.

(۴۸) بمصر ۳ سال در ۱۲۸۰ هـ در ماه ربیع الاول انتقال کردند ۱۲۸۰ هـ تولد او شانست بمقبره مرزا کامل بیگ مدفون اند.

(۴۹) ناگزیر الا ولد فوت شدند در ۱۲۸۰ هـ بمصر تولد شدند و در ۱۲۸۰ هـ انتقال کردند بمقبره مرزا کامل بیگ مدفون اند.

(۵۰) بتاریخ ۲ شوال ۱۲۸۰ هـ روز دوشنبه تولد شدند و بتاریخ ۶ جمادی الثانی ۱۲۸۰ هـ انتقال کردند و در خانقاه مرزا کامل بیگ صاحب مدفون گردیدند.

(۵۱) در ۱۲۸۰ هـ تولد شدند و بتاریخ ۲ ربیع الثانی ۱۲۸۰ هـ بروز پنجشنبه انتقال نمودند و بمقبره شیخ بہاء الدین صاحب گنج بخش مدفون گردیدند.

(۵۲)

(۵۳) در علاقه الور در تکیه مدفون اند.

(۵۴) در سال ۱۱۰۰ هجری در دہلی انتقال کردند از سید شیعہ محمد خاں صاحب شخص عالی خاندان منسوب بودند در خانقاہ حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب مدفون شدند.

(۵۵) در دہلی در سال ۱۱۰۰ هجری انتقال کردند از سید قاضی حسین بن حیات النساہیکم منسوب بودند در خانقاہ حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون شدند.

(۵۶) از دختر مولوی سلیم الدین خان مسماست بستی بیگم عقد کردند و در سال ۱۱۰۰ هجری انتقال کردند و در خانقاہ حضرت خواجہ باقی باللہ مدفون شدند.

(۵۷) در حبیب پور مستقل اقامت میدارند و طبابت میکنند مشہور طبیب اند.

(۵۸) بہر ہفت سال در دہلی انتقال کرده در خانقاہ حضرت باقی باللہ مدفون شدند.

(۵۹) در خٹہ دہلی بمقام اکبر آباد انتقال کردند و در اینجا مدفون گردید.

(۶۰) در خٹہ دہلی بمقام کلکتہ انتقال کردند و در اینجا مدفون گردید.

(۶۱) در خٹہ دہلی بمقام دہلی انتقال کرد و بن خانقاہ حضرت باقی باللہ مدفون شد.

(۶۲) ”

(۶۳) از دختر خواجہ ابوالحسن عقد کردند و در حیدر آباد دکن بصیغہ الگنزاری ملازم اند.

(۶۴) از خدمت انشد خاں صاحب علومی کہ مرد عالی خاندان اند منسوب شدند و ہمراہ شوہر خود در حیدر آباد دکن مقیم اند شوہر ایشان بر خدمت معزز ماہورست.

(۶۵) یک دختر گزاشته در سال ۱۱۰۰ هجری انتقال کردند و در دہلی مدفون شدند.

(۶۶) در حیدر آباد و معتد مدار المہام علاقہ عدالت و کوتوالی بودند و عالم علوم و قبل از انتقال خود با صراحت تمام خدمت گذار شتہ چند سال تارک الدنیا ماندند و بتاریخ ۱۴ رمضان سنہ ۱۱۰۰ هجری انتقال کردند و در مقبرہ یوسف صاحب شریف صاحب مدفون شدند.

(۴۸) در خرداد سال درویش انتقال کرده و مقبره خواجه باقی بالله نزد قبر مادر خود مدفون شدند.

(۷۰) درخسره و سالی انتقال کرده در مهرش مدفون گردید.

(۱۷) بعد عقد انتقال کردند و بدلی مقرر نمودند

(۷۲) بہ حمید الدین خان بنسویب شہنشاہِ دہلی موجود اند۔

(۳۷) خستہ و سال انتقال کردہ درخانقاہ خواجہ باقی باللہ مدفون گردید۔

" " " " (67)

(۵۷) تباریخ ۲۹ رمضان ۱۳۰۷ هجری انتقال کرده در دہلی بجا نفاہ حضرت
خواجه باقی باللہ مدنون گردید۔

(۷۴) جنس و سال انتقال کرد و در خانقاه خواجہ باقی باشند مدفون گردید۔

" " " " (66)

(۷۸) در خاندان عالی و نجیب عقد شده بود لیکن در شهر نارس لا ولد انتقال کردند و در اینجا مدفون گردیدند۔

(۷۹) در شهر کهنه انتقال کردند و در اینجا مدفون گردیدند۔

(A)

(A)

(AP)

(44)

10

(nr)

(4)

10

(A4)

(16)

(۸۸)

(۸۹)

(۹۰)

(۹۱)

(۹۲)

(۹۳)

(۹۴)

(۹۵)

(۹۶)

(۹۶) بتاریخ ۵ اردیبهشت ۲۳۳ هـ تولد شده بتاریخ ۲۳ جمادی الاول ۲۳۴ هـ انتقال کرد در خانقاه آخون صاحب مدفون گردید.

(۹۷) بتاریخ ۱۲ جمادی الثانی ۲۳۳ هـ تولد شد و در ۲۳۹ هـ از وبا فوت گردید در خانقاه آخون صاحب مدفون است.

(۹۸) بتاریخ ۴ محرم ۲۳۳ هـ تولد شدند از اسلام صاحب فرزند شیخ عمر خلف حاجی عبدالسلام صاحب منسوب شدند و بتاریخ ۲ جمادی الثانی ۲۳۳ هـ انتقال کردند و در مقبره حاجی عبدالسلام صاحب بمکه عالی مدفون گردیدند.

(۱۰۰) در ۲۳۱ هـ هجری تولد شده از احمد شاه مرحوم عقد شده در ۲۳۵ هـ انتقال کردند و در لکها مدفون گردیدند.

(۱۰۱) در ۲۳۲ هـ تولد شده از میر مختار شاه منسوب شدند و در ۲۳۷ هـ انتقال کردند بتاریخ بیستم ذیحجه و در مقبره بهاء الدین صاحب مدفون گردیدند.

(۱۰۲) بتاریخ چهارم محرم ۲۳۳ هـ تولد شدند و در ۲۳۹ هـ انتقال کردند و در مقبره مرزا کمال الدین مدفون گردیدند.

(۱۰۳) بتاریخ ۲۴ شعبان ۲۳۳ هـ هجری یوم جمعه تولد شدند و در ۲۳۹ هـ انتقال فرمودند و در مقبره مرزا کمال الدین مدفون گردیدند و والد خود در طریقه قادریه بودند.

- (۱۰۲) بتاریخ هفدهم شعبان ۱۲۹۵ هـ تولد شدند -
 (۱۰۵) بتاریخ غره ربیع الاول ۱۲۵۶ هـ تولد شدند و در ۱۳۰۶ هـ انتقال کردند و در مقبره
 مرزا اکمال الدین مدفون گردیدند -
 (۱۰۶) بتاریخ غره شوال ۱۲۵۶ هـ تولد شدند -
 (۱۰۷) بتاریخ دوم رمضان ۱۲۵۶ هـ تولد شدند -
 (۱۰۸) بتاریخ ۲۶ شعبان ۱۲۵۶ هـ تولد شدند و در ۱۳۰۶ هـ فوت گردید و در مقبره مرزا اکمل الدین
 بدخشان مدفون گردید -
 (۱۰۹) بتاریخ ۱۸ شوال ۱۲۵۶ هـ تولد شدند و در ۱۳۰۶ هـ فوت گردید و از سید حمید الله شاه صاحب شوبه و نیز
 و در مقبره مرزا اکمل الدین بدخشان مدفون گردیدند -
 (۱۱۰) بتاریخ ۲۲ ذیحجه ۱۲۵۶ هـ تولد شدند از حضرت یوسف صاحب شوبه و بتاریخ
 ۱۷ اجمادی الاول ۱۲۵۶ هـ انتقال کرده و در مقبره کامل بیگ صاحب متصل قبر والده خود
 مدفون گردیدند -
 (۱۱۱) بتاریخ ۵ شوال ۱۲۵۶ هـ تولد شدند -

(۱۱۲)

- (۱۱۳) از احمد صاحب عقد گردید و بعد از آن انتقال کرد و در کشمیر مدفون است -

(۱۱۴) مفقود الحجز گردید -

(۱۱۵) در دہلی نزد والد خود موجود اند -

(۱۱۶) نهایت ذی علم و لائق و خلیق متصف باوصاف حمیده و در سرکار آصفیه
 کامیاب بامتحان و کالت درجه اول و تا چندین منتظم دفتر رئیس حیدر آباد بود و خود
 مستغنی شده کار و کالت آغاز کرد نهایت خوشحالی نیکو سیرت و ازین جوان زیرک
 بسیار امید است و یقین است که اشهرترین اهل دنیا و دین خواهد شد در ملک
 او کن میماند -

(۱۱۷) نهایت سلیم الطبع و خوش خصال عابد و زاهد و نیک بخت است و در دہلی سکونت میدارد و

(۱۱۸) از احسان الرحمن خان صاحب برادر حقیقی مولوی عنایت الرحمن خان صاحب
 دہلی کشن انعام سرکار آصفیه حیدر آباد که مرد شریف است و نجیب بود و در شوبه بود و نهایت

شریعت الحنفی و نیک خویشی و پابند صوم و صلوة بودند در مرض ولادت انتقال کردند و در خانقاه حضرت خواجہ باقی باقی مدفون گردیدند۔

(۱۱۹) در دہلی نزد والدہ خود موجود اند معمولی نوشت و خواندہسم بخوبی نمیدانند۔ و اطوار و افعال ایشان نادرست اند امید اصلاح کم است۔

(۱۲۰) در دہلی نزد والدہ خود اند و طرف الکتاب علم توحسم میدارند و امید است کہ متوسط معلومات حاصل کنند۔

(۱۲۱) خسر و سال است و ہمراہ والد خود در حیدرآباد است۔

”((۱۲۲)

(۱۲۳) گو خسر و سال است و ہمراہ والد خود در حیدرآباد است و الکتاب علم میکنند لیکن نہایت زکی و سلیم الطبع و ذی قابلیت است و امید است کہ شخص نام آور خواهد شد۔

(۱۲۴) خسر و سال است و ہمراہ والدین خود در حیدرآباد است و قرآن شریف میخواند۔ امید است کہ نیک سیر خوش اخلاق بنحیدہ خواهد شد۔

(۱۲۵) از معمولی تعلیم فارغ شده است امید است کہ متوسط لیانت حاصل خواهد کرد و نیز در ملازمت ہم متوسط خواهد ماند و آئندہ حالات این فرزند پسندیدہ تر خواهد شد و در مزاج لایق جبریلی بنظر خواهد آمد و باہوار یکصد روپیہ منصبدار سرکار آصفیہ است و امید است کہ آئندہ از دیگر خدمات سرکار آصفیہ کہ از ایدامشاہرہ باشند ممتاز خواهد شد۔

(۱۲۶) نہایت بنحیدہ و لائق و ذی علم و خلیق و ہوشیار و ذی مروت و ذی محبت و ذی قابلیت و عابد و زاهد است و در علم انگریزی ہم کامیاب است و ہمہ نیک امید با صرف ازین فرزند است و یقین است کہ این فرزند همچو اجداد خود در علوم ظاہری و باطنی کامیابی حاصل خواهد کرد۔ و نیز در دنیا علوی مراتب علیہ حاصل خواهد نمود و نیز کماحقہ بکار اعزہ خواهد آمد خداوند کریم در ہمہ ارادات نیک این را کامیاب گرداند فی الحال منصبدار سرکار آصفیہ است و یکصد ماہوار می یابد۔

(۱۲۷) این حافظ قرآن است و از یک چشم نابینا و از چشم دیگر چیزے بینا نہایت بنحیدہ و متقی و عابد و زاهد است و چیزے در علوم ہمارت میدار و امید ترقی است۔

(۱۲۸) این طفل شہ سالہ در حیدرآباد انتقال کرد و در کتب خانہ مدفون است اگر زندہ میماند لایق ترین اعزہ خود می شد۔

(۱۲۹) این طفل روزی که در حیدر آباد از انتقال کرد روز دوم والده او انتقال کرد والده در مقبره حضرت نورالدین شاه صاحب قادری مدفون اند و او در مکان قدیمی واقع حشمت گنج (۱۳۰) در دلی نزد والده خود موجود است نهایت سلیم الطبع نیک سیرت از فنون زنان شرفا واقع و از نوشت و خواندن واقف است امید است از مجید الدین خان منسوب خواهد شد.

(۱۳۱) خوشنویس است و سلیم الطبع و چیزه بطرف علوم را غلبه ممکن است کامیابی حاصل کند.

(۱۳۲) مثل همشیره خود نمبر (۱۳۰) ممکن است که پسید الدین خان منسوب شود.

(۱۳۳) مثل برادر خود نمبر ۱۳۱-

(۱۳۴)

(۱۳۵)

(۱۳۶) بتاریخ ۲۳ ذی قعدة ۱۰۵۹ هـ تولد شد و الا از صاحبزادی سلام صاحب و بعد از آن از دختر حاجی عبدالسلام عقد کرد در رجب ۱۰۶۰ هـ بوجه هفتم فوت شد در مقبره اخوند صاحب مدفون شد.

(۱۳۷) بتاریخ ۱۵ رجب ۱۰۵۹ هـ تولد شد و از دختر نجم الدین کاتب شادی کرد و بتاریخ ۱۵ رجب ۱۰۶۰ هـ فوت شد در مقبره اخوند صاحب مدفون شد.

(۱۳۸) بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۱۰۶۰ هـ تولد شد و از دختر احمد شاه منسوب شد.

(۱۳۹) بتاریخ ۵ ذی قعدة ۱۰۶۹ هـ تولد شد و در رمضان ۱۰۷۰ هـ فوت شده بمقبره اخون صاحب مدفون گردید.

(۱۴۰) بتاریخ ۸ صفر ۱۰۷۳ هـ تولد شده بعد سه ماه انتقال کرد.

(۱۴۱) بتاریخ ۱۹ جمادی الثانی ۱۰۷۵ هـ تولد شد و از احمد شاه منسوب شد و در ۱۳۰ هـ یک دختر مسماة زینب بی بی گذاشته فوت شد.

(۱۴۲) بتاریخ ۱۴ صفر ۱۰۷۵ هـ تولد شد و از نجم الدین شاه صاحب عقد شد و در ۱۳۰ هـ یک دختر مسماة ساجده بی بی گذاشته فوت شد.

(۱۴۳) بتاریخ ۲۹ رمضان ۱۰۷۹ هـ تولد شد.

(۱۴۴) بتاریخ ۱۸ ذی قعدة ۱۰۷۹ هـ تولد شد و از احمد شاه خاندان غیر عقد شده و در ۱۳۰ هـ بمقبره

فوت شد و اولاد و نیز فوت شده - یک فرزند و دو دختر داشت -

(۱۴۵) بتاریخ ۲ - شوال ۸۳۵ هـ تولد شد و از نورالدین پیرسید حمید الدین شاه از خاندان خود عقد شده یک پسر تولد شد و پسر و او خود فوت شده و در ۸۳۵ هـ -

(۱۴۶) بتاریخ ۱ - صفر ۸۳۵ هـ تولد شد و در عمر یازده سالگی از کشمیر به شکار رسیده نزد مولوی عبدالسلام صاحب عزیز خود تا هفت سال مانده از اینجا به بمبئی و از اینجا به حیدرآباد و از اینجا به زیارت حرمین شریفین مشرف شده و سپس آمد -

(۱۴۷) بتاریخ ۳ - شعبان ۸۳۵ هـ تولد شد و به قمرالدین از خاندان غیر منسوب شده بتاریخ ۴ شوال ۸۳۵ هـ فوت شده در مقبره کجی مدفون شد -

(۱۴۸) بتاریخ ۵ - جمادی الاول ۸۳۵ هـ هجری تولد شد و از صدر الدین فرزند سید جلال الدین منسوب شد -

(۱۴۹) بتاریخ ۱۰ - ذی القعدة ۸۳۵ هـ تولد شد و از دختر لطف الله شاه منسوب شد - (۱۵۰) خرد سال انتقال کردند -

(۱۵۱) در ماه ربیع الاول ۸۳۹ هـ تولد شد -

(۱۵۲) بتاریخ ۲۷ - ربیع الاول ۸۳۹ هـ تولد شد -

(۱۵۳) بتاریخ ۷ - حجب ۸۳۹ هـ تولد شد و در امرت سر مقیم است و در اینجا توطن اختیار کرده است پیری مریدی میکنند در محله بنگالی قلعه - امرت سر میماند -

(۱۵۴) در ۸۳۹ هـ تولد شد -

(۱۵۵) بتاریخ ۱۹ - محرم ۸۳۹ هـ تولد شد -

(۱۵۶) بتاریخ ۹ - جمادی الثانی ۸۳۹ هـ تولد شد -

(۱۵۷) بتاریخ ۱۲ - ربیع الاول ۸۳۹ هـ تولد شد -

(۱۵۸) یک و نیم سال فوت گردید -

(۱۵۹)

(۱۶۰)

(۱۶۱)

(۱۶۲)

(۱۴۳)

(۱۴۴)

(۱۴۵)

(۱۴۶)

(۱۴۷)

(۱۴۸)

(۱۴۹)

(۱۵۰) بتاریخ ۲۹ - صفر ۱۲۸۵ هجری قمری -

(۱۵۱) بتاریخ ۲۲ - جمادی الثانی ۱۲۸۵ هجری قمری -

(۱۵۲)

بیان احتیاط مولف (۹۴) صاحب روضۃ السلام گویشتر حالات حضرت آخون صاحب در کتاب خود نوشته است - لیکن چندان که حالات اقربای حضرت و تعلقات خانگی بیان کرده است بمقابلہ مکاتیب والد بزرگوار حضرت و فرزندان حضرت و نیز دیگر تحریرات خلفای حضرت اکثر غلط ثابت میشوند صرف تأکید بعض حالات حضرت و ظهور خوارق البتہ از دیگر کتب و مکاتیب میشود و وجه این غیر ازین معلوم نمیشود که صاحب روضۃ السلام محقق نبود خبری که می شنید بلا لحاظ علم و اقصیت ناقص و حشیت ناقص و حالات ناقص و پابندی اصول اعتبار نقل بلا تحقیق است باریکد و برچینین مبادی مجهولہ قیاسات قایم میکرد - پس بوجہ مذکورہ روایات صاحب روضۃ السلام بغیر ازینکه تأکید آن از طریق دیگر شود قابل اعتبار نمیشوند - لهذا منجمه اندراجات روضۃ السلام تأکید اموری که از دیگر کتب و مکتوبات خلفای حضرت و تحریرات اراکین این خاندان گردید درین کتاب درج نمودم و اموری که تأکید آن از کدای چیز دیگر نشد آنگاه شتم ہر حال تحقیق کامل حالائیکہ بهم رسیدند درج این کتاب نمودم و در تحقیق احتیاط کامل بکار بردم - و اللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب - حالائیکہ درین کتاب مندرج کردہ شدہ اند نہایت مختصرا اند در تفحص حالات بزرگان این خاندان ہستم اگر وقتی وست وادو حالات بهم رسیدند در جلد دوم این کتاب درج خواہم کرد - جلد اول را برین ختم میکنم -

باندسالمہ این نظم و ترتیب	زما ہر فورہ خاک افتد بجائے
معرض نقشی ست کز ناما یاد ماند	کہ ہستی را نمی بینم بقائے
ولی صاحب ولی روزی بر حمت	کند در کار این مسکین دعائے

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دعوت

LYTTON LIBRARY, ALIGARH.

۴۲۰۹

DATE SLIP

فیس

This book may be kept

FOURTEEN DAYS

A fine of **one anna** will be charged for
each day the book is kept over time.

--	--	--	--

2. The undermentioned shall be eligible to take books from the Library:—

A. Members of the Court.

B. Members of the University teaching staff, including the Librarian.

C. Students on the rolls of the University.

D. Persons whether employed or not, who have obtained the sanction of the Pro. Vice-Chancellor.

- undermentioned shall be
from the Library:—
- A. Members of the Court.
 - B. Members of the University teaching staff, including the Librarian.
 - C. Students on the rolls of the University.
- Other persons whether connected with or not, who have obtained a number of books that at any time, is less than 4 volumes.

Members of the Court.
C. Students on the rolls of the University.
D. Other persons whether connected with the University or not who have obtained special permission from the Pro. Vice-Chancellor.
5. The maximum number of books to be borrowed at any one time shall be—
(A) & D. 10 vols.
(B) 10 vols.
(C) 10 vols.
(D) 10 vols.
(E) 10 vols.

3. The maximum number of volumes may be borrowed at any one time is 10 volumes.

(in Rule 2) $\left\{ \begin{array}{l} A \text{ \& D} \dots \dots \dots 2 \text{ vols.} \\ B \dots \dots \dots 1 \text{ vol.} \\ C \dots \dots \dots 1 \text{ vol.} \end{array} \right.$ The maximum be borrowed at a time is 3 vols.

Books may be retained by $\left\{ \begin{array}{l} A \text{ \& B} \dots \dots \dots \text{All others} \\ A \text{ \& D} \dots \dots \dots \text{for one month.} \end{array} \right.$

lost, injured or damaged for 14 days.

borrowers must be paid a fine of 10 paise

4. Books may
Rule 2) (A & B
6. Books

Books may be retained by
 {A and B
 {All others
 for one month.
 for 14 days.
 6. Books lost, injured or defaced in any way by any of the borrowers must either be replaced or the price paid for. In case a book belongs to a set or series and a single volume is not procurable the whole set or series must be replaced.